U37799 P.34.10 Brackets

Title - MUNTAKHIB KULLIYAAT-E-ZAFAR.

Creator - Abu Zafar Mohd. Siraj uddin Zafar

Publisher - Munshi Nawal Kishore (Kanpur).

Date - 1912

Pages - 184

Subject - Urdu Shayari - Intikhab Kalaam

بعونِ صانعِ مکین و مکان و فضلِ خالقِ زمین و زمان

کلیات نظیر

بمطبعِ نامیِ منشی نول کشور واقع کانپور بطبع مزین شد

۳۷۷۹۹
M.A.LIBRARY, A.M.U.
U37799

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف جلد اوّل

مقصود ہر کسکو ہے خدا ہی خلیل کا
اصحاب بہ زبان ہی ... قال و قیل کا
...
الستی میں ... آیا خلیل کا
...
لشکر تباہ کیجیے ہے اصحاب فیل کا
...
...

کیا پایا ہے کنہ ذات کو اوسکی کوئی ...
وان عقل کا نہ دخل نہ ہرگز دلیل کا

مژدہ اے دل کہ مری ... یار ...
اسلیے صید گہ عشق ... آویگا
خاک رہ ... آویگا
... صید ... شکار آویگا

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا احوال جگر سوز غریب عاشق کا	ہائی افسوس تجھے غم نہوا پر نہوا
کشتۂ ناز کی افسوس جنازہ [illegible]	چشم پر آب تو اک دم نہوا پر نہوا
چارہ گر کی [illegible]	کارگر زخم پہ مرہم نہوا پر نہوا
[illegible] نالون [illegible]	سر مژگان [illegible]
[illegible]	[illegible] نہوا
[illegible]	[illegible] پیمان ترا محکم نہوا پر نہوا
ہون وہ آزاد کہ جون [illegible]	قدر تعظیم مرا خسم نہوا پر نہوا
[illegible] ہمسایون نے [illegible]	شور و نالہ مرا [illegible] نہوا پر نہوا
[illegible] صانع قدرت [illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible] کوئی روز میں [illegible] کا ہیگا
[illegible]	لیجائے کوئی اور [illegible] نام کسیکا
[illegible] گردش [illegible]	گھر چھوڑ دیں کب گردش ایام کسیکا
وہ [illegible] آرام سرا غیر کے گھر میں	کیا کام ادھیں جاہے ہوا آرام کسیکا
شب [illegible] گردون [illegible] نکلا	چھلا جو پڑا دیکھا لب بام کسی کا

[illegible]

[illegible]

صورت تری ہو ان کی عجب [illegible] / ہر جلوہ میں اک اور ہی جلوہ نظر آیا

گر فکر میں ہو راہ کو توشہ کا کر و فکر / [illegible] تھا قافلہ نزدیک ہی [illegible]

بندھی تری ہاتھ میں [illegible] / آنکھوں میں میری دیکھ کر [illegible]

[illegible] خاک کے [illegible] / [illegible] ہستی میں [illegible]

کیا حرف زبان پر تری آیا تھا کہ [illegible] / [illegible] آیا

کیا جانے [illegible] قیس نے کیا دشت جنون میں / جو خاک پہ آج بگولا نظر آیا

[illegible] جہان میں / جو آیا جہان میں [illegible] خبر آیا

[illegible] سر بگریبان

[illegible]

اس [illegible] کوئی ہوتا / تو بستر راحت پہ [illegible] کوئی ہوتا

کسکا فلک [illegible] / اک آنکھ جھپکتے میں [illegible] کوئی ہوتا

یہ دل ہی تھا نادان [illegible] / [illegible] کوئی ہوتا

بلبل بھی تھی جان باختہ [illegible] / پھر میری طرح جان [illegible] کوئی ہوتا

لالہ کبھی کام آتا فدیا گریہ [illegible] / گر داغ جگر اشک [illegible] کوئی ہوتا

ہم [illegible] گل [illegible] / یہ پھول جو پاتو نہیں [illegible] کوئی ہوتا

تنہائی میں اتنا تو نہ گھبراتا ظفر میں

دل گرچہ مرے پاس نہ ہوتا کوئی ہوتا

[illegible]

وہ دم مرہم جو بتاتے ہو نصیب اعدا
در پئے قتل نہیں ہیں وہ قاتل اپنے دل

درد دل آپ کو عاشق نے سنایا ہوگا
تیغ ابرو کو جو کھینچا تو ڈرایا ہوگا

کھینچا تو نہیں ہوتے ہیں ظفر وہ برہم
زلف کو ہاتھ کبھی تو نے لگایا ہوگا

زلف میں دل اور کاکل پر خم پیچ کے اوپر پیچ پڑا
وہ ہوئی سرکش یہ ہوئی برہم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

دل کو پیچ و تاب الم ہے دود جگر پیچیدہ دم ہے
دیکھ تو کیسا عشق میں ہم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

پیچ سے وہ کرتا یاری باتیں اوسکی پیچ کی ساری
کاکلیں اوسکی پیچ ہے کیا ہم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

دل تو کمند میں پھنسا ہے جان اسیر دام بلا ہے
عشق کے ہاتھوں ناک میں دم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

یار نے جب اک پیچ سجا کر باندھا پھر پیچ کو پھیر
ہوگیا اپنا اور ہی عالم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

دونوں طرف کو تار نظر کے کھینچے ہیں ... نظر
خوب پتنگوں میں ہوا باہم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

سوت نے اکر ٹھوکا خم تو بھول گیا وہ کشتی اودم
یوں تو پڑا او ستم پر ستم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

زلف نے کھلکر پیچ یہ مارے پیچ میں لاتی دلکو ہمارے
چوٹی کھلی تو اور بھی درہم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

جبکہ شیخ نے اوس سر پر گوندھ کر باندھا جو کا
دل نے جانا آج مسلم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

عشق ظفر ہے گورکھ دھندا اوسکے کھولے پیچ کوئی کیا
ایک کھلا تو دوسرا محکم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

اشک کا قطرہ فقط کیا صاف گوہر سا بنا
صبحدم گلشن میں آیا می کشی کو کیا وہ شوخ

بلکہ سخت دل یہ ہے یاقوت احمر سا بنا
ہر گل لالہ جو ہے یکدست ساغر سا بنا

کام ہی کام نکلتا نہیں بے جوہر اصل   تل سے عارض کے نہ ہرگز کبھی روغن نکلا
خون عاشق کا ہی گلگونہ ترے عارض کو   قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
چارہ گر بھر نہ سکے سینۂ جگر کے ناسور   ایک گر بند کیا دوسرا روزن نکلا

اے ظفر نالۂ دل نے ترے کچھ کی تاثیر
گھر سے گھبرا کے جو وہ غیرت گلشن نکلا

سر تلک دست ستم جو ہیں ترا قاتل بڑھا   جون جسم ناتوان تل تل گھٹا تل تل بڑھا
مت گھٹا دلکو مرے بوسہ مجھے چکر ہی دے   قصہ کوتہ کر نہ اتنی بات اے جاہل بڑھا
ہر بھنور عکس رخ روشن سے بنجا دے قمر   سے جبین منہ کو ذرا نیچے ساحل بڑھا
دلکو تو کر اپنے دولت سے قناعت کی غنی   ہیں بہت دست ہوس نہ یا نہ اے غافل بڑھا
وادی مجنون کی اے لیلی ہو کیا دلکش زمین   اک قدم ہرگز نہ آگے ناقہ محمل بڑھا
کوئی دم ہے بحر ہستی مین ابھی لے اے حباب   حبس دم کی بڑھ سکے کثرت جو تو شاغل بڑھا
حیف ہے نی تجکو شباہت اوس رخ پر نور سے   مرتبہ پھر اور بھی تیرا مہ کامل بڑھا
دیکھنا چھاتی کا کینہ مہوشن کا ہی کہ ہے   اختر صبح قیامت روزن اوسکا دل بڑھا
غنچہ گل دیکھ کر اوس شنک گل سے ہاتھ مین   دل جو اپنا سمجھے ہم کیا کیا ہمارا دل بڑھا

جائے فانوس مین کیا کیا جلی غیرت سے شمع
سے جو فانوس اے ظفر وہ رونق محفل بڑھا

زلف کی سیاہی تلے وہ رخ اگر چھپ جائیگا   رات کے پردے مین پھر وہ سحر چھپ جائیگا

[illegible]

اوس شاہی کی یا مین پسلی مین جو دیکھا منھ چال
وہ مرے تعویذ ہوں دل کا نقطا ہوا

تھو ہی اے دل ناتوان دیکھ آہ کو مت چھو لیو
یہ عصا تیرے لیے ہنگام پیری کا ہوا

اف تری کشتے کا سوز دل کہ تا عالم مشکل ہی
گور نیرا دیکھے رہا محشر تلک جلتا ہوا

اے ظفر انجم نہین ہین تیرے تیر آہ سے
سے سبک سر یہ گنبد مینا ہوا

وہ بے حجاب جو کل پی کے یان شراب آیا
اگرچہ مست تھا مین پہ مجھے حجاب آیا

ادھر خیال مرے دلمین زلف کا گذرا
ادھر وہ کھاتا ہوا دل مین پیچ و تاب آیا

خیال کسکا سمایا ہے دیدۂ دل مین
نہ دنکو چین مجھے اور نہ شب کو خواب آیا

تمھارے نقش کف پا کے بوسہ لینے کو
زمین پہ سایہ کے مانند آفتاب آیا

وہ رخ صفا ترا آئینہ روبرو جسکے
جب آیا شرم سے پانی ہو کے عرق آیا

جب آیا طرۂ مشکین کا تیرے دلمین خیال
زبان پہ میرے دہن مین ذکر مشک ناب آیا

ترا سخن ہے ظفر وہ کہ سامنے تیرے
ہوے خموش سخنور نہ کچھ جواب آیا

چشم مین دنیا کو دیکھا اوس بت گمراہ کا
مست آنکھون مین کیا تیا لیہی کاہ کا

کون سی سیکش کی دعوت ہے فرشتون نے بھیجی
دیکھکر نیلا فلک کا اور ساغر ماہ کا

خال کا کاجل نہ سمجھو اوس نے بخدا کی قریب
آ گیا ہے ہاتھ تنگی کو کنارہ جاہ کا

کہکشان کا خط نہین صاف آتا ہے نظر
عکس فانوس فلک مین ہے مری شمع آہ کا

[illegible]

[illegible]

گریہ ہنگام ولادت کیوں نہ ہو ہر طفل کو | جو ہوا دنیا میں پیدا نوحہ گر پیدا ہوا
بے شرارت کوئی ہوتے ہیں ہم و سنگدل | دیکھو پتھر پر گرا پتھر شرر پیدا ہوا
عکس روئے آتشیں ساقی کا دریا میں پڑا | ہمسر خورشید تاباں ہر حباب پیدا ہوا

حق میں پروانوں کے تھا اک نیزہ پر خورشید حشر
شمع کے سر پر جو شعلہ اے ظفر پیدا ہوا

دیگر

رات بھر مجکو غم یار نے سونے نہ دیا | صبح کو خوف شب تار نے سونے نہ دیا
شمع کی طرح مجھے رات کٹی سولی پر | چین سے یاد قد یار نے سونے نہ دیا
یہ کراہا ترا بیمار الم درد کے ساتھ | کسی ہمسایے کو بیمار نے سونے نہ دیا
اے دل آنار تو سویا کیا آرام سے رات | مجھے پل بھر بھی دل زار نے سونے نہ دیا
میں وہ مجنوں ہوں کہ زنداں میں نگہبانوں کو | میری زنجیر کی جھنکار نے سونے نہ دیا
سوؤں میں کیا کہ مرے پاؤں کو بھی زنداں میں | آرزوئے خلش خار نے سونے نہ دیا

یاس و غم رنج و تعب سب ہوئے دشمن جاں
اے ظفر شب انھیں دو چار نے سونے نہ دیا

نہ درویشوں کا خرقہ چاہیے نہ تاج شاہانا | مجھے تو ہوش دے اتنا رہوں میں تجھ پہ دیوانا
[illegible] | ہمارے دل پہ نقش کالحجر ہے تیرا فرمانا
غنیمت جان جو دم گذرے کیفیت سے گلشن میں | دیے جا ساقی پیماں شکن بھر بھر کے پیمانا

[illegible]

دیا اپنی خودی کو جو ہم نے اوٹھا وہ جو پردہ سا بیچ مین تھا نہ رہا
رہے پردے مین اب نہ وہ پردہ نشین کوئی دوسرا اوسکے سوا نہ رہا

نہ تھی حال کی جب ہمین اپنے خبر رہے دیکھتے اورون کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیون پر جو نظر تو نگاہ مین کوئی برا نہ رہا

ترے رخ کے خیال مین کون سے دن اوٹھے مجھپہ نہ فتنۂ روز جزا
تری زلف کے دھیان مین کون سی شب مرے سر پہ ہجوم بلا نہ رہا

ہمین ساغر بادہ کے دینے مین اب کرے دیر جو ساقی تو ہائے غضب
کہ یہ عہد نشاط یہ دور طرب نہ رہیگا جہان مین سدا نہ رہا

کئی روز مین آج وہ مہر لقا ہوا میرے جو سامنے جلوہ نما
مجھے صبر و قرار ذرا نہ رہا اوسے پاس حجاب و حیا نہ رہا

شوق پابوسی کا پہونچا نہ قدمون تک تری
ہر اک بسمل پاؤن اے قاتل کے گر کر رہ گیا

چشم مین آنسو کہان تھے رو دیئے اب چھپا
کوئی قطرہ تھا سو وہ مژگان پہ تھم کر رہ گیا

جب دکھایا تونے اپنا قد رعنا باغ مین
پھر تو شمشاد سے زمین مین سر گڑ کر رہ گیا

دل مین اک کانٹا سا مارا جو کسی کی یاد نے
یہ ہوئی حالت کہ دم سینے مین گھٹ کر رہ گیا

پہلوان عشق کا کیا پوچھتے ہو مجھسے حال
جو چڑھا ہاتھ پر اوسکے وہ پچھڑ کر رہ گیا

کاروان منزل پہ پہونچا اور سارے ہم سفر
مثل گرد کاروان اک مین بچھڑ کر رہ گیا

اور تبدیل قوافی مین غزل لکھا ہے ظفر
ہاتھ مین اپنے قلم کو کیون پکڑ کر رہ گیا

جب وہ خط پڑھکے بھڑکا اور بھڑک کر رہ گیا
دل خطر دارون کا دھڑکا اور دھڑک کر رہ گیا

حسرت اوس تیغ بیجا پر تری کہ قاتل کوئی دم
نہ یہ تیغ ناز پھڑکا اور پھڑک کر رہ گیا

پھر گیا کیون آنکر در پیر مے خانہ خراب
شب کو جو دروازہ کھٹکا اور کھٹک کر رہ گیا

سنکے نالا اور جوش گریہ میرا دیکھکر
آسمان پر ابر کڑکا اور کڑک کر رہ گیا

ہر نفس اوس دامن مژگان کی جنبش سے ظفر
دل مین اک شعلہ سا بھڑکا اور بھڑک کر رہ گیا

نہین عشق مین اسکا تو رنج ہمین کہ قرار و شکیب ذرا نہ رہا
غم عشق تو اپنا رفیق رہا کوئی اور بلا سے رہا نہ رہا

مطلع ثانی

جب ادا بسمل ... تیغ کی آب روان کی طرح [illegible] زبان کوئی [illegible] نہ رہا

مجھے صاف بتا نگار اگر تجھے پوچھتے ہیں ... رنگ حنا نہ رہا

[illegible]

ظفر آدمی اوسکو نہ جانیےگا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش مین یاد خدا نہ رہی جسے طیش مین خوف خدا نہ رہا

دیگر

خدا جانی کہان بیٹھا ہی وہ اور ہی کیبھر تا
اگر چشم تصور سے ہی سب پیش نظر پھرتا

تماشا دیکھنا کیا ورتا ہی اشک مژگان پر
پڑیکا شعبدہ بازی سی ہی اک تار پر پھرتا

لکھا قسمت کا اپنی آگیا دم اپنی آنکھون مین
نہین لیکر جواب نامہ اتیک نامہ بر پھرتا

جو سرگردانی اپنی دیکھتا ہو تو کہتے ہین
خدا کیواسطے چکّے رہو ہی میرا سر پھرتا

محبت جیتے جی کی ہی وگرنہ بعد مرنیکے
نہین کوئی کسی کی قبر پر بھی آنکر پھرتا

کوئی آرام سی کیونکر زمین پر بیٹھنے پائی
رہی جب تک یہ گردش فلک آٹھون پہر پھرتا

جنون نی سلطنت دی کشور صحرا کی مجنون کو
بگولے کا ہی چتر اوسکے جو سر پر ای ظفر پھرتا

دیگر

دنبالہ دیکھکر تری چشم سیاہ کا
آہو چبانا چھوڑ دے پھر برگ کاہ کا

خورشید آسمان چہارم پہ ہی کہان
شعلہ کوئی بلند ہوا میری آہ کا

کثرت ہی آنسوؤن کی ہجوم سپاہ غم
تالہ نہین نشان ہی یہ اوس سپاہ کا

تنکے چنے گا وحشیون کیطرح ناصحا
دیکھیگا گر کرشمہ اوس آہو نگاہ کا

کس مہوش نی چہرہ سی برقع اوٹھا دیا
منھہ ہوگیا سفید فلک پر جو ماہ کا

کرتا ہی جسکے ساتھہ فلک کج ادائیان
دیتا ہی اوسکو عشق کسی کج کلاہ کا

رکھی قدم جو کوئی محبت مین اے ظفر
لازم ہی پہلے ڈھونڈ لے رستا پناہ کا

خاکساری کیلئے گرچہ نبایا تھا مجھے | کاش خاک در جانانہ نبایا ہوتا
نشہ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجھکو | عمر کا تنگ نہ پیمانہ نبایا ہوتا
دل صد چاک نبایا تو بلا سے لیکن | زلف مشکین کا ترے شانہ نبایا ہوتا
صوفیون کی جو نہ تھا لایق صحبت تو مجھے | قابل جلسہ رندانہ نبایا ہوتا
تھا جلانا ہی اگر دوری ساقی سے مجھے | تو چراغ در میخانہ نبایا ہوتا
شعلہ حسن چمن مین نہ دکھایا اوسنے | ورنہ بلبل کو بھی پروانہ نبایا ہوتا

روز معمورہ دنیا مین خرابی ہے ظفر
ایسی بستی سے تو ویرانہ نبایا ہوتا

کہون کیا رنگ اوس گل کا اہا ہا ہا اہا ہا ہا | ہوا رنگین چمن سارا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
نمک چھڑکے ہے وہ کس کس سے دل کے زخم پر | مزے لیتا ہے جو کیا کیا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
خدا جانے حلاوت کیا تھی آب تیغ قاتل مین | لب ہر زخم ہے گویا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
شرار و برق مین کیا فرق مین سمجھون کہ تو نے ہی | ہر اک شعلہ بھبوکا سا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
بلا گردان ہون ساقی کا کہ جام عشق سے مجھکو | دیا گھونٹ اوسنے اک ایسا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
مری صورت پرستی حق پرستی ہے کہون کیا مین | کہ اس صورت مین ہے کیا کیا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

ظفر عالم کہون کیا مین طبیعت کی روانی کا
کہ جسنے دریا بہا دیا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

ہمنے شبدیز قلم کو نے جب جولان کیا | ملک معنی کا قلم و یک قلم میدان کیا

[illegible]

گلشن میں اوسکے جلوۂ قامت کے ساتھ ہی — تا نخل بید کانپنے سر تا چمن لگا
گردش بدل کے سوز سے گیا خاک ہو کر — سینے سے سینہ اور بدن سے بدن لگا
گرنے سے تھم گیا یہ فلک میری آہ سے — دیکھو تو کیا ستون تہ سقف کہن لگا
پھولا یہ رنگ گل نہ سمایا میں آپ میں — آکر مرے گلے جو وہ گل پیرہن لگا
کیونکر نہ اپنا روز بھی ہو گرداب تیرا — قسمت سے ہاتھ بوسۂ سیب ذقن لگا

طرز سخن کا ایسے ظفر بادشاہ ہے
اوسکے سخن سے یہان نہ کسیکا سخن لگا

ہے پسینے میں کیا تو نے گال لب ڈوبا ہوا — نیلوفر کا پھول ہے پانی میں سب ڈوبا ہوا
آئینہ کیا دیکھ تجھکو آب خجلت میں ہے غرق — دیکھی نظر دن میں ہے ملک حلب ڈوبا ہوا
گردش چشم بتان سے کیا ہو دلکو مخلصی — حلقۂ گرداب سے نکلے ہے کب ڈوبا ہوا
دلسے کب جاوے ہے تیری لعل رخ کی تاب — دھیان میں رہتا ہوں اونکی روز و شب ڈوبا ہوا
تیغ خورشید ہے یار و شفق آلودہ آج — دست قاتل ہے یقین تو خون میں اب ڈوبا ہوا
خار سا کھٹکے ہے جی میں اوسکی فرقت کا لگا — ہے رگ جان میں یہ نشتر کیا غضب ڈوبا ہوا

جب تہ دل سے کہا یارب کی یا بو تراب
بحر عصیان سے ظفر نکلا ہے تب ڈوبا ہوا

دیگر

کیا کون کہ تیرے کوچے میں ہو کر آیا — تجھکو پایا جو نہیں خوب میں رو کر آیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرے وہ تیغ لیکر ہاتھ کو اپنے اگر اونچا
دماغ اوس ماہرو کا ہے جواب عرش معلی پر
گرا جو آشنا اوس میں نکلا وہ قیامت تک
پل گردون میں یارو دیکھا کیا زور بازو

یقین ہے ہو سکا اوس دم نہ رستم کا بھی اونچا
بنایا چاہتا ہے کاخ گردون سے بھی گھر اونچا
کنارہ عشق کے دریا کا ہے یہ کسقدر اونچا
اوٹھایا اپنے سر سے آج ہے نال قمر اونچا

بھرے کیونکر نہ حاتم سا سخاوت سے تری دم اب
کرے ہے جو ہر دست زرفشان تیرا ظفر اونچا

مین ہون وہ خستہ جان جہان سے گمراہون کا
خاک ہوکر بھی بگولے کی طرح چین نہیں
حج اکبر ہو جسے کعبۂ دل سے حاصل
جائیگا جب کہ خاک ترا سوختہ جان

جسکا پہونچے ہی دھوان چرخ تلک آہ ہونگا
حال ابتر ہے یہ کچھ تیرے ہوا خواہ ہونگا
ہو خیال اوسکا بھلا کس لیے درگاہ ہونگا
گرم ہو جائیگا پانی وہیں جب چاہ ہونگا

اے ظفر دل سے ہون مین خاک در فخر الدین
معتقد مین نہ گداؤن کا ہون نہ شاہون کا

دست صیاد سے ہے کیا یہ بلبل ٹوٹا
زلف مین پھول یہ جو گرچہ دکھائی آوے
زاہد گرسنہ کا سہ مکیف آتا ہے نظر
آگے در سے مرے پھر گیا وہ غیر کے گھر
تسلزم چشم سے پھر اشک بہے جاتے ہین

زیر ہر شاخ ہے آتا ہے نظر گل ٹوٹا
رشک سے تو وہین چمن مین گل وسنبل ٹوٹا
حرص کے ہاتھ سے ہے پایۂ توکل ٹوٹا
عہد پیمان تھا جو مجھ سے وہ بالکل ٹوٹا
دل کو تکرار سے باندھا تھا جو پیمان پل ٹوٹا

دامان سے تا بہ گریبان کیسکا
دل توڑ کے ہو کس کی ہو آن کیسکا
[illegible]

[illegible]

رو رلانا کسی کا رو رلانا کسی کا
[illegible]

[illegible]

کبھو تو سنا کر ذرا غور دل سے	فسانہ کسیکا فسانہ کسیکا
مجھے یاد کر کرکے آنسو بہانا	بہانہ کسیکا بہانہ کسیکا
نہ سمجھا تو ناصح کہ مدقسی مین ہون	و دانا کسیکا و دانا کسی کا
نہ ہوویگا دل تیر مژگان مین اوسکے	نشانہ کسی کا نشانہ کسیکا
نہ مانا کرو میری جانب سے ایام	لگانا کسیکا لگانا کسیکا

قوافی بدل کر ظفر پڑھ غزل تو
رہے تا نہ آگے ٹھکانا کسی کا

جلا جی نہ دل مفت لیکر کسیکا	کہا بھی تو مان اے ستمگر کسی کا
نہ کیون تنگ ہو کشمکش سے قفس مین	نہ باقی رہا ایک شہپر کسیکا
بھلا ہو کس رو سے اب غنچہ روکش	کہان منہ ہے اسکے برابر کسی کا
دل اوسکا ڈا کسطرح سینے دل سے	کہ بس کب چلے ہے کسی پر کسی کا
جو مژگان کا عالم ہوا اوسکا ہمدم	نہ دیکھا کوئی ایسا خنجر کسی کا
یہ جی چاہتا ہے کہ سر ہی سے مارین	اوٹھا کر ہم اوس در سے پتھر کسی کا

بدل بحر اور قافیے کو ظفر تو
کہ خوش ہووے دل شوشکر کسی کا

دیگر

مری جان سے غیرون نے لگایا کچھ نہ کچھ ہوگا	نہ آیا دیکھ اوسکو دلمین آیا کچھ نہ کچھ ہوگا

[illegible]

نہ ہرگز درد دل سے مین کراہا
غرض پوشیدہ الفت کو نباہا

محبت کے یہ معنی ہین کہ مین نے
وہی چاہا کہ جو کچھ تونے چاہا

عیان ہی صفحہ رخ پر ترے خط
کہ ہے تنخواہ بوسون کا سیاہا

نہ کر منصور کو سر نہان فاش
کہے ہی دیکھ دارا نگشت اوٹھاہا

فقیروں سی تو لو پوچھو لذت عشق
اہاہاہا اہاہاہا اہاہاہا

ظفر کو باز رکھ اعمال بد سی
خطا بخشا کرم گارا آلہا

صرفت العمر فی لہو ولعب
فآہا ثم آہا ثم آہاہا

ظفر ہی عرض یہ ہی فخر دین سی
کہ شاہا دین پناہا تکمیہ گاہا

دیکھکر حالت مری گردون اگر غمناک تھا
کہکشان سے زانکو اوسکا گریبان چاک تھا

جو گیا دریای الفت مین وہ ڈوبا آخرش
دل جو میرا پیر کر نکلا شناور پیراک تھا

تلملا ئی کیون لب جو پر نہ مرد آب جو
دمن یان اوسکا شہید قامت چالاک تھا

گردش چشم بتان سی اسنی یہ سیکھی ہین طور
ورنہ گردان کب بھلا یون گنبد افلاک تھا

تھا شہید و نکا تری ماتم سحر گلشن مین کیا
جو سحر ہوتے ہی بلبل گل گریبان چاک تھا

جو نہ کہنا تھا کہا جھٹ منھ پہ اوس سفاک کی
سچ تو یہ ہی یہان ظفر بھی ایک ہی بیباک تھا

ہو چکے تمھاری در تک اپنا کہان سی آنا
جب اک قدم ہو مشکل اپنی تو اوٹھ کی آنا

جلایا دل جو شیشے کو شعلہ نگاہ سے رات
فلک پہ نالہ مرا ناوک شہاب بنا

دل شکستہ کی تو میری کچھ درستی کر
خدا کا گھر ہے بنا تا پھر ا ثواب بنا

ہوئی نہ پانوں تلک اوسکی دسترس افسوس
ہمارا دیدہ نہ کیوں حلقہ رکاب بنا

کیا تھا کشتہ مجھے کسکی چشم مست نے آہ
کہ میری خاک سے ہے ساغر شراب بنا

جو میرا اختر بخت سیہ دکھاتا ہے
تو خال تو کوئی کاجل کا اک شتاب بنا

نہ پہونچا کان ملاحت تمہاری کا یوں نمک
اگرچہ اشک مرا گوہر خوشاب بنا

ظفر جو لکھنا ہے احوال دل تجھے اپنا
تو ایک رقعہ سے کیا ہوویگا کتاب بنا

مارا عاشق کو تو کیا کام تمہارا نکلا
ہمیں کیا کام ترا نام تمہارا نکلا

روش نکہت گل سیر کو گھر سے باہر
پھر قدم ہر دو گل اندام تمہارا نکلا

ساری منت تکنے لگے گھر میں تمہارے ہم
منہ سے قاصد کے جو پیغام تمہارا نکلا

دلکو ہم جانتے تھے ہوگا تمہارا نہ مطیع
یہ تو اک صید تہ دام تمہارا نکلا

صدقے سو جی کی کہ دل لیکے مرا لو چھپے ہیں
کیوں جی گم تھا دل ناکام تمہارا نکلا

نیند پھر کسکو کہاں آپ کی زلفوں کی قسم
ذکر یاں جب کہ سر شام تمہارا نکلا

پختہ پایا نہ ذرا طرز محبت میں اوسے
یہ خیال اے ظفر اب خام تمہارا نکلا

قارون اوٹھا کے سرپہ نہ کیا گنج لیچلا
دنیا سے کیا بخیل بجز رنج لیچلا

قسم خدا کی تجھے قاصد کہ یہ پیغام	کہا ہی یار سے یا تو زبانی ہی کہا
اوٹھائے لاکھوں ستم تیرے دے کے دل ہمنے	نہ آفرین بھی کبھی تو نے دل سے ہی کہا
صدا نہیں یہ چٹکنے کی غنچۂ گل کی	لبوں کو دیکھ کے تیرے بجلی سی کہا
ہمیشہ کرتے رہے غیر کی طرفداری	کبھی نہ آپ نے اک حرف منصفی سے کہا
بھر آئے چشم اجل میں بھی یک بیک آنسو	تمہارے کشتے نے کچھ ایسا بیکسی سے کہا

ظفر وہ دشمن جاں ہے اوسی نجابیو دوست
ترے جتانے کو یہ ہمنے دوستی سے کہا

لاغری سے حال اپنا کیا کہوں کیا ہو گیا	میں زمیں پر نقش پاے مور گویا ہو گیا
جل گیا گل کا جگر اوس روے آتشناک سے	قطرۂ شبنم نہیں ہے یہ پھپھولا ہو گیا
اپنی زخمی سے تڑپ کر تو جو بولا خنگ جو	ٹوٹ یوں خموں کی بانگی اک تماشا ہو گیا
جب کہ دریا میں پڑا ساقی کا عکس تاب رخ	ساغر خورشید اک حلقہ بھنور کا ہو گیا
آہ بھی میری کا نعی اثر کا تا چرخ کو	زہر اوسکا یہ چڑھا اوسکو کہ نیلا ہو گیا
حسن جو تیرا نظر آیا اوسے تو شرم سے	ماہ کامل جوں مہ یک ہفتہ آدھا ہو گیا
پشت لعل لب پہ جب نکلا زمرد فام خط	ساغر یاقوت پر گویا کہ مینا ہو گیا
کھل گیا سارا جہاں گردوں پہ احوال زمیں	چشم کی مانند جب پانو کا چھالا ہو گیا

ہے یہ وحشت بھی بلا موذی کہ مجکو اے ظفر
ہر قدم پر نیش کژدم خار صحرا ہو گیا

[illegible]

جون آئینہ اب حیرت دیدار سے تیری
رونیکا رہیگا یہی عالم تو پھر اکدن

رہتا ہے کھلا دیدۂ بیدار کسی کا
گھر دیگا ڈبو دیدۂ خونبار کسی کا

شانوں سے نہ بل کیونکہ کرے اب شہ سلطان
ہمت نہیں خبر دید صفت آنکے لینا

دل زلف تمہاری مین ہے گرفتار کسیکا
پہلو مین تڑپتا ہے دل زار کسیکا

مستغنی کو نمین ہی رکھا ہے ظفر کو
محتاج نہ کر حیدر کرار کا

یون تو جانا تمھین منظور جہان ہے جانا
آفسون کا مری آنکھون سے رو آن جانا

پر جو آنا ہو ادھر سے تو یہان ہے جانا
اور مرا راز نہان سب یہ عیان ہے جانا

دوستی کو ہین سب انداز تمھارے معلوم
تر دہ یار کو کیا جانے سکھایا کس نے

پر کہین تم نہ مرے دشمن جان ہو جانا
ہیگا دل مین مرے تیر وسنان ہو جانا

دیدیا ہمنے دل و دین جان جانکو اپنا
عشق دمساز اگر ہو عجب کیا جون نے

تھا نصیبون مین جو رسوائے جہان ہو جانا
استخوان کا مرے لبریز فغان ہو جانا

یون تو پروانہ بھی جلجاتا ہے پر مشکل ہے
دیکھتے جاؤ مری جان کیونکر جاتی

عشق میری طرح سوختہ جان ہو جانا
ابھی بالین سے مرے جاؤ کہان ہے جانا

مدعا یہی فقط نام و نشان کی خواہش
گھر سے عاشق کے جانا تھا خفا ہو جو تجھے

ہے نگین جانا ہے سبب نام و نشان ہے جانا
کہ ترا جانا اور اوسکو خفقان ہے جانا

ہمکو دکھلائے ہے ہر لحظہ جمال جانان
دل کا صاف اپنے ظفر آئینہ سان ہے جانا

[illegible]

جبتک وہ خفا مجھسے ہین سن تو طبیبو — کیا میرا علاج خفقان ہو نہین سکتا
ہے چشم مری چشم سے ہوا بر تو کیونکر — اسطرح وہ خونابہ فشان ہو نہین سکتا
کیا جانی بلا کیا ہے ترا غمزہ کہ جس سے — جان بر کوئی اے آفت جان ہو نہین سکتا
جبتک قلم شہپر عنقا سے بنا ئین — تحریر ترا وصف دہان ہو نہین سکتا
بدنام تو عشاق ہین سب عشق مین لیکن — مجھ سا کوئی رسوا ے جہان ہو نہین سکتا

سودا ے محبت مین ظفر سود ہے لیکن
جبتک کوئی رسوا ے جہان ہو نہین سکتا

دیگر

آبلہ داغ مین ہے یہ سر سینا اونچا — کہ جڑا خانہ خاتم مین نگینا اونچا
رفعت جاہ کو ہے ہمت عالی درکار — اونچے کو ہو سکے لیے چاہیے زینا اونچا
سر بلندی کیلئے فوق ہے ہان عجز و نیاز — کیون نہ جھکجا کہ ہے گنبد مینا اونچا
پوچھیے پستی و بلندی زمانے سے یہ حال — کہ سر مہر ہے نیچا سر کمینا اونچا
چشم کو سر مین ملی جا سب اعضا سے بلند — دیکھیے ہے مرتبہ مردم بینا اونچا
گوش زد چیخ و فغان سے ہو مری کیا تر بام — کہ نہایت ہی یہ سنتا ہے کمینا اونچا

ہمنشین ہو سکے سردار کا مفلس کیونکر
اسے ظفر چاہیے اونچے کا قرینا اونچا

وہ نہ آیا یار لاکھ یون نتھا تو یون ہوا — اوسکا آنا بن بلا ے یون نتھا تو یون ہوا

[illegible]

[illegible]

اڑائی خاک ہمنے خوب بھی تجھکو لگا کیا طوفان
کہ وہ تو آ گیا اپنی وحشت میں یونہیں تھا

پہ میرا عرض غیر نکی ہوئی اسطرح کیا باعث
گر اتنا کہتا ناہید بھی وان خدمت میں نہیں تھا

تم اچھے وقت آ پہونچے وگرنہ ہمتو مر جاتے
ارادہ ہو چکا اپنا غم فرقت میں یونہیں تھا

دل اپنا جب ہمنے کہا تھا کر علاج اپنا
کہ آیا فرق کچھ تیرا ابھی طاقت میں یونہیں تھا

نہ تھی جا ہے گریزاں دل اگر تجکو محبت میں
تو آیا تو ارے ہو دیوانی اس آفت میں یونہیں تھا

دکھا کر غیر کو صورت مجھے کیوں رشک سے مارا
کہ میں تو مر رہا دیدار کی حسرت میں یونہیں تھا

ظفر تم دیکھتے ہو جس طرح آئینہ کو حیران
کل انکو دیکھکر میں بھی رہا حیرت میں یونہیں تھا

کیا کہوں دل مائل زلف دوتا کیونکر ہوا
یہ بھلا چنگا گرفتار بلا کیونکر ہوا

جسکو محراب عبادت ہو خم ابروئے یار
اُنکا کعبے میں کہو سجدہ ادا کیونکر ہوا

دیدہ حیران ہمارا تھا تمہارے زیر پا
ہمکو حیرت ہے کہ پیدا نقش پا کیونکر ہوا

نامہ بر خط دیکے اوس بد خو کو کچھ کیا کہا
کیا خطا مجھ سے ہوئی اور وہ خفا کیونکر ہوا

خاکساری کیا عجب دیدے اگر دل کا غبار
خاک سے دیکھو کہ آئینہ صفا کیونکر ہوا

جسکو یکتائی کا دعوے تھا جو دیکھا آئینہ
ہو گیا حیران کہ پیدا دوسرا کیونکر ہوا

تیرے دانتوں کی تصور سے نہ تھا گر آبدار
جو بہا آنسو وہ گوہر ذی بہا کیونکر ہوا

جو نہ ہونا تھا ہوا ہمپر تمہارے عشق میں
تم نے اتنا بھی نہ پوچھا کیا ہوا کیونکر ہوا

وہ تو ہو نا آشنا مشہور عالم میں ظفر
پر خدا جانے وہ تجھسے آشنا کیونکر ہوا

[illegible]

دکھیے آتش دل کو سمجھو نہ واعظ کمتر نار جہنم سے
دیکھیے پھر کہتا شعلہ اگر اک سینہ کا اک آہ اوٹھا

کوئی غزل پڑھی ہو آزاد ان آگے تیری غزل کی ہو
شعر سنا وہ اوسکو ظفر ایک سینہ کا اک آہ اوٹھا

ردیف الف جلد دوم

شاباش دلا ارشد ک الله تعالی
پہچانا اوسے تو نے جسے دیکھا بھالا

بیہ وحش ہون مین دیکھکر اوسے ہشیار کو
جب سے کہا ہی اوسنے تھا ہوش سنبھالا

ہی داغ بدل آتش رخسار سے تیرے
گردون پہ قمر اور زمین پر گل لالا

سنبھار ہی ہو بے طرح مرغوا پہ تیری
کیونکر یہ بچے کا کہ تجھ سے ہے اہی کالا

الله رہی تیری جنبش مژگان
اک پل مین کیے تو نے دو عالم تہ و بالا

تیرے رخ روشن کی لقا ہمیشہ
ہے کلبہ تاریک مین عاشق کی اوجالا

جا بنگی نکل جان مری دیکھیو کماندار
تیر اپنا اگر تو نے مرے دل سے نکالا

ہر خار بیابان ہی موتی سے پروتا
جب ہوش کی روتا ہی مری پانون کا چھالا

بازار محبت مین نہ دل بیچ تو اپنا
بک جاتا ہے ساتھ اوسکی ظفر بیچنے والا

ہزار طرح سے کہلا دہ دلربا نہ کھلا
ہمین نہ کھلنے کا کچھ اوسکے مدعا کھلا

لب جراحت ون تیرے سامنے قاتل
اگر کھلا ہی تو ہرگز بجز دعا نہ کھلا

چمن مین جاکی گرہ تو نے غنچہ کی کھولی
ہر اپنا عقدۂ دل تجھسے ای صبا کھلا

جو وہ قاتل نہ اپنے ہاتھ مین خنجر لیے پھرتا
اگر تجھ پر نہ پڑتا ای جنون اس تیری زنجیر کی
غنیمت جانتی بلبلین جو باد صبح کا جھونکا
یہ عشرت ہین طالع مین اپنے ساقیا تو
نہوتا گرچہ صاحب عزم دل بلکہ محبت مین
برنگ باد زنجیر مین زندان مین ہون لیکن
تڑپتا ہی مجھی ناصح عبث کوی محبت مین
کبھی جا کر نہ پھرتا مین گلی مین خوبرویوں کے

تو یہ سر باز پھر کیون ہتھیلی پر لیے پھرتا
تو یون ہر طفل ہی کیسا کیون پتھر لیے پھرتا
یہ سن زمرون چمن مین کوئی اوسکا پیچھا کرتا
فلک مینا لیے پھرتا یہ ساغر لیے پھرتا
تو پنج و غم کا اپنے ساتھ کیون لشکر لیے پھرتا
مجھے دیوانہ ہین زندان ہی باہر لیے پھرتا
جہان ٹھہرا تیا وان گھر بہی کرا اٹھا کے لیے پھرتا
اگر مجھکو نہ میرا یہ دل مضطر لیے پھرتا

نہوتا شوق کوی سر لقا تو کون پھر مجھکو
ظفر خورشید کی مانند یون دن بھر لیے پھرتا

عشق کے میدان مین ہمنے دیا سر کٹا
دیکھتے ہی عشق کو عقل گئی سٹپٹا
تیغ نگہ کو ذرا تونے جو چمکا دیا
عارض پر نور پر کیون ہے دی اوس نے زلف
عشق کی دولت ہے دو کون لادے کسکو دلا
پھرتا ہے جوگی بنا تیری لیے آفتاب
چشم کو ہے تیری کام جب سے پڑا سر ہٹا

جو قدم آگے بڑھا پھر نہ وہ پیچھے ہٹا
دل کو مرے آفرین یہ جو ڈٹا تو ڈٹا
بھول گئی دیکھکر برق ہلانا پٹا
ہنی یہ جانا کہ ہے رات بڑھی بن گھٹا
یہ نہ کسی سے بٹی اور نہ کسی سے ٹہا
خط شعاعی نہین سر پہ کھلی ہے جٹا
زہر بھری ہر نگہ سانپ ہے پتھر چٹا

بچا دل تیر سی ہاتھو سی نہ آخر اے کمان ابرو
گیا گر ایک خالی تیر تو دوسرا مارا

پڑا ہو تو دل شامت کا مارا در پہ گی ماری
خدا جانے تری چوری کی ٹھگ کا کیا بلا مارا

ہمہ تن خال رخ یار کا لے ہی لیا بوسہ
ظفر یہ خوب تو نے زنگیوں کا سوچا مارا

روز تک غیر کے جانا ترا معمول پڑا
یاں جو آ نکلا ہے تو آج کدھر بھول پڑا

لگ گئی جوش گل لالہ سی گلشن کو جو آگ
کہیں اوس آتش رخسار کا کیا پھول پڑا

دل اشاغل ہے مرا محو خیال رخ و زلف
رات دن رہتا ہے اس شغل میں مشغول پڑا

بھولا کر کے جا کے خرابات کی سیر
گوشہ مدرسہ مین کیوں ہے یہ مجہول پڑا

رکھہ قدم کوچہ مین تو دیکہ کہ اپنے قاتل
کہ کہیں سر ہے کہیں ہے تن مقتول پڑا

پھونکہ کر چاہ زنخدان مین کہیں گر نہ پڑی
دل پکڑ کر رسن زلف کو ہو جبول پڑا

دیکھیے جاتے دلکو بچا تو نہیں ہو جائیگا ضبط
اب تو دنیا ظفر اس جنس کا محصول پڑا

ادھر تو دست وحشت نے گریبان کھینچکر پھاڑا
ادھر ہر خار صحرائی نے داماں کھینچکر پھاڑا

ذرا تم مجھ سے تم کھینچے نہ اتنا تم سے دل کھینچا
مرا دل ہائے کو تم نے تو جاناں کھینچکر پھاڑا

کشاکش سے جنوں کی تیرے دیوانے نے مر کے بھی
کفن اپنا تہ خاک بیاباں کھینچکر پھاڑا

ہوا جب روکش غنچہ لالہ تو پیٹ اوس کا
صبا نے پوست سے سر گلستاں کھینچکر پھاڑا

پڑا یہ کشمکش مین خط مرا ہاتھو سے غیر کے
کہ آخر سب نے اوسکو میری جاں کھینچکر پھاڑا

پہلے تو ہمکو تری عشوہ گری نے مارا
اور اگر اوس سے بچے کم نظری نے مارا

مرگیا میں نہوئی تجکو خبر ہای ستم
پھر مجکو تری بے خبری نے مارا

پھیر کر منھ جو دکھایا مجھے اپنا چہرا
دل بیمار کا مرے اوسکی شکستہ پی نے مارا

خوب پیچکا کی مجھی کنج قفس میں صیاد
وقت پرواز مری بال و پر ہی نے مارا

ہمسری کی تری رفتار سے جیسا تقدیر
تہمہ طرز سے اک کبک دری نے مارا

آل یہ تیرے لب شیرین پہ ہے زہر قاتل
ای شکر لب ہمیں اس تلخ شکری نے مارا

کچھ بھی ہوتی ادہر تاثیر تو مرتے ہم پر
ہمکو ای آہ تری بے اثری نے مارا

شفق ... ہی غرق بخون چرخ ظفر
تیر ایسا تری آہ سحری نے مارا

کیا کہوں ہے کیا بتوں کی آشنائی میں مزا
وہ مزا سب میں ہے جو ہے خدائی میں مزا

آشنا ای مے تو ہے جب سینہ صاف
دور کر دل سے کدورت ہے صفائی میں مزا

جاسکے گلشن تلک اڑکر نہ ہم بے بال و پر
ہمنے ای صبا کیا پایا رہائی میں مزا

بیٹھ رہ آرام سے تو صلح کل کر اختیار
جنگجو تو چھوڑ دے کیا ہے لڑائی میں مزا

بعد مدت جس جدائی کے ہے امید وصال
آ گیا عاشق کو کیا اس جدائی میں مزا

کچھ تو ہے فریاد میں تاثیر نالے میں اثر
ای جرس ہے ورنہ کیا ہرزہ درائی میں مزا

مسجد و بتخانہ میں ٹکرادیا سر کو بے مزا
تیرے سنگ در پہ آیا جبہ سائی میں مزا

بیٹھا ہے منہدی لگاکر اپنے دست و پا پر
آج ہے ای شوخ تجھے ہاتھا پائی میں مزا

[illegible]

ناصحا جائیگا کیا دستو میرا درد دل | جب کسی پر دل ترا بیدرد مائل ہوئیگا

خضر کی حاجت نہیں ہی ہمکو راہ عشق مین
اے ظفر رہبر ہمارا شوق کامل ہوئیگا

رخ جو زیر سنبل پر پیچ و تاب آجائیگا | پھر کے برج سنبلہ مین آفتاب آجائیگا
تیرا احسان ہوگا قاصد گر شتاب آجائیگا | صبر مجکو دیکھکر خط کا جواب آجائیگا
ہو نہ بیتاب اتنا گر اوسکو عتاب آجائیگا | تو شتابی پہ اے دل نا خراب پا جائیگا
اسقدر رونا نہیں بہتر بس اب اشکوں کو روک | ورنہ طوفان دیکھیو اے چشم پر آب آجائیگا
پیش ہوویگا اگر تیرے گناہوں کا حساب | سنگ سا ظالم ہو حشر روز حساب آجائیگا
دیکھکر دست ستم مین تیرے تیغ آبدار | میرے ہر زخم جگر کے منہ مین آب آجائیگا
اپنی چشم مست کی گردش نہ اے ساقی دکھا | دیکھ چکر مین ابھی جام شراب آجائیگا
خوب ہوگا ہان جو سینے سے نکل جائیگا تو | چین مجکو اے دل پر اضطراب ہو جائیگا

اے ظفر اوٹھ جائیگا جب پردۂ شرم حجاب
سامنے وہ یار میرے بے حجاب آجائیگا

اے تصور ہی وصل جانان جہان تک جائیگا | اور تو ایسا نہیں کوئی جوان تک جائیگا
جب کریگا آہ اے ظالم یہ تیر الفت جان | اوٹھکر اک شعلۂ جگر تا آسمان تک جائیگا
جائیگی کعبہ کیا کریگا تیرا عاشق اے صنم | جو اگر جائیگا تیرے آستان تک جائیگا
جان بچ جائیگی بیمار محبت کی ترے | اے مسیحا دم جو تو اوسکے جہان تک جائیگا

[illegible]

[illegible]

کدورت دل سے اوس آئینہ رو کی کب نکلتی ہے
طبیب وصل بن ممکن نہیں آرام عاشق کو

مری وا اوسکی ظاہر میں صفائی گرہوئی تو کیا
مریض عشق کی صد بار دوائی گرہوئی تو کیا

نچھوڑی اوس بت کافر کی ہرگز دوستی مینے
ظفر دشمن مری ساری خدائی گرہوئی تو کیا

حرف اوسپہ آئی جو ہو تحریر کا سانچا
ڈھلتا ہے سدا اس سے جو یہ آہ کا مصرع
دیتا ہے لب زخم جگر میرا گواہی
ڈھالا تجھے سانچے میں ہوا ہی عالم تصویر
کی آہ و فغان دل نے بہت عشق میں لیکن
یہ شمع اسی سانچے میں ڈھلتی ہی ہمیشہ

جھوٹا ہو نہ ہرگز کبھی تقریر کا سانچا
کیا دل ہی ترے عاشق دلگیر کا سانچا
ہے ہاتھ پڑا یار کی شمشیر کا سانچا
ہے قدرت صانع تری تصویر کا سانچا
دعوی سوا ایک کی تاثیر کا سانچا
ہے سینہ مرا نالہ شبگیر کا سانچا

سانچا ہے ظفر پیر مرا مجکو یقین ہے
ہر قول ہی واللہ مرے پیر کا سانچا

جو دلکو کاکل زلف دوتا نے پھنسایا
بہار دیکھ کے اپنی فزا نہنسا تھا گل
کیا تھا بلہوسون نے بھی عشق کا دعوی
لگا یا دختر رز کو اگر کسینے نے منہ سے
اوٹھا کر کی نہ بن حسرت پہ کھیان

تو جان غمزہ ناز و ادا نے پھنسایا
لگا یا ایسا طمانچہ صبا نے پھنسایا
مگر انہیں تری ظلم و جفا نے پھنسایا
تو اسکو خوب ہی آپس نے حیا نے پھنسایا
مریض غم کو طبیبو دوا نے پھنسایا

[illegible]

[illegible]

کہون کیا طبیعت کی اوسکی روانی
بہادیتی ہو گویا بکلم مین دریا

کبھی ایک آہ آنکھون دلکی نہ میری
بھری ہون ہزارون اگر تم مین دریا

مگر دیکھا دریا پستونکو ہنستے
کہ ہر موج سے ہی تبسم مین دریا

مری پانون کی آبلون سے روان ہی
کہ اس دشت وحشت زدہ گم مین دریا

ظفر اوسکو ڈہونڈ جائین کہ کیون نہ اپنے
کہ ہے ذات باری تو جسم مین دریا

اوسی یار رونے جا کر میرا جو دیدیا ہوتا
کہلا گر وہ ہو نہ سکتی تہی چھپا کر دیدیا ہوتا

بگڑ جاتا ترا کیا سرخرو مین بھی ہو جاتا
مجھی اک بات تو تو نی بنا کر دیدیا ہوتا

تمہوتی مجھسی تم سینہ بسینہ ہوکے ہمبستر
پر اک بوسہ تو منہہ میٹھے بہرا کر دیدیا ہوتا

گوارا شربت دیدار بہی نہ تہا اگر تجھکو
بلا سی زہر ہی مجھکو ملا کر دیدیا ہوتا

بھری دیمین جواب خط کے مارا ہا کیون مجھکو
جواب صاف ہی قاصد نے آ کر دیدیا ہوتا

لگا تا خضر کیون آب بقا کو منہہ سے ای ساقی
جو تونی جام ہی منہہ سے لگا کر دیدیا ہوتا

ظفر لیکر تمہارا دل وہ کاہی کو مکر جاتا
اگر تمنے اوسے سبکو جتا کر دیدیا ہوتا

علم کر تیغ کو سویا اوس قاتل کا ہاتھ اوٹھا
نہ ہرگز واسطے فریاد کے بسمل کا ہاتھ اوٹھا

رہا تجھ بن یہ عالم رات دلکی بیقراری کا
کہ دل پر سی نہ دم بھر عاشق بیدل کا ہاتھ اوٹھا

جفا منظور ہی اوسکو وفا دستور ہی اوسکا
اودھر ستم کا ہاتھ اوٹھا ادھر قاتل کا ہاتھ اوٹھا

[illegible]

یہ ٹھہرا جا آ جاتی کیوں خط لیکر کیا بات
اگر قصد اب خیال نامہ بر میں اور کچھ ٹھہرا

نگین دل کا تھا سوال اور کچھ ٹھہرا ہے لیکن
کیا جب دفن دست سیمبر میں اور کچھ ٹھہرا

کبھی اخگر کبھی شعلہ کبھی گل ہے کبھی لالہ
نہ ٹھہرا داغ یہ میرے جگر میں اور کچھ ٹھہرا

کوئی زہرہ جبین ٹھہرا کوئی مہ لقا اسکو
مگر وہ مہروش میری نظر میں اور کچھ ٹھہرا

نہیں نازاں ہمارا سپہر ستی ہمکو دوست ٹھہرا
ابھی دیگا وہ ظالم لحظہ بھر میں اور کچھ ٹھہرا

ہر اک کے ذہن میں کچھ طور ٹھہرا اونکے ملنے کا
طریقہ اوسکا پر نسیم ظفر میں اور کچھ ٹھہرا

اہل تیکدہ میں جسکو کہ اے بت تجھ سا تا کا
کیا خوب نظر باز وہ بندہ ہے خدا کا

الگ ہر ایک تیری تیر ہی شمشیر نگہ کی
دم عبد جب دیکھو کہ ہے تیغ قضا کا

کشتے ہیں نہ جیسے دیکھا اوسکو ہمی
ہے ایک تراشیدہ تری ناخن پا کا

کیا اوس تیری بیمار کو امید شفا ہو
جسکو کہ اثر ہو نہ دعا کا نہ دوا کا

اے دوستو اوس لب سے مرے آ گئے
کیا نام وفا کہ وہ دشمن ہے وفا کا

سرکش جو بہت حسن تو مغرور ہوا ہے
دیکھا کبھی جلوہ نہیں اوس ماہ لقا کا

ناکام رہا گر دہن زخم زبان سے
اچھا ہوا شاکی نہ ہوا تیغ جفا کا

تا ہو دل سے ملا دیتا ہے پر اب کوئی
پھیکا ہے کہ تہ پا میں تری رنگ حنا کا

نیساں ہے اب اس چشم گہربار سے میری
دیکھو گے ظفر ہو گا کبھی خوب بھرا کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مطلع ثانی

[illegible]

رفع جب بادہ نوشوں کی گرمی جابجا سنہ خدا جانے یہ میری آہ سوزاں کیا	کب بجھاتا ہے یہ شعلہ آب گنگا آگ کا آسمان پر آگ لگاتی ہے اونگا آگ کا

لڑتی ہے بندوق سے جو اے ظفر فوج فرنگ
رکھی ہے ہتھیار پاس اپنے تلنگا آگ کا

عارض کا صاف رنگ ہے جو گل میں آگیا	زلفوں کا پیچ و خم ترے سنبل میں آگیا
کس چشم پرخمار کا ساقی پڑا تھا عکس	جس سے کہ یہ نشان قدح مل میں آگیا
کب تک کروں میں صبر کہ درد فراق سے	ہے فرق میرے صبر و تحمل میں آگیا
کیا شعلہ و شرار میں کیا مہر و ماہ میں	جلوہ ترا تو ہمکو نظر کل میں آگیا
دیکھا مجھے یہ تونے اور آنکھیں میرے دم	آخر کو یار تیرے تغافل میں آگیا
کاکل میں جب لگایا تو زلفوں میں یاد	زلفوں میں جب لگایا تو کاکل میں آگیا

جلدی سے قاصد کی ہوا بھیجنا ہے ظفر
وان سے جواب خط کا تامل میں آگیا

شمع کا داغ جگر سے تیرے غم میں کیا گل بنا	بلبل اوسکا دود دل بھی ہمسر سنبل بنا
دیکھ پھر آخر خزاں ہے کوئی دن ہے یہ سما	اس چمن میں آشیاں اپنا الٰہی بلبل بنا
مل گیا دریا میں جب قطرہ تو دریا ہو گیا	جزو جو کل میں ہوا گم جزو سے وہ کل بنا
میں وہ میکش ہوں کہ میری خاک سے بھی بعد مرگ	یا سبو ہے بنا یا کوئی جام مل بنا
دل کا زنجیر بلا سے چھوٹنا مشکل ہوا	جب سے وہ شانہ زدہ گیسو ہوا کی کاکل بنا

[illegible]

مانگ کی کی لیکھ ہر رات سویرا دیکھا
گو چھپا زلف مین دن کو بھی اندھیرا دیکھا

دور ساغر ہی مین گذری ہمین ان غیرون
ساقیا اوٹھ کے جو منھ صبح کو تیرا دیکھا

ابلق چشم کی اللہ رے تیرے شوخی
کہ دلیل ایسا نہ کوئی بھی پچھیرا دیکھا

دل کو چھیتا مری ناخن کی خراشون نے تمام
بہتر اس مست جنون سے نہ چیترا دیکھا

خط اعراد دیکھ لیا ایک تھا وسے تو کیا
حرف مطلب نہ کوئی غور سے میرا دیکھا

حلقۂ زلف سے تم بچ نہ سکے حضرت دل
اس بلا نے مجھین کس طرح سے گھیرا دیکھا

ہم سے غربت زدہ ٹھہرے نہ ٹھکانے سے کہین
لیتے سب جانورون کو بھی بسیرا دیکھا

خاک مجنون سے کیا وادیٔ وحشت بتمام
کہ بگولے کے سوا کوئی نہ ڈیرا دیکھا

ہم نہ کہتے تھے ظفر بچ نہ دل اوسکے بالقا
نا پسند اوسنے کیا لیتے ہی پھیرا دیکھا

اوٹھین جب پیار سے گود مین کوئی بھر لیگا
دہن کے بوسہ بھی ہین کو لب دھر کے لیلونگا

فقیر ہو یار ہو جاونگا مین تیری محبت مین
زمین تکیہ کے خاطر پاس تیرے گھر کے لیلونگا

پرکھ پر جوہری کی مول لینے کا ہمین ہو تی
ڈر دندان سے مین تیرے مقابل کر کے لیلونگا

لب میگون کو تیرے لیگا بوسے کر لب ساغر
تو مینا ہے بادہ کش تو بھی تیرے ساغر کے لیلونگا

ہلا دونگا جہان کو دیکھنا زیر زمین مین بھی
ذرا چرخ گردش جو ہاتھونسے دل مضطر کے لیلونگا

جو توڑیگا شیشۂ مے محتسب نے مار کر پتھر
تو میں بھی من کسی دن اوسکے سے اس پتھر کے لیلونگا

کرونگا کبھی مین جا کر ظفر کیا کر تبے کا ڈھب
تو بوسے اوس بت کافر کے سنگ در کے لیلونگا

جو بیہودہ گو ہو ظفر اوس سے کہدو
نہ باتیں بنا میری محفل میں بیٹھا

چھپا ہوا ہے جگر میں میری یہ نیش مژگان یار کیسا
کھٹکتا ہر دم ہی ساتھ دم کے اوٹھی سینے میں خار کیسا

جو مست اوس چشم مست کے ہیں نہیں ہی کچھ ہوش اونکو ساقی
کہ جام کیسا شراب کیسی نشا ہے کیسا خمار کیسا

بندھا جو اشکوں کا تار دیکھا تو اوسنے ہنسکر یہ مجھسے پوچھا
کہ تو نے اپنے گلے میں ڈالا یہ موتیوں کا سا ہار کیسا

اوڑاتا کیا خاک سر پہ مجنون چلا ہی زندان سی سوی ہامون
اوڑی ہی دیکھو یہ گرد کیسی اوٹھا ہے دیکھو غبار کیسا

کرے جو تجھ سے تپاک پیدا جو مجھ پہ ہی شعلہ خو ہو شیدا
پھر اوسکو ہوش و حواس کیسے پھر اوسکو صبر و قرار کیسا

یہ لیکے تیر و کمان جانا شکار کا ہے فقط بہانا
مجھے کسی کو ہدف بنانا ارے ستمگر شکار کیسا

ظفر جو پھیری ہی اوسنے چتون خفا ہی مجھسے وہ شوخ پرفن
بنا دیا اوسکو میرا دشمن یہ عشق ہے دوستدار کیسا

ترا بسمل ہی کیا تجھکو دعا تو اول دیتا — لب ہر زخم سی ہر دم ہوا اوسکا دل دعا دیتا

[illegible]

جب عاشقی مین دل نے مرا پاس کھو دیا
تعلس کے ہوش کیا زمین اوسکی تو عقل کو
اقرار نامہ اونکی محبت کا ہم او نقصین
مضمون تو آ گیا تھا خموشی کا اپنی یا
خورشید جو چھپا تو یہ آیا نظر مین جوش
افسوس ہی اشک کی جا فی نہ ہمنے قدر

مین نے بھی اوسکا ایسا کیا ناس کھو دیا
اے چرخ تو نے باعث افلاس کھو دیا
دکھلا نہین کیا کہ ہمنے وہ قرطاس کھو دیا
یاروں نے کی جو ان بکواس کھو دیا
سونے کا وہ فلک نے کمان طاس کھو دیا
کیا بے بہا نگینۂ الماس کھو دیا

نے دل رکھا نہ جان رکھی مین نے عشق مین
جو کچھ کہ اے ظفر تھا مرے پاس کھو دیا

اگر مری دل سوزان کا داغ گل ہوتا
وہ رشک گل جو گلستان مین میکشی کرتا
ہر ایک خار پہ فیض قدم سے مجنون کے
جو دشت وہین دفعین ہو روخوب عشق
اگر یہ جانتا ہے تنگ عرصۂ گلزار
چمن مین نالہ بلبل کو کون پھر سنتا

کبھی چمن مین نہ گل کا چراغ گل ہوتا
تو غنچہ ہوتا گلابی ایاغ گل ہوتا
نمود سے سر دامان داغ گل ہوتا
شناسی کبھی معشوق زاغ گل ہوتا
شگفتہ یون نہ کبھی با فراغ گل ہوتا
تری طرح سے جو نازک دماغ گل ہوتا

چمن مین جاے جب اے ظفر وہ رشک چمن
تو اوسکو دیکھ کے ای باغ باغ گل ہوتا

ڈھب ہے وہ کا تری ہم مین اگر آن ہوتا
کچھ یاروں نے لیا پہلے ہی طوفان ہوتا

[illegible]

منت کش مرہم ہون مجروح ازل کے
گرمی سے ہم خون جراحت کے عجب کیا
وہ زخمی شمشیر حوادث ہی کہ جسکو
زخم دل عاشق کی نہ سوزش مین کمی ہو
پرورد کو ترنم سے غرض کیا ہے زخم

دیکھا نہین زخم گل بے ریب کا چھپایا
ہمسر ہو جو خورشید جہانتاب کا چھپایا
آئے ہے نظر چرخ بھی زہراب کا چھپایا
بالفرض اگر او سینہ دگرداب کا چھپایا
یکسان ہو گر ہی کہ دمخواب کا چھپایا

چھوڑا اسا نہ کیون چھوٹ ہو دل ظفر اوپر
ہے مرہم غمخواری احباب کا چھپایا

تو نے جو گل کیطرف غیرت گلشن دیکھا
مہ جبین ہم نے تجھے کیا پس چلمن دیکھا
تو ہوا جیب سے گرا ہی دست جنون وسعت از
جتنا تو ہمسے کھنچا اتنا ہی کھنچکر آیا
گرد غم چشم تری وہ ہی کہ جسنے ای شوخ
کیا ہی باندھی ہو تری چشم نے اشکون کی جھڑ
دیدہ آہو صحرا سے سوا ہمنے چراغ
خانہ دل مین جو ہی آہ و فغان کا عالم

کبھی آئینے مین اپنا نہین جوہن دیکھا
تار بارش مین چھپا اک مہ روشن دیکھا
ہمنے ثابت نہ کبھی جیب نہ دامن دیکھا
کشش دل کا اثر ای بت پرفن دیکھا
سنگ سر کو کیا سنگ فلاخن دیکھا
کبھی ایسا نہ برستے ہو ساون دیکھا
ای صبا تربت مجنون پہ نہ روشن دیکھا
تعزیہ خانہ مین بھی ایسا نہ شیون دیکھا

راز دل جس سے کہا دوست سمجھکر اے دل
اسے ظفر ہمنے اوسے جان کا دشمن دیکھا

[illegible]

کہا تھا تجھسے جو احوال ہمنشین ہمنے
خبر نہین کہ کہا اوس سے تونے کیا نہ کہا

جفائین ہمنے سہین اسقدر کہ مر ہی گئے
مگر کبھی نہ کہا تونے مرحبا نہ کہا

مری نگہ نے مرا راز کہدیا اوس سے
بلا سے گر نہ کہا مینے مدعا نہ کہا

وہ حال دل جو سنے گوش دل سے تو کیسے
وگرنہ کہنے سے کچھ فائدہ کہا نہ کہا

ہم اوسکی بات سے قایل ہین یا نہ ظفر جسنے
بھلا کہا جسے منہ سے اوسے برا نہ کہا

ظالم ترے چپ رہنے کا عقدہ نہین کھلتا
کیا جانے کہ ہو دلمین ترے کیا نہین کھلتا

جب تک ہو دم سرد رخ زرد نہ پیدا
ہر ایک پہ راز دل شیدا نہین کھلتا

اوس مست مے ناز کی اے مے ہے تمکین
وہ عالم مستی مین بھی اصلا نہین کھلتا

کھلتا نہین احوال پریشانی دلکا
جبتک کہ ستمگر ترا جوڑا نہین کھلتا

بند آنکھین ہوئی جاتی ہین مشتاق کی تیرے
کیون بند نقاب رخ زیبا نہین کھلتا

جو اسکو سمجھا تو نہین وہ جبتک کہ نہ اپنی
خط سا منہ اوس شوخ کے میرا نہین کھلتا

کس کام کے پھر ناخن تدبیر ہمارے
جب تار محبت ہی کا عقدہ نہین کھلتا

کیا منہ ہے کہ ہو خنجر قاتل بھی نہ کسکا
یان منہ ہی سے پھر زخم جگر کا نہین کھلتا

یان آئے کہان سے ہین کہان جائینگے یان سے
حیران ہین ظفر ہم یہ معما نہین کھلتا

پاس عارض کے ترے کان کا گوہر چمکا
دن دیکھیو خورشید مین اختر چمکا

[illegible]

[illegible]

ہم صورت آئینہ اوسکو جو آئی کئی نظر	حیران ہو کے آئینہ خانہ [illegible] ٹھہر گیا

تھا میرے ادا اوسکے جو پوچھا حال ظفر
یکبارگی وہ دوڑ کے اوٹھانے سے اوٹھ گیا

جسکو کہ ڈھونڈھتا ہوا میں پھر کہیں گیا	دل ہی میں تھا مرے وہ مجھے مل نہیں گیا
جس دم گیا میں دس بت کافر کے ساتھ	یہ ہو گیا الیقین کہ ایمان و دین گیا
آنکھیں ہی کھل گئیں مری انجم کی دیکھنا	اوٹھی یہاں تو جو شب اے مہ جبین گیا
کیا جانئے کسکو ذبح کریگا کہ آج وہ	خنجر بکف چڑھاتا ہوا آستین گیا
جو نکلا خوابگاہ میں شب کو مست ناز	شور و فغان مرا سپہر برین گیا
رد کر دو سینے چشم سے دریا بہا دیا	دیکھا تو ہو غبار یہ ابتک نہیں گیا
میں اور وہ دن دکھا گیا کسکو تر ہوا	تیرا خیال یہ کدھر اے نازنین گیا
کنج لحد میں بھی مجھے آرام ہوئیگا	اگر ساتھ میرے ظفر یہ ملال اندوہگین گیا

آیا رقیب بن کے وہان جو آئے ظفر
پہنچا جو پیچھے ہو کے مرا ہمنشین گیا

جب تیرا باغ گلشن سے بیک بیک گل یہ گیا	چشم بلبل میں تاریک یکبارگی ہو گیا
تھا نہ [illegible]	شور محشر ہی بھی اک برپا سو اغل ہو گیا
دل سے جوش گریہ آنکھوں میں سا [illegible] گیا	عشق کی کیفیت سے خون دل ہی
مجھکو کیا تیری بلا کو کی اے غفلت شعار	ہو گیا گرشتہ و جمع تغافل ہو گیا

[illegible]

واں نسیاں کر دیا تھا منع لیکن اوسپہ بھی
دانۂ گندم ظفر جنت میں آدم کھا گیا

بکتے بکتے ناصحا تیرا تو بھیجا پک گیا | اور سنتے سنتے اب ہمارا بھیجا پک گیا
ونہیں وہ پھوڑا نہیں ہے کہ پک کر پھوٹ جائے | تو اگر جراح کہتا ہے کہ دیا پک گیا
چاہتے تھے ہم یہ مدت سے کہ پک جائے خیال | خواہ ہے ہمدم پیا تھا خواہ بھیجا پک گیا
دل ہے اے ظالم مرا نخل محبت کا ثمر | اب نہیں کچا رہا یہ لکو پھیا پک گیا

جسم خاکی اپنا ظرف خام تھا اوسکی ظفر
آتش غم سے پکانے کو جو بھیجا پک گیا

گرچہ وہ خنجر بکف آکر مکاں پھر گیا | موت کا بیڑا لیتے آکر زباں پر پھر گیا
تپ چڑھی گی اور گرمی ہے سو خورشید کو | نالۂ سوزاں مرا گر آسماں پر پھر گیا
بوالہوس بھی کیا تھا اوسنے اقرار وفا | لیکن اس اقرار سے وہ امتحاں پر پھر گیا
جب بلی مژگاں تمہاری یک خنجر سا ہوں | یاں گلوئے عاشق آزردہ جاں پر پھر گیا
بجھ سکا سوز جگر میرا نہ جوش گریہ سے | گرچہ اس طوفاں سے باقی اک جہاں پر پھر گیا
اب تو ہم ونکو بچا لائینگے پھر | گریہ ہو کر شیفتہ اوس دلستاں پر پھر گیا

دیر کیا اور کعبہ کیا دونوں سے دل میرا ظفر
پہونچتے ہی اوس صنم کے آستاں پر پھر گیا

نہ اوسکا بھید ہاری ہے نہ عیاری سے ہاتھ آیا | خدا آگاہ ہے دل کی خبرداری سے ہاتھ آیا

دہی کعبہ کا صاحب خانہ وہی دیر کا مالک
وہی رازق ہی کافر کا وہی ہی مسلمان کا

اگر ہو جاے پارہ پارہ دل اوسکی محبت مین
تو پھر ہر پارۂ دلکو سمجھ سی پارۂ قرآن کا

نہ کرتا وہ اگر پیدا نبی کو نوع انسان مین
تو مخلوقات مین اشرف نہ ہوتا نوع انسان کا

نبی وہ رحمۃ للعالمین جسکی شفاعت سے
نہ ہووے عاصیونکو حشر کے دن خوف عصیان کا

عجب کیا نعتین گر اوسکے نور حسن معنی کی
بجای حسن مطلع ہووے مطلع مہر تابان کا

زلیخا دیکھتی گر اک نظر اوسکا رخ روشن
تو اوسکو خوف ہیچ جاتا تماشا ماہ کنعان کا

ظفر مضمون حمد و نعت کے گلہای رنگین سے
ورق میرا ہر دیوان کا ہے اک باغ رضوان کا

ہمنے روضہ کو ترے روضۂ رضوان پایا
بلکہ رضوان کو نہ یان ہمسر دربان پایا

محو نظارہ ہوا آکے جو اس گلشن مین
چشم نرگس کیطرح سے اوسے حیران پایا

دیکھے سب معرفت آگاہ ترے در کے فقیر
ہمنے پایا جسے یان صاحب عرفان پایا

تیرے دروازے کی ہے خاک وہ اکسیر شفا
کہ جب ہمنے ہر اک درد کا درمان پایا

تشنہ لب کیون نہ محبت کے ہون آکر سیراب
ہمنے ہر چشمہ کو یان چشمۂ حیوان پایا

کہیے اس درگہ عالی کی کوئی کیا رفعت
کہ اسے عرش کا ہمسایۂ ایوان پایا

کعبہ و دیر مین ہم ڈھونڈھتے پھرتے ہین
شکر صد شکر کہ وہ ہمنے ظفر یان پایا

حال دل سب لکھا نہین جاتا
اور لکھون تو پڑھا نہین جاتا

کیا ہزار شگفتہ بہار نے لیکن
خزاں کے ڈر سے کبھی باغ باغ گل نہوا

نہ ٹپکے خار پہ مجنوں کے پانوں سے ناخون
نمود اک سر و امان باغ گل نہوا

گیا جو تو تو مقابل تری نزاکت کے
چمن میں آہ بہت نازک دماغ گل نہوا

بہار آئی مگر جب تلک نہ تو آیا
چمن میں رشک چمن باغ باغ گل نہوا

عشق اوسیہ میں ہوں نہ غیر ای ظفر کہ جز بلبل
بہار میں کبھی مرغوب زاغ گل نہ ہوا

کوئی صنم اوسے سمجھا کوئی خدا سمجھا
نہ سمجھے ہم کہ وہ کیا سمجھا اور کیا سمجھا

نہ آیا دل کی سمجھ میں کہ بار غم ہے گران
اگرچہ سینے دیا اوسکو بار سا سمجھا

پھرا جو اشک کا دریا تو ایک جہان
فلک کے خیمے کو پانی کا بلبلا سمجھا

بنایا ہے یہی کیوں تیغ خال کاجل کا
یہ نکتہ میں نہیں اے شیخ ... سمجھا

نہ سمجھے سینے کو کیوں عرصہ گاہ محشر وہ
جو دل کے داغ کو خورشید حشر کا سمجھا

غم جدائی میں موت اوسکو عین صحت ہے
مریض ہجر ترا زہر کو دوا سمجھا

ہمیشہ کیوں تری آنکھوں سے اشک جاری ہیں
ظفر رہیں یہی دریا یہ تو ماجرا سمجھا

ای ستمگر کسنے ایسا تجکو نٹ کھٹ کر دیا
ان فریبوں نے تری عالم کو تل پٹ کر دیا

صبح گل اوسکا کھلا تو جو تنے ہمکو دیکھکر
رات کو ... چراغ خانہ گل جھٹ کر دیا

گرتے ہیں پانی کی آمیزش شراب بے مدہ میں
خون دل سے آنسوؤں کو ہمنے غٹ پٹ کر دیا

واسطے سب کے متفرق کیا خاک ہو نشو و نما — سبز ہو سکتا نہیں وہ جو کہ دانہ گھن گیا

جاگ اوٹھا خواب عدم سے یک بیک سارا جہان
کان میں جس دم ظفر خالق کا امر کن گیا

گر فلک تک یہ ہمارا نالۂ دل جائیگا — کنگرہ عرش معلی کا ابھی ہل جائیگا
غم نہیں جائیگا تیرا جیسا کہ ہے دم میں یہ غم — دم کے ساتھ آیا ہے یا دم کے ساتھ ہی جائیگا
رشک گلزار ارم ہو جائیگا کوچہ ترا — چشم پر خون لیکے جب تیرا گھائل جائیگا
ہو گئے ہیں ساتھ جو تیرے یہیں تک ہیں وہ سا — تھ آیا یان تنہا ہے تو تنہا ہی غافل جائیگا
گوہر دندان پہ تیرے ہونگے جب انجم نثار — عارض روشن کے صدقے ماہ کامل جائیگا
اوٹھکے جائیگا تری محفل سے جو اے شمع جو — چشم تر ہی وہ مثال شمع محفل جائیگا
جائیگا دم میں دیار یار تک پیک خیال — ورنہ جو جائیگا وہ منزل بمنزل جائیگا
مین چمن میں بھی ہونگا دل گرفتہ اے صبا — دل نہیں ہے میرا وہ غنچہ کہ جو کھل جائیگا
جان شیرین جائیگی اپنی مثال کوہکن — پر نہ تیرا شوق اے شیرین شمائل جائیگا
تیری کوچے سے کہاں جائیگا تیرا خاکسار — مثل نقش پا وہ ہے یہ خاک میں مل جائیگا

ہوئیگی اوس روز برپا کیا قیامت اے ظفر
خاک پر جس دم شہیدوں کی وہ قاتل جائیگا

غلط ہے جو کہیں یہ چپکے رہنا کچھ نہیں اچھا — نہ کہنے میں مزا ہے منہ سے کہنا کچھ نہیں اچھا
چھپوں سے دوستی کی وہ ہمارے ہو گئے دشمن — قصور اونکا نہیں اپنا ہی اتنا کچھ نہیں اچھا

[illegible]

دست پا میں جو لگا تو ہو تم اپنے مہندی
ہو تو پیدا ہو یہاں مار سیہ سنبل
کیا نہیں جنون کسی عاشق کا نگارا ملتا
ہی جہاں خاک میں وہ نہ لفت کا مارا ملتا

دست و پا مارے ہیں گرچہ ظفر نے لیکن
نہیں دریاے محبت کا کنارا ملتا

ہوگا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائیگا
جب کہ وہ بت مہر پیر مہربان ہو جائیگا

گر ہوا ہر آہ سوزاں کا کوئی شعلہ بلند
دیکھ لینا خاک جلکر آسماں ہو جائیگا

اے پری رو اپنی صورت تو دکھائیگا جسے
صاف وہ حیرت زدہ آئینہ ساں ہو جائیگا

وہ جو دل میں لگ رہی ہے آگ چھپتی ہی نہیں
چشم تر سے گرچہ اک دریا رواں ہو جائیگا

دیکھتا ابرو میں اس کے ہو کیونکر جاں بچا
تیر ہو نکڑے وہ دل مثل کماں ہو جائیگا

اے جنون تیری بدولت نام میرا آخرش
دشت میں ہر خار کے ورد زباں ہو جائیگا

باز آ اس نوع افشانی سے کیں اے چشم تر
دیکھ میرا راز دل سب پر عیاں ہو جائیگا

اے تغافل کیش کی تو نے اگر آنے میں دیر
کام آخر تیرے عاشق کا میاں ہو جائیگا

کرنے میں دعوی محبت کا جو اوس سفاک کی
اے ظفر اک روز ان کا امتحاں ہو جائیگا

ہمارا ان کا ہی جس دم سے قصا بلا پڑتا
نہیں کلام کا غیر ان کا حوصلا پڑتا

فراق یار میں ہو دیگی زندگی کیونکر
کہ چھپے جان سے یہ غم تو ہے بلا پڑتا

یہ سوز دل سے مرا اشک گرم ہی کہ جہاں
بدن پہ گرتا ہے واں ایک آبلہ پڑتا

سناتے نالہ پڑرو رہی مرا گرتا
تو بلبلو ابھی صیاد بلبلا پڑتا

[illegible]

تیری اک تار کی قیمت مین جو دونو جہان دیتا
تو بھی سودا تھا ہوا زلف پریشان مہنگا

روبرو اوس لب پان خوردہ کے کچھ بھی نہین
کیا ہوا گرچہ بکا لعل بدخشان مہنگا

جان تک بھی جو اگر دیکا اوسے لی اے دل
نہ کہون مین کہ کیا تو نے یہ پیکان مہنگا

کیھا قاتل نے کری ہاتھ لہو سے رنگین
نہین مہندی سے سوا خون شہیدان مہنگا

کردیا آنسوؤن نے میری بہا تک نے آب
ایک کوڑی یہ بھی ہے اب در غلطان مہنگا

گر ظفر ایک نگہ پر تیرا ہو جاے غلام
چھوڑ یوسف کہ نہین تجکو یہ انسان مہنگا

ساقی ہے نشہ آنکھون مین معمول سے ہلکا
نظرون مین ہے اب رطل گران پھول سے ہلکا

ہر بات مین تو ایک بھی ہے لاکھ سے بھاری
گر بات کو اپنی نہ کرے طول سے ہلکا

ہے جامۂ تکلف کا پسندیدۂ احمق
ہوگا نہ گدھا یہ کبھی اس جھول سے ہلکا

اچھا کیا منصور نے مرے تن سے اوتارا
اب کوئی نہین اس سے تیر مقتول سے ہلکا

جز تارک دنیا ہوس سے نہ سبکدوش
یہ بوجھ نہ دنیا کے ہو مشغول سے ہلکا

صرفہ نہین کاغذ کا مگر بھیجتے ہین وہ
خط ڈاک مین اندیشۂ محصول سے ہلکا

دنیا مین ظفر جو ہے گرانبار جہالت
کب ہوتا ہے وہ مردم معقول سے ہلکا

نہ تھا وہ آنے تو کچھ بھی تھا پورا ت پڑجاتا
بلا سے کچھ بھی ہوتا لیکن او نیر بات پڑجاتا

اگر ہم روکتے یا زو نہ اپنی اشکباری کو
جہان مین تہلکہ یہ دیکھکر برسات پڑجاتا

[illegible]

جانیکا دل کو غم ہی نہین او رغم مجھے
رنگ شفق نہین ہی کسی کی مگر فلک
عاشق ہوا جو یار کے طرز خرام پر

عارت بلا کے گرد زر و مال ہو گیا
گرم غضب ہوا سے جو منہہ لال ہو گیا
آخر کو رفتہ رفتہ وہ پامال ہو گیا

وقت نظارہ روی مصفا یار کے
عکس اپنی مردمک کا ظفر حال ہو گیا

کدورت دل مین ہی ظاہر صفائی گر ہوئی تو کیا
ارہی نا آشنا و پھر وہی نا آشنا ہو کر
نمایا ہی صنم جنسے انھین سجدہ او سیکو ہی
جوانی کیسی طاقت کوئی مرک سکتی ہی پیری مین
لڑا دی جاتی ہین وہ آنکھ دیکھو اب بھی عمر رفتنی
نہین پرواز کی صیاد دل مین پر کی طاقت
رہی گر واہی جب گر نہ کچھ تسکین و حشت کی
پہونچ سکتی نہین فریاد اوس مہوش کے کان تک

ملاپ اوس سے ہوا تو کیا جدائی گر ہوئی تو کیا
کسیکی تھی دو دن آشنائی گر ہوئی تو کیا
بتون کے سنگ در پہ جبہہ سائی گر ہوئی تو کیا
کسی تدبیر سے حاجت روائی گر ہوئی تو کیا
مری اس بات پر اوس سے لڑائی گر ہوئی تو کیا
قفس سے ہم اسیرونکی رہائی گر ہوئی تو کیا
بھلائی گر ہوئی تو کیا برائی گر ہوئی تو کیا
فلک تک آہ کو میری رسائی گر ہوئی تو کیا

نہ چھوڑی اوس بت کافر کی ہرگز دوستی مین نے
ظفر دشمن مری ساری خدائی گر ہوئی تو کیا

جب آکے میری قتل کو قاتل اُلٹ گیا
آتا نظر ہی یون فلک سبز واژگون

مضطر ہوئی یہ سنکے قضا دل اُلٹ گیا
جیسے ہو جام زہر ہلاہل اولٹ گیا

[illegible]

[illegible]

پہلو مین کل سے اپنے اوسے دیکھتا نہین — یارب کدھر مرا دل پر غم نکلگیا
دیکھی عذاب سوز محبت مین اسقدر — دل سے ہمارے خوف جہنم نکلگیا

پھر خواب مین بھی ہمنے نہ دیکھا وہ اے ظفر
آنکھون کے سامنے سے جو عالم نکلگیا

غلط گوئی کہی جو چپ رہے سے کچھ نہین ہوتا — یہان چپ ہی کچھ اچھی ہے کہی سے کچھ نہین ہوتا
پئے جام لبالب بھی تو کیفیت ہے اے ساقی — صراحی کے تو خالی قہقہے سے کچھ نہین ہوتا
سہے ظلم ان ستمگارون کے کوئی کس توقع پر — کریں ظلم و ستم بھی تو سہے سے کچھ نہین ہوتا
مجھے بھاتی ہین اپنے نالہاے زار اے بلبل — مرا دل خوش ترے اس چہچہے سے کچھ نہین ہوتا
دکھادے تو رخ تو خط یہ خط سبز کی سبزی — کہ حاصل لطف سبزہ لہلہے سے کچھ نہین ہوتا
نہین بجھنے کی دلکی آگ گرچہ میری چشمون سے — بہا دریا تو کیا دریا بہے سے کچھ نہین ہوتا

خط آئے پر بھی ہے عالم وہی اوس روے روشن کا
ظفر بے نور یہ سورج گہے سے کچھ نہین ہوتا

جو مطلب ہے کتاب عشق مین سب یاد ہوجاتا — مری صحبت مین مجنون بیٹھکر استاد ہوجاتا
زبان جب اپنی ہوجاتی ہے اپنے واسطے دشمن — سخن ہی ناحق مین اپنے ہی جلاد ہوجاتا
قیامت کرتا برپا عاشق شوریدہ پر کیا کیا — اگر بیدار شب کو سنکے وہ فریاد ہوجاتا
مرے نالون سے پتھر موم ہوجاتے ہین پر ظالم — ترا دل وہ بھی ہے سخت اک فولاد ہوجاتا
خجل ہوجاتا ہے گل دیکھکر رخسار کو تیرے — ترا قد دیکھکر شرمندہ ہے شمشاد ہوجاتا

ردیف الف جلد چہارم

[illegible]

یہ فضل دیکھیے کہ خود بادشاہ ہے لیکن
رکھا ہے اوروں پہ بھی نام بادشاہی کا

یہ لطف دیکھیے کہ خود بے نیاز ہے لیکن
دھیان ہے اوسے بندوں کی خیر خواہی کا

تم اپنے جی میں عزیز اور ذلیل ٹھہرالو
خدا ہے ایک مہ و مہر و مرغ و ماہی کا

کیا کسیکو جگر خستۂ دوام فراق
دیا کسیکو فراز وصل گاہ گاہی کا

بھر اوہ چشم بتاں میں فسوں کہ جو دیکھے
تمام عمر کرے شکوہ کم نگاہی کا

جو حب آل نبیؐ اور صحابہ دل سے ہے
ظفر اوسے نہیں کچھ ڈر حشر کی تباہی کا

ہے مرتبہ ہر ایک بشر کا جدا جدا
قسمت جدی جدی ہے نصیبا جدا جدا

خالی نہیں حباب تمنا سے کوئی دل
ہر ایک میں ہے گرچہ تمنا جدا جدا

برچھی نگہ کی تیغ بھوون کی مژہ کا تیر
ہے میرے کشت و خون کو مہیا جدا جدا

شعلے میں بھی ہے برق میں بھی ہے شرار میں
اک نور کا ہے کسیلیے تجلا جدا جدا

اللہ رے جوش گریہ مری ہر مژہ سے آج
بہتا ہے ایک خون کا دریا جدا جدا

گہہ رخ کا بوسہ لیتے ہیں گاہے دہن کا ہم
دونوں میں ہمنے لطف جو پایا جدا جدا

خط لکھا ایک اوسنے مجھے اور غیر کو
مضمون اگرچہ اوسمیں ظفر تھا جدا جدا

دہان یار کا راز نہان معلوم کیا ہوگا
نہ ہوگا منھ سے جب تک کچھ بیان معلوم کیا ہوگا

اگر دن فرہاد میں کیونکر نہ ادبن دیدہ کا سنگ
مراد روا اسکو بجز آہ و فغاں معلوم کیا ہوگا

[illegible]

نہ بام یار طاقت پرواز تھی کیسے
اسے عشق تیرا نالہ ظفر لیکے اڑ گیا

گیا ابر سیہ نظر ہو زمین سے اونچا فلک سے نیچا — یہ اپنا دود دل جگر ہے زمین سے اونچا فلک سے نیچا
نہ کچھ بلندی کی ہے تمنا نہ کچھ ہے پستی کی فکر ہم کو — نشان آہ اپنا ہے سر زمین سے اونچا فلک سے نیچا
نہ شعلۂ برق سمجھو اسکو نظر جو آتا ہے تیرے [illegible] — یہ آہ کا میری تیر ہے زمین سے اونچا فلک سے نیچا
خدنگ جاناں سے کوئی کہدے کہ دلمیں اکر ہمارے ٹھہرے — چلا لگا کر یہ کدھر ہے زمین سے اونچا فلک سے نیچا
تیا سکا ن کا ہی بھی تھا تو کچھ سمجھ میں نہ اپنی آیا — کہا یہ وسعت کہ تیر آگھر ہے زمین سے اونچا فلک سے نیچا
فلک کیجانب ہے چشم مردم میں جہانکی ہیں کہ ان کو — ظفر جو وہ تو بام پر ہے زمین سے اونچا فلک سے نیچا

زمانے نے پستی بلندی ایسی دکھائی ہمکو پس از فنا بھی
غبار اپنا جو اے ظفر ہے زمین سے اونچا فلک سے نیچا

تو مری لاش پہ قاتل نہیں دم بھر روتا — خون کے آنسوؤں سے پھر دل پر اخگر روتا
یوں تو ساون رونیکو ہے ابر بھی روتا لیکن — نہیں اس دیدۂ گریاں کے برابر روتا
اے ستمگار ترے ہاتھ سے دلسوز ترا — شمع کی طرح سے جل جل کے ہے اکثر روتا
ہے یہ تاثیر نہیں آہ و فغاں میں ورنہ — ہوکے پانی مری فریاد سے پتھر روتا
مجکو آتی ہے ہنسی بھی نصیبوں کا لکھا — ورنہ ہے غیر بھی خط کو مرے پڑھکر روتا
ق
بزم عالم میں بہم شادی و غم ہیں دونوں — ایک ہنستا ہے ظفر ایک ہے یاں گر روتا
دیکھ قہقہہ سے گر ساغر مے ہنستا ہے — ہچکیاں لیکے ہے شیشہ بھی مقرر روتا

[illegible]

[illegible]

دیا ظفر اتر گیا اور ابر کھل گیا
اپنا نہ زور طبع نہ زور قلم گھٹا

جو لیکے وہان خط و پیغام ہی آتا
وہ کون ہے یا اوسکا نہین نام ہی آتا

جب کرتے ہین فریاد وہ کہتے ہین ہمکو
کچھ اسکے سوا اور نہین کام ہی آتا

کس روز ترا ذکر رخ و زلف زبان پر
سو بار نہین صبح سی تا شام ہے آتا

مرغان چمن کرتی ہو کیا جیسے دیکھو
وہ وحش پہ صیاد لیے دام ہی آتا

کیون شرم سی گڑ جاہی نہ شمشاد زمین مین
گلشن مین وہ سرو سمن اندام ہی آتا

تر دامنی اوسکی ہی کہ کعبے مین بھی جو رند
ترمو سے کہی جامۂ احرام ہے آتا

غش کھاکے گرے ہی وہین مہتاب مین جب
جب رات کو وہ ماہ لب بام ہی آتا

جو حق کہی ہم کیون نہ ظفر اوسکے ہون قائل
ناحق ہمین دنیا نہین الزام ہی آتا

ہم رو دیے ایسا تو نے جو ہمکو رلا دیا
پانی مین اک دکھائی فلک بلبلا دیا

اوس شعلہ خو سی بزم جہان مین لگا کے لو
مانند شمع آپ کو ہمنے کھلا دیا

ہے خاک راہ یار کی چٹکی بھی کیمیا
یہ عشق نے بتا ہمین اک چٹکلا دیا

ایسا نہو کہ غیر پہ کھلجا ہی مدعا
قاصد نے میرے خط اوسی جاکر کھلا دیا

سب یار کوچ کر گئے میری کھلی نہ آنکھ
غفلت نے کیا کہون مجھے کیسا سولا دیا

تمنے کیا نہ یاد کبھی بھول کر ہمین
ہمنے تمھاری یاد مین سب کچھ بھلا دیا

[illegible]

[illegible]

جلا دیگا جہانکو دیکھ لینا یہ دل سوزاں
جو نالا اسنے اور آہ آتشبار پر کھینچا

خط رخسار کو تیری جو دیکھا ای گلستاں رو
قلم سب نقشنویسوں نے خط گلزار پر کھینچا

ہوتی کچھ تو دل بسمل کی اپنی صورت تسکین
تری تصویر کو جب سینہ افگار پر کھینچا

دل زخمی سے اپنے ناوک دلدوز کو اسکی
اگرچہ کھینچنا تھا ای ظفر دشوار پر کھینچا

لب نازک پہ نہیں رنگ مسی کا اودا
صدمۂ بوسہ سے لب ہو گیا تیرا اودا

رخ خورشید پہ ہے ابر بہاراں سے نقاب
یار کے چہرۂ روشن پہ دوپٹا اودا

آب گریہ سے نہیں ہے یہ فلک نیلی فام
نیلوفر کا سا کوئی پھول ہے اودا اودا

سیہ پر آلودہ ہوئے اشک نے خط جدول
صفحۂ روے کتابی پہ ہے کھینچا اودا

ہے نہاں پردۂ ظلمات میں صاف آب بقا
بر میں اوس جان جہاں کے نہیں جوڑا اودا

لکھتا شنگرف سے شبخون کا انشاہ میرے
ہاتھ کاغذ مری قاتل کے نہ آیا اودا

ہے فلک ظفر اس دود جگر سے میری
طرفہ جام زر خورشید پہ مینا اودا

سرد مہری سے تری دل ہوا ایسا ٹھنڈا
کہ پسینا بھی ہمیں سر پر آیا ٹھنڈا

تپش دل نہو کم گرچہ مرے سینے پر
رکھے صندل میں لوئی رنگ کے کپڑا ٹھنڈا

غم کی کھانے سے یہ گرمی ہے کہ جی چاہے ہے
پانی اسوقت پلا دے کوئی ٹھنڈا ٹھنڈا

بیٹھے ہو کیونکہ نہ مے خوارہ ہوا خوری کو
جائیں صحرا میں کہ ہے وقت سحر کا ٹھنڈا

[illegible]

دکھاتا ہو لب خشک اپنے پہ زخم جگر میرا ‏— ستمگر تو ذرا آب دم خنجر نہیں دیتا

ابھی آتا ہوں اوٹھ کر پاس تیرے پھر کر دن آتا ہے ‏— مرا قاتل مجھے پیارے پری پیکر نہیں دیتا

پھرا ہی باغ پھولوں سے بھرے تیرے ہیں بات نامے ‏— مجھے بھر بھر کے ساقی کیوں ساغر نہیں دیتا

جواب صاف تو دیدی وہ تو خط تیرا قاصد کو ‏— جواب خط نہیں دیتا بلا سے گر نہیں دیتا

برا میں کس لئیے لیتا ہوں ساری رات بستر ‏— ذرا آرام سے سونے دل مضطر نہیں دیتا

ظفر اوس سے بھی اوسکو رو رو دینے دو ‏— اگر چھپاتی ہیں سب وہ پیکر نہیں دیتا

بلا سے گر جدا بیٹھا جو پہونچا کی جا بیٹھا ‏— مراد ان نامہ میرا نامہ بر پہونچا کی جا بیٹھا

مجھے حیرت ہے دل کیونکر تیرے گوشہ میں جا بیٹھا ‏— ہم اخلاص مجھ سے عشوہ گر پہونچا کی جا بیٹھا

خدنگ ناز سے ناوک فگن تیر تو چھٹتے ہی ‏— مری دل میں ہی جا کو ظفر پہونچا کی جا بیٹھا

رفاقت تونے کی دل کی مگر کچھ رہنمائی کی ‏— الگ مجھ سے مجھے وہ اوسکے گھر پہونچا کی جا بیٹھا

نہ پہونچا بام جانان تک اگرچہ شاخ سدرہ ‏— دل مضطر ہم کہ بال پہونچکے جا بیٹھا

ہوا حاصل مجھے کیا تو کنارہ غیر سے ظالم ‏— کنارے گور کے مجھکو اگر پہونچا کی جا بیٹھا

گیا تھا اولکو کیا پہونچنے اپنے کو کی لیکن ‏— کہیں تو آپ ہی اوسکو ظفر پہونچے کیا بیٹھا

مقابل جب تیرے آئینہ نشانہ روبرو ہوگا ‏— تو حیران و پریشان اک زمانہ روبرو ہوگا

نگاہ دیدہ کمان تیر نگہ دل ہم سے نشانے ‏— نشانہ تیر لگیگا جب نشانہ روبرو ہوگا

بہہ کے گا ہار دل کیونکر دام سلف میں کافر ‏— نہ در گوش ہے گر آب وہ دانہ روبرو ہوگا

نہ اوسکو نیند آئیگی نہ اونکے ہمنشینوں کو ‏— بیان کر عشق کا میر فسانہ روبرو ہوگا

[illegible]

[illegible]

ملا یا دل سے یا دل کیا گرچہ دیکھا ہی سائے — یہ پیل مست پیل مست سے جھنکار کر چھٹا
تری دامن سے جھٹکے مری ہار سر تربت — نہ تھی جھاڑا نے دیکھ دامن جھڑک کر چھٹا

ظفر نے آستان چھوڑا نہ اے بے پردہ نشین تیرا
رہا در سے ترے دربان وہ ظفر کار کر چھٹا

نہ تحقیق ایک مرگ عاشق دلگیر کا دن تھا — کوئی تبلاتا جمعرات کوئی پیر کا دن تھا
ہوا سے اٹھتے تھی تو یہ مینا ہی حباب آسا — یہ روز ابر بھی ساقی عجب تاثیر کا دن تھا
بہت تھا نار ہمکو آج اپنی سخت جانی پر — میان یہ امتحان برش شمشیر کا دن تھا
ہوا جس روز یہ مفتون تھا اس چشم فتنہ گر — وہی دن اس دل شیدا کی تدبیر کا دن تھا
فقط کیا زلف تھی اسکی اندھیری رات تمام — رخ روشن بھی تو اوس عالم تصویر کا دن تھا
پہونچا چاہی تھا جلد تجکو جان بلب تھا مین — نہیں یہ آج ای عیسی نفس تاخیر کا دن تھا

کہا جو چاہا اوسنے اور کچھ منہ سے بولے ہم
ہے خاموش کیون اب ای ظفر تقریر کا دن تھا

وہ نہیں ہو مین نہ ہو وہ می پرستی مین مزا — جو نگاہ مست ساقی کی ہے مستی مین مزا
دل گرفتہ ہی بہ رنگ غنچہ رہنا خوب ہے — ہنسکے پایا گل نے کیا گلزار ہستی مین مزا
خاک اوڑاتی تھی اوڑائی ہمنے شکل گرد باد — ہے بلندی مین اوڑایا کچھ نہ پستی مین مزا
ای ستمگر ہے تو مژگان مجروحون سے پوچھ — کیا ہی زخم کاری تیغ دو دستی مین مزا
دیکھ ہے کیا ابر باران ساقیا دے بھر کے جام — مے کے پینے کا ہے اس مدہ برستی مین مزا

[illegible]

زاہدا کہتا ہی تو رشتہ تسبیح جسے
یہ بھی ہی دام فریب اور تیری فن کا تاگا

سانپ بن نیکلے مجھی کاٹتا ہی بن تیری
شب ہر اک بستر اندوہ و محن کا تاگا

مرغ دل جا کہان جبکہ پڑا گردن مین
ہمہ عشق بت صید فگن کا تاگا

کہکشان کہتے ہین جسکو وہ نظر آتا ہے
اے ظفر جامۂ گردون کہن کا تاگا

ذرا بھی تار جو ساقی شراب کا ٹوٹا
نشہ بھی ساتھ ہی رند خراب کا ٹوٹا

ہم شکست و درستی ہی قید ہستی مین
وہین نماؤ مین ساغر حباب کا ٹوٹا

ہزار ابر گہربار کا بھی زور گھٹا
نہ تار اشک سے چشم پر آب کا ٹوٹا

جو چھوٹا ہاتھ سے ساقی کے آج ساغر جم
تو مست بولے کہ جام آفتاب کا ٹوٹا

شکست دل کا لگا حال مین لکھوانے
قلم دبیر کتابت مآب کا ٹوٹا

سرود نالہ کے آگے ہی جی لشرا لیا
کہ تار نیہے تیری مطرب رباب کا ٹوٹا

نہین ہی رنگ شفق آسمان پہ پھیلا
ظفر یہ شیشہ ہی صہبای ناب کا ٹوٹا

ابرو کا تیری شب جو اوسے کچھ خیال تھا
کیا کیا فلک پہ رشک سے گھٹتا ہلال تھا

دیکھا جو ماہ کو ترے عارض کے روبرو
بے رونق اپنی آنکھون مین اوسکا جمال تھا

ملتے وہان صبا سے جو زلفون کے بال تھے
یان پیچ و تاب رشک سے جلتا وبال تھا

ہوتا نہ کیونکہ اے مہ کامل تجھے زوال
باعث تیرے زوال کا تیرا کمال تھا

آمد و رفت عدو ہے اور بھی افسوس ہے
اور رونا ہے سدا اپنا آنا جانا ہو گیا

دیکھکر وہ پنجۂ شانہ میں زلف آتا ہے رقیب
کیوں نہ اپنا ہی دل صد چاک شانا ہو گیا

آب و دانہ گر نہیں کنج قفس میں کیا ہوا
اشک و لخت دل ہی ہمکو آب و دانا ہو گیا

چومتے ہیں ہم جو آنکھوں سے صنم اپنے لیے
سنگ اسود تیرا سنگ آستانا ہو گیا

تجھ سے اسے جان جہاں کی جب سے کی ہیں دوستی
کیا کہوں دشمن مرا سارا زمانا ہو گیا

قصہ فرہاد و مجنوں سے زیادہ اے ظفر
درد عالم عشق کا اپنے فسانہ ہو گیا

ردیف بای موحدہ جلد اول

نیست از انجم شب تاب چراغان شب
مگر از خندہ نمایان شدہ دندان شب

شب ہم از کاکل شکین تو سودا دارد
کہ شد از کاہکشان چاک گریبان شب

دل بشوق رخ و زلف تو چنان گشت غریب
کہ نہ سامان سحر ماند و نہ سامان شب

زلف شبرنگ بر خسار تو ہیچ ہر روز
صبح عشاق سیہ بخت بدامان شب

صبح ہجر ستش ظفر آرزو بلبار و زنسیاہ
بود در منزل آن ماہ کہ مہمان شب

کیا ہمیں کیا نباہ کیا خوب
صد آفریں ادنکو واہ کیا خوب

آن نہ گر آن ہر وہ شب ہمکو
تا صبح دکھائی راہ کیا خوب

ہو جیسے گھر میں روز جاتے
یاں آتے ہو گاہ گاہ کیا خوب

یارب مین داغ کھاکے سراپا تمام شب
جلتا ہون مثل مجمر چراغان کیا سبب

ای چشم یہ تو چشم نہ تھی تجھسے مجھکو تو
برپا کری ہی نوح کا طوفان کیا سبب

طفل سرشکت تو تو مرا نور دیدہ ہی
مژگان کا میری چیرتی ہی دامان کیا سبب

چاہت سے تھا نہ دل تو کبھی آشنا مرا
پھر کیون ہی غرق چاہ زنخدان کیا سبب

پہلو سے جا ظفر کے نہ اوٹھکر تو میری جان
کیون بیٹھتا نہین ہی تو اک آن کیا سبب

دل تیرا کیلیے نہوا شوخ وشنگ آب
ورنہ پہاڑ سے ہوتی ہین گریہ تو سنگ آب

ردتی نہین ہی شمع مرا حال دیکھکر
آتش کا ہو گیا ہی یہ زہر نہنگ آب

خط سے نہ کم ہی کیونکہ رخ یار کی چمک
جاتی رہی ہی آئینہ کی زیر زنگ آب

یون خط سبز کے ہین تصور مین اشک سبز
کاتی ہی جسطرح کہ بدل جائے رنگ آب

عارض پہ تیری ہی عرق افشان مجھے یقین
پھرتا ہے یک ہی سر ملک فرنگ آب

مین تشنہ لب ہون جام شہادت کا میرے
آتی ہی مجکو ہیچ ہو ہمار وشنگ آب

مژگان مین لخت دل ہی کمان میں نشان
آتا ہی دیکھو بیٹھ کو بالائی گلنگ آب

تو جاہد جام حلقہ جوہر سے دے مجھے
اس اپنی آب تیغ سے امی خانہ تنگ آب

دل کی ظفر ہی بجر محبت مین زندگی
یان یعنی سچ ہی یہ کہ ہی جان ننگ آب

خال رخ سے تیر قطرہ ہین بینی کی قریب
یا وہ ٹھیرے ہین نیلم کے نگینے کی قریب

[illegible]

کیونکہ دل مسحور ہو ان اوس [illegible] کا
[illegible] مری فریاد جگر سے تھا

مجھ ہوا تھا قسمت سے یونہی [illegible]
گھر کے آرام کا اسباب گھر ہی سے تھا

نظر عالم میں جہان [illegible]
جو کہ حاضر ہیں ادھر ہیں ادھر تھا

پردہ غفلت کا پڑا دل پہ اسی سے [illegible]
وہ تو اک لحظہ نہیں چشم بشر سے غائب

[illegible] افسون کا
[illegible] نظر [illegible] تھا

گر ہو ہمسر چشم اوسکی خاک در نصیب
ساری چشموں میں اپنی کیوں نہ یا [illegible] نصیب

[illegible] وصل [illegible] نصیب
ہوں تو ہی طالع نہ [illegible]

چھوڑ کر [illegible]
ہوگا اس خار اشتیاقی [illegible] نصیب

[illegible] عشق میں تشنہ کا موقوف [illegible]
ہاتھ سے تیری جو ہوا [illegible] خنجر نصیب

جام جم کی اوسکی نظروں میں [illegible]
[illegible] چشم مست ساقی [illegible] نصیب

آپ کو سمجھا نہیں [illegible]
آج ہم بھی [illegible] ای دل مضطر نصیب

وہ رہا جب تک ہم صورت رہا حیرت زدہ
صورت آئینہ یاں جسکو ہو جوہر نصیب

خاک ہو کر بھی گئی گردش نصیبوں کی آہ
خاک کو اپنی بگولوں میں ہوا چکر نصیب

جسکی آنکھوں کو تیری خواہش دیدار [illegible]
[illegible] نصیب

مست اوٹھا آسودگان خاک کو ای [illegible]
اک ذرا [illegible] نصیب

آتے آتے اٹھ گئے میرے در سے پھر جا وہ کیوں
ای ظفر گشتہ ہو جاتے نہ میری گر نصیب

[illegible]

زیر محراب دابرو ہین وہ آنکھیں بدمست
آکے مسجد میں ہیں کیوں بیٹھے پیئے ہوا شراب

ہم ہین جوں جگر تشنہ تماشائی ہین
کو ہے ہم جو ہم صحبت اغیار شراب

فاقہ مستی کا مزہ پوچھو کوئی مفلس سے
پیتے اس لطف سے ہین کاہکو زردار شراب

مے کشی کا ہی یہی ترم محبت مین مزہ
دل عاشق ہو کباب اور لب یار شراب

دین عرق کھینچکے کتنے ہی صحت ہو دا
ہے یہ جب تک تری چشم کا بیمار شراب

[illegible]
پیر گرمی ہا نو ... گر گر نہ گنہگار شراب

[illegible]
تھا ... نقشین بھی سربار شراب

اسے ظرف ... [illegible]

ردیف بای موحدہ جلد دوم

جیسا کہ دل لگی باہم تو دونوں کی دوجانب
لگی ہے دل لگی دل میں ... دونوں کی دوجانب

نہ بولا منہ سے وہ ... [illegible]
... دونوں کی دوجانب

اٹھا تا کیوں ہے رخسار و دہن تو دونوں کو [illegible]
حفاظت کو لیے اے سیمبر دو ... دونوں کی دوجانب

مرا دل اور جگر ... شمشیر ... [illegible]
وہ بیٹھے ... گر ... دونوں کی دوجانب

نہ مرتا کوہ میں فرہاد نہ دشت میں مجنون
... دونوں کی دوجانب

وہ دیکھا آئینہ اور ہم ادہر یہ کیا تماشا ہے
... جلوہ منظور نظر دونوں کی دوجانب

نہ جاؤں بتکدہ کو برہمن نہ شیخ کعبے کو
... رہبر دونوں کی دوجانب

[illegible]

[illegible]

ہلیدون دکھاکر تم پوچھو تو ہے فریب [illegible]
جام ہو دو کے ہین کہتے ہو لو ساغر [illegible]
جان کر جا [illegible] بو سے لینے پائے
عمر کیا دیگا فریب آن کے لاحول ولا
پوچھا محرم ہین ہی کیا کہتے ہو [illegible] کیا

[illegible] دہن کو دم کو فریب
[illegible] آپ ہی جم جم کو فریب
کھا گئے شب کو ہم اوس طرہ پر خم کو فریب
بھاگے ہو شیطان [illegible] آدم کو فریب
[illegible]

[illegible] عالم [illegible]
اوسکا چلتا ہی نہین تجھ پر کسی عالم سے فریب

ردیف بای موحدہ جلد سوم

ہمارا اور عالم ہمکو اس عالم سے کیا مطلب
تماشا ہے [illegible]
جراحت مین [illegible]
عرق آلودہ عارض تیرے دیکھون [illegible]
[illegible] مین آیا

کسی سے کیا غرض ہمکو [illegible] کیا مطلب
[illegible] مطلب
[illegible] زخم عاشق کا [illegible] مرہم کیا مطلب
تجھے کیا کام گلشن سے گل شبنم سے کیا مطلب
[illegible] زلف خم در خم سے کیا مطلب

جو [illegible]
رہا [illegible] دکھ سے کیا مطلب

ردیف بای موحدہ جلد چہارم

کبھی جو [illegible] نہین جواب
[illegible] لکھتے ہین [illegible] نہین جواب

ردیف بای فارسی جلد اول

[illegible]

[illegible]

آپکی خاطر سے ہم کرتے ہیں ضبط اضطراب
دیکھکر جتنا بے کل ہو اور بیکل ہونگے آپ

گو نہ جاویگی سواری آپکی غیروں کے گھر
گھوڑی کا فدیکے بیچ میں بیٹھے تو ڈالینگے آپ

دل دیکھ کر زلف میں کوئی سلجھتا ہی ظفر
اور زیادہ دیکھیگا زیادہ جتنا سلجھینگے آپ

سب پیچ ہی اک بریشم کین آپسے آپ
سر پھرا اور گرینگا تو نہیں اپنے آپ

سب خاک ہی کوئی ہر عاشق جانباز
ورنہ کب آئی ہی لذت میں میں بیٹھے آپ

[illegible] میں
ہو گئے ہیں وہ کیوں چین پہ چین اپنے آپ

محبت [illegible]
[illegible] میں آپ ہی آپ

دیکھی گھر سے نکلنے میں جو تم نے تو یہاں
[illegible]

عشق چمکا ہی اگر داغ الم کو اپنے
ہو گئے ہر کشور دل زیر نگین اپنے آپ

کھینچیں ہم کلک تصور سے جو تیری تصویر
ہوئے جو دیکھیں وہ دیکھا چین آپ ہی آپ

گر محبت ز دیا دل کی صفائی میں اثر
پھر ہونے کا اور نہیں ہوگا نہیں آپ ہی آپ

کیسی ہی پر ظفر جب وہ کرے انتہا کرم
کام بگڑے ہی بنانے کا نہیں بنتے آپ

کیا ہو جو مجھسے کشیدہ وہ اگر آپسے آپ
کشش دل اُدھر ہی کھینچے گی اُدھر آپ ہی آپ

اور دل آزار کا کیا جانکیا ہو وقت
دل دھڑکتا ہی بڑا درد وہ پھر اپنے آپ

ہے ابھی رات کہاں جا نہ چھپا ماہ لقا
بولا وہ اٹھتا ہی نہیں مرغ سحر آپ ہی آپ

[illegible]

۹ ہمکو وہ حرف ہو گئے لکھتے تو پہروں تم دل میں سمجھتے ہو
یہ کیا کہ غیر انکو خط پہ خط ہو ہمیشہ صاحب رقم چھپا چھپ

نفس کی ہے جو کہ آمد و شد بجوز کر سیر اسکی غافل
کہ دیکھ لے ہو رہی ہے کیونکر یہ وجود و عدم چھپا چھپ

خدا بچاوے کہ ان لٹیروں کو یاد ڈھب چھپ سے کیسی بلا کی
کہ لے ہی جاتے ہیں دین و ایمان کو لوٹکر یہ صنم چھپا چھپ

رہے نصیب انکی عاشقوں سے کہ بے تامل رہ وفا میں
اودھر ادھر سر اکیلا دم میں سب کے وہ لیکے تیغ دو دم چھپا چھپ

ظفر ہزار آفرین و تحسین کہ وہ کیا خوب اس غزل میں
لکھے ہیں اشعار عاشقانہ او خامہ کے تونے قلم چھپا چھپ

ردیف یای فارسی جا چہارم

جاتی ہیں صاحب ہمکو نہ خواہندہ نہیں آپ
حضرت دل دیکھئے کیا شروع دلکا ہو نیک
ہم نہیں زندہ اگر چہ گئے ہیں نہ زندہ نہیں آپ
پستکاری محبت کی ہیں کا زندہ نہیں آپ
مطرب الکو شر مجھکو کر دو شروع
تیغ کی تشریف آ ہو نیں اگر زندہ نہیں آپ
نالہ و فریاد دلجا ہینگے ساز و نہیں آپ
ہو سرا دہر میں آ غافلو جہان طریق
جاؤ گی پھر ان جہان تھی یلی پابندہ نہیں آپ

یا مری یا نگاریت ظفر لکھتے ہو زمین
ہیں عجب مضمون رنگین کہ نگار زندہ نہیں آپ

[illegible]

نہ اگر تو دکھائیگا صورت / دیکھیو ہووگی اپنی کیا صورت

جب کتابیں تو ہیں ہو تو کیا / مر سے والیوں کی دیکھنا صورت

دیکھو یوسف [illegible] / پھری اور سب [illegible] صورت

عشق آئینہ عاشق حیران / [illegible] صورت

آئینہ خانہ زمانہ میں / سبھے پھر آگے اپنا آشنا صورت

[illegible] / دیکھیو سب ہیں آشنا صورت

اور ہی [illegible] / ہیں جو [illegible] صورت

[illegible] دکھلا دے کوئی [illegible]

مست سب جان [illegible] / سو جبتی [illegible] ہے محبت [illegible] کی بات

واہ ہے دیکھیو دیا قتل کرو جیسے [illegible] / [illegible] کی بات

[illegible] / [illegible] کی بات

[illegible] ہوا ہے اپنو / [illegible] کی بات

پیارا پیار ترا جیسا کہ ہے انداز کلام / [illegible] کی بات

[illegible] / [illegible] نہیں یہ تو ہی [illegible] کی بات

دولت حسن کا ہے جب سے ظفر اوسکو غرور / خالی از عشوہ نہیں کچھ [illegible] کی بات

[illegible]

[illegible]

خلق سے دمین اثر کیون نہ کرے تیرا سخن
سچ ہے واللہ لطف سے تری تاثیر کی رات

ردیف تائی فوقانی جلد دوم

خواہ ہو وہ جبھی کی اور خواہ ہو انوار کی رات
کہیے مشکل سے تری ظالم [illegible] کی رات

نہ دیا سوز خلش نے تری مژگان کی مجھے
[illegible]

مار ڈالا شکو نگاہ جو یا سوز تھا مری آنکھوں نے
ہر قدم ایک کروٹ تھی [illegible] کی رات

کس مصیبت سے بسر ہوتی ہے تجھ سے پوچھو
حشر کا دن ہے نہیں فرقت [illegible] کی رات

سمجھے کہاں خواب کہ وہ خواب میں دیکھی تجھکو
گئی آنکھوں میں ہے حسرت کشتہ [illegible] کی رات

گذری اس طرح سے غفلت میں جوانی اپنی
جیسے مستی میں گذر جائے [illegible] کی رات

وہ وحشی ناوک ہو گرد اگرد کھلاسے
اے لطف تاب زرا سے وہ رخسار کی رات

بسنر طبع جو ہو میری اک جہان کو بات
پھر بھلا وہ کبھی اوس شوخ نے کہا نکو بات

[illegible] کان [illegible] تیری کان
کہے ہی کیا وہ جدا جانے لگے کہا نکو بات

دکھاتی ہے مجھے اپنی تو جدائی سے
[illegible]

کہا یہ لیلی محمل نشین نے مجنون سے
کہ راز کی نہ معلوم سارا نکو بات

[illegible] اوس نے خبر شام
یہی اک آتی ہے اوس شوخ بدگمان کو بات

کہ [illegible] عاشق کو بھول جاتا ہے
وہ دیکھتے ہی تمہاری ادا و آنکو بات

[illegible]

[illegible]

ذرہ و نزاکت تری نسبت اوسکی نہیں ... شگل
عشق اوس آہو نگہ کا تو وحشی ... استقدر
اوس غزالہ سے کو دشمن عالم نہیں کیونکر کہوں
کان کے بالے کو موتی اوسکو بالون ...

کو دہان غنچہ میں ہوں گو ہر شبنم کے ذات
مارو گر منہہ پر طمانچہ بھر ... شبنم کی ذات
پستانی یہ ہمیشہ ... اک عالم کے ذات
ہین یہ اوس رسیادہ ... خم در خم گر ذات

سامنے آ کر مرے گر عشق کے میدان بیچ
کیجے گر دون ... مین اب ظفر رستم کے ذات

ردیف تاے فوقانی جلد چہارم

جواب دو کبھو ... کی بات
کرین جو ہم تری دوری مین نالہ و فریاد
سنین نہ کان ملامت اگر کہین کچھ ہم
کر دو ہی کہ جو کرنا ہو آپکو منظور
کلام اشرف و ارذل مین فرق ... گئے
مجھے ہو گر کہین ایسا نہو دل ...

... نصیب کی بات
یہ شور ... کی بات
لگا کے کان ہمیشہ سنے رقیب کی بات
مگر سنا تو کرو تم کسی غریب کی بات
صدا کے زاغ میں آواز عندلیب کی بات
عدو کے سامنے کہ بیٹھے کچھ حبیب کی بات

ظفر نبات سے شیرین ترا فرش پائی
جو تلخ بیچ سمجھتے تھے ہم حبیب کی بات

گو نظر بازی مین ... دیکھے
ہمرہ واغ دل ... نگی ...

... دیکھ کر ... عیب میں کچھ
... ہون ... دیکھ ...

[illegible]

تیری گلی کی خاک تری خاکسار کو
ہو کاش بعد مرگ بجای عبیر دوست

کیونکر نہ میرے قتل کا دن تجکو ہو شہود
دشمن جو میرے ہین وہ ہین تیرے بیشتر دوست

دشمن ہی کیا ہین چشم حقارت سے دیکھتے
رکھتا ظفر نظر مین ہی ہمکو حقیر دوست

وہ تجھے حق نے دی صنم صورت
ہے نہین کوئی تیرا ہم صورت

ہم تو تر سین جمال کو تیرے
دیکھے آئینہ دم بدم صورت

نہین باقی ہی تیری صورتکو
بولے اللہ کی قسم صورت

چڑھتا ہے مہر کا تپ لرزہ
دیکھکر تیری صبحدم صورت

زندگان عدم کی پھرتی ہے
اپنی آنکھون مین وہ مبدم صورت

ہو گئے ہین مریض غم یار
دیکھکر چاند سی وہ ہم صورت

ہاتھ مانی نے اپنے چوم لیے
کھینچکر تیری اک قلم صورت

دشت گردی مین بھی ظفر اپنے
روبرو ہے وہ ہر قدم صورت

بنا جو تجھسے نہ اپنا کار دست بدست
کر رکھکے بیٹھ نہ غفلت شعار دست بدست

کہان نصیب کہ گلگشت صحن گلشن مین
ہمارا تیر جو ہو گا غدار دست بدست

بدست پیک صبا گر بدست قاصد اشک
پہونچتی سب سے خبر تا بیار دست بدست

ہمین تھے دشت مین مجنون سے سو قدم آگے
کہ بھاگ گیا مارے ہم لاکھ بار دست بدست

ردیف تای ہندی جلد اول

ردیف تای ہندی جلد دوم

جرعۂ مے کا تو زاہد کو گمان ہے حوصلہ
مست ہو جاوے اگر پیوے ذرا ساغر کو چاٹ

کام کے آذیئہ لعلین یہ کب ہے زلف ما
سانپ پتھر چاٹتا ہے لیتا ہے پتھر کو چاٹ

دے اگر اکسیر بھی کوئی تو وہ کھاتا ہے کب
جسنے اکبار ہی لیا ہے تیری خاک در کو چاٹ

دل میں کیا چھوڑیگا غم ہی یہانتک لگ گیا
یہ چھوڑا نا دیکھا جائیگا تو سارے گھر کو چاٹ

وصف چکا بوسہ لب شیریں کا وہ کیا ظفر
ہونٹھ اپنے کرکے یاد اوس لعل جان پرور کو چاٹ

ردیف تاے ہندی جلد چہارم

ساتھ غیر کے پیے تو بادۂ عشرت کا گھونٹ
اور ہم تجھ بن پیئیں خوناب حسرت کا گھونٹ

تلخ باتیں سنکر تیری منہ سے جیا ہیں ہم
اسطرح جیا ہے شکر لب جسطرح شربت کا گھونٹ

منہ میں زاہد کے ابھی بھر آیا پانی گر کہیں
ہیں شراب عشق کے کیا واہ کیفیت کا گھونٹ

اے گریباں دیکھ پیکر اوڑا دیگا ترے
تو گلے کو اپنا اب جوش وحشت کا گھونٹ

پینکے قلیان بنا ہر دم غیر کو اوسنے دیا
میرے آیا تو کوئی بعد مدت کا گھونٹ

اب بھیوان کی بھی بہتر سے بیمار کو
اے ستمگر تیری زہراب غم الفت کا گھونٹ

جام کو اور ونکو ساقی دے ہے بھر کر سبو
اے ظفر اپنے نہیں تو وہ بھی قسمت کا گھونٹ

ہے عجب اوس بوسہ لعل لب شیریں کی چاٹ
پر کہاں قسمت میں ہے اس عاشق غمگین کی چاٹ

آب زمزم کو کبھی بھاوے نہ ہرگز منہ لگا
ہے جو خاک کربلا اوس بہشت ہدیں کی چاٹ

ردیف ثای مثلثہ

[illegible]

وہی پیش آئیگا لکھا ہے جو پیشانی میں
نامہ کرتے ہو ظفر تم او سے تحریر عبث

ردیف ثای مثلثہ جلد دوم

کہتا ناصح سے کہ پھر جا نہ یہاں آ کے عبث
میں سمجھنے کا نہیں مجھکو سمجھاؤ عبث

نہیں امید کہ تو خاک پہ بھی آ کے کبھی
کیوں کوئی تیرے لیے خاک میں ملجاوے عبث

کیا نہ تھا پیچ قرگان مرا سلجھانے کو
ہو گئے زلف آپ نے تا فی سے جو سلجھاوے عبث

دل سے کہدو وہی ہووئیگا جو ہونا ہوگا
ہوگا گھبرانے سے اتنا نہ گھبراؤ عبث

دل نے چھیڑا انکو اسے شوق سے مارا بازی
زلف کا تری پر پیچ نہ بل کھاؤ عبث

اے کماندار ذرا مڑ کے نہ دیکھا تو نے
دیر تک صید محبت ترے تڑپا عبث

جاتے ہو کہ وہ مجھسے ہے کشیدہ خاطر
ہمنشینوں اسے تم کھینچکے یاں لاؤ عبث

غیر کا سر ترے زانو پہ ہیگا یونہیں
سر کوئی سنگ سے ٹکرائے تو ٹکراؤ عبث

نہ کیا کام کچھ ایسا جو وہاں کام آتا
کھوئی یاں عمر ظفر یونہیں ہی ہیہات عبث

ہیں یہاں رنج کے آثار خوشی کی باعث
اشک آنکھوں سے ٹپکتے ہیں ہنسی کے باعث

عجب آیا ہمیں عالم نظر اللہ اللہ
دیکھیں دانتوں میں چھپی جو ہنسی کے باعث

ہول دل مجھکو مجھے خواہ تپ و خفقان
ہے یہ جو کچھ سو تمہاری خفگی کے باعث

تیر نظروں سے نہ رکھا آب دم تیغ نے
خشک لب جاتے ہیں تشنہ لبی کے باعث

ردیف جیم تازی جلد اول

[illegible]

ردیف جیم تازی جلد دوم

[illegible]

سن تو لیتے ہیں مرا حال جو کچھ کہتا ہوں
اوسکا پرہیز مری جانب ہے ہر چند مزاج

آگیا چشم کی بیمار کا دم آنکھوں میں
تو نے پوچھا نہ کبھی کیسی ہے کسلمند مزاج

ہوں وہ دیوانہ کہ مجنوں بھی ادب سے ہیں
پوچھتا مجھسے ہے نیکمرا فرزند مزاج

بوسہ ہا لب شیریں کی جسے چاٹ لگی
اوسکا مائل نہو کیسے شکر قند مزاج

تیری آزردگی ہوتی خوش نہ طبیعت نہ طبع
بلکہ رنجیدہ ہوا سینکے تری نید مزاج

اے ظفر جسنے کیا قطع تعلق سب سے
چاہتا اوسکا کسی سے نہیں پیوند مزاج

میں کیا کہوں اوس بت کی جدائی کا غم و رنج
ہے سہیے لیے ساری خدائی کا غم و رنج

چھوٹا بھی قفس سے تو کہاں طاقت پرواز
ہے مجکو بڑا اپنی رہائی کا غم و رنج

پوچھے کوئی غم کھانے کی عاشق سے حلاوت
رکھتا ہے مزا کیا یہ مٹھائی کا غم و رنج

گر روٹھتے ہیں گاہ منا لیتے ہیں آپ ہی
نے صلح کی شادی نہ لڑائی کا غم و رنج

اوس در پہ نہیں مجکو رسائی تو بلا سے
لیکن ہے رقیبوں کی رسائی کا غم و رنج

کیوں آنکھ دکھاتا ہے ترا حلقۂ گیسو
ہے دلکو اسی چشم نمائی کا غم و رنج

ہر دم ظفر اک تیغ الم کھینچے ہے دل پر
کیا ہاتھ لگاتے ہیں صفائی کا غم و رنج

ردیف جیم تازی جلد چہارم

اے دل وہاں او کسی مہ پر کو بھیج
بھیجے اگر تو قاصد بخت جگر کو بھیج

ردیف جیم فارسی جلد اول

سب کار جہاں ہیچ ہے سب کار جہاں ہیچ
اب ہیچ ہے امید کہ ہے بیم اں ہیچ

کاروان عمر ما هردم روان
لیک گرد کاروان هیچ است هیچ

سبب جماعت دولت دنیا و دین
در نگاه عاشقان هیچست و هیچ

از برای هیچ هیچ ای دل مپیچ
کین خیال این و آن هیچست هیچ

گر ببیند جلوهٔ حسنش ظفر
این تماشای جهان هیچست هیچ

دل مرا الجھا ہوا ہی یار زلفوں کی پیچ
کیا تماشا ہے کہ اک کاکل جو ڈالا تو نکلی پیچ

چشم بلبل دیکھ جسکو بالکل حیرت ہوئی
پیچ چلی ہے گل نیچی ہین سینے پر ردا کی پیچ

جسطرح آتی نظر گرداب میں بھی ہین حباب
یوں دکھائی دیتی ہین تنکی تہ بہ تہ بوندکی پیچ

روبرو ہوتے ہی ہم نکلے ہیں پیچ صنوبر کا
کیا قیامت شور ہی یار کی کمر نازک پیچ

یان تلک صحرانوردی میں کئی ہیں قیس بھی
ہین غلیظ سیکڑوں تن کی مری چھاتی کے پیچ

جی چھپاتے ہین سدا شعلہ رخان ہر یک کا
بیٹھے ست ناتوان آتشکی ہوتا ہو نکو پیچ

دیکھ سیل اشک کو نظر زمین میں ہم نے کہا
کس طرح سے دیکھ آیا آپ نالون کی پیچ

کب تلک آتی ہے میری جیب کیسی الٰہی آہ گرم
دیر تلک ہی رہی سوزش سے سینہ تنا تو نکلی پیچ

آپکا چوری سی چھپانا کھل گیا شاید ظفر
آج چرچا ہو رہا تھا اونکی گھروالونکی بیچ

اڑ گیا گل کا جو لیوے رنگ گلشن کی بیچ
او صبا کیا خبر آئی ہی مری کان بیچ

دم بہ دم میرے کہ نہیں جان نہیں جانے کی بیچ
زلف کیا کنگھی سے چھپا کے زہر کا گنج

ردیف جیم فارسی جلد دوم

ردیف جیم فارسی جلد سوم

گل جو پہنچا نہیں جامہ میں سماتو ہی صبا | آ گیا باغ میں وہ غیرت گلشن پیچ مچ
ابھی مر جاؤں اگر جاؤ تقصیر کروہ سچ | آ گیا گور پہ میری بس مردن سچ مچ
یوں ہلی زلف ہوا کہ ڈرا میرا دل مینا | کاٹ کھائیگی ابھی او ڈسکے ناگن سچ مچ
جب مسی آلودہ نمکین لب نازک ا بیکا | برگ گل بنگئے برگ گل سوسن سچ مچ

[illegible] تا گلی میں ہی ظفر
[illegible] اوس [illegible] سچ مچ

بگھریں جو کا [illegible] پہر تن چار پانچ | بجھیر گئے برس وہ گذر تین چار پانچ
جیسا کہ آسمان پہ ہو [illegible] | [illegible] داغ جگر تین چار پانچ
ہیں ہم [illegible] لیکن ہم [illegible] | [illegible] اور ہنر تین چار پانچ
ارواح تین خلط ہیں چار اور حواس [illegible] | ہیں بیٹھے رفیق بشر تین چار پانچ
ہیں دوست گر بہت سے اپنے ایک دو | اور ہم سے کم عدو ہیں اگر تین چار پانچ
رہتے ہیں روز کوچے میں قاتل کے زخمی | دو تین چار لاشے تو مرتین چار پانچ
خالی نہیں ہے عیب و ہنر سے کوئی بشر | لیکن ہزار عیب ہنر تین چار پانچ

بارہ امام ہی سے ہی اسلام کو قیام
ہیں یہ ستون اوس کے ظفر تین چار پانچ

ردیف جیم فارسی جلد چہارم

دل ہوا تاوک قاتل کا نشانا سچ مچ | آ گیا تمکو تو ہاں تیر لگانا سچ مچ

باغ مین جلوہ تمھارے دیکھ خط سبز کا
اسنے مل یہ سمجھا ان کہو زہر کھایا کس طرح

محو نظارہ رہیگا اپنی صورت کا ذرا آپ
آئینہ یاد وہ اوسکو تمنے دکھایا کس طرح

بہجہ تر مژگان سے کب رکھتا تھا یاد دل
آغوش میں ہر پہ طوفان کا یا کس طرح

ہوگیا ہے سب یہ سینہ مرا آتشکدہ
سوز الفت نے مری دلکو جلایا کس طرح

چاہ مین اوس یوسف ثانی کی یاد کیا
ہائے کھینچے مجھ دل نے ڈبویا کس طرح

ہم نہ کہتے تھے ظفر دل مت لگا ہر ایک سے
دیکھو اوسکا مزہ آخر کو پایا کس طرح

ہم مانتے ہین کب کسی غمخوار کی صلاح
اپنی وہی صلاح کہ جو یار کی صلاح

ادس بیوفا کی ہو نسکی ترک دوستی
یہ ہنسنے اور دل ہی دلی کی یار کی صلاح

مرجائے نہ ہو جسے منت کش مسیح
اب تو یہی ہے اب تیرے بیمار کی صلاح

کاکل میں دل پھنسے گرفتار زلف
فرمائیے جو ہمین ہے سرکار کی صلاح

انکار وصل کیونکہ نہو پیر اسشورہ
سے اونسے جو وین کبھی اقرار کی صلاح

ٹھہری تھی اونکے آنیکی پھر آج اسطرف
لیکن نہ ٹھہری اونکی طرفدار کی صلاح

کہنے پہ شیخ پیر خرابات کے عمل
لیجے نہ زاہدان ریا کار کی صلاح

برگشتہ بخت وہ ہون کہ پھر جو ن کے کمین
پھر جائے لیتے لیتے خریدار کی صلاح

کیا ذکر اونسے منہ سے نکالین جو ایک بات
جبتک کرا ہی ظفر منہ در دو چار کی صلاح

ردیف حاء حطیہ

۱۶۱

ہوا سشیفتہ کوئی کسی پہ تو کیا ہوی باہم اگر ای ہو شعربا
کبھی عجز و نیاز او ر ناز و ادا نہ ہماری طرح نہ تمھاری طرح

کہا کہیں بہت ظفریہ سخن کہ ہے سچ تو یہی ای مشفق من
کبھی وقت جنون مین خراب ہوا نہ ہماری طرح تمھاری طرح

دل ہی مکدر اونکا صفائی ہو کس طرح
تجنت اسنے نارسا ہین رسائی ہو کسطرح

دام بلا ہی زلف مین کچہ بےفرسی دل
ہا کر پھنسا ہی دیکھین رہائی ہو کس طرح

حسن بتان مین ہووے نہ قدر نگار کو
معلوم پھر خدا کی خدائی کس طرح

جان دادہ کے وصال نہو جو بیلات نصیب
جان بر مریض درد جدائی ہو کسطرح

آنکھین لڑائی مین پھیر لو وہ پھیر سامنے
پھر تنہا و شہر ہو رہی لڑائی ہو کسطرح

قاتل بغیر ناخن شمشیر کے ترے
اس عقدت جان کی عقدہ کشائی ہو کسطرح

چہلو بھلا خدا نے نبایا ہوا ای ظفر
پھر کیسے اون بھلون سے برائی ہو کسطرح

سوز غم سے مجھے پڑا سکے تمام بیطرح
لائی گرمی محبت کے حرارے بی طرح

چل نہ جای بزم مین ملا دیکھ کر اپنی
کرتا ہی آہ وہ تو اپنے اشارہ ہر کی طرح

جنبش گیسو کہدو دل ہی ناوک ان
کو دیتی اس شامت کے مار کو نہ مار ہر کی طرح

جی ڈرے کیونکہ نہ میرا ای شب تار فراق
آنکھین کھلا نہ لگے مجکو ستارے بیطرح

پارہ پارہ کرکے چھوڑیگا کنان کسطرح
دل کے درد مین مرنا پارہ پارہ کی طرح

دیکھا جب گردش کو تیری چشم کی ای فتنہ گر
ہمنے جانا گردش تقدیر کو اچھی طرح

اپنی کیا اچھی عمارت پر ہو نازان غافلو
دیکھ لو اگلوں کی یاں تعمیر کو اچھی طرح

کاتب قدرت نے گرد اوس مصحف رخ کے لکھا
کیا ہی خط خوب سے تفسیر کو اچھی طرح

دل سے گھر اچھا نہیں ہے کوئی اے ناوک فگن
بیٹھنے دے اسمیں اپنے تیر کو اچھی طرح

ہو رہینگے خار بھی ناخن کی اب جنون
پاؤں ٹوٹے پڑے دے مرے زنجیر کو اچھی طرح

جو تجھے منظور ہے کرنا وہی پیارا کیا
سن تو سے ظالم مری تقریر کو اچھی طرح

دے سکے دل اوس سنگدل کو کرچکے ہم امتحان
بے ظفر اس آہ بے تاثیر کو اچھی طرح

ردیف حاء مہملہ جلد چہارم

ہے سوز غم سے یہ دل بیتاب کی طرح
آتش پہ بیقرار ہو سیماب کی طرح

گیسوے عنبرین ہے وہ رخسار تابناک
خورشید زیر ابر ہے مہتاب کیطرح

سنبل ہے زلف قد ہے ترا سرو کی روش
گلبرگ لب ہیں رنگ گل شاداب کیطرح

رنگین طبیعت اوسکی ہے اللہ کسقدر
ہر رنگ میں سنبھلتی ہے وہ آب کی طرح

گویا ہے ایک درج یاقوت وہ دہن
دندان ہیں اوسمیں گوہر خوشاب کیطرح

آنکھوں کے عکس سے ہیں نظر میں چھپے ہوئے
آئینہ اوسکے آگے ہے تالاب کی طرح

غفلت ہے تم ہماری نہ جاؤ کہ غافلو
دنیا کو ہم ہیں دیکھتے ہیں خواب کی طرح

ہے خاک و اشک خون سے قبای برہنگی
تن پر لباس اطلس و کمخواب کی طرح

اگر اشارہ ہو اوس ابروکا تو پھر
تیغ ماہ نو کو یوں ہر ماہ کیوں چمکائے چرخ

جو طمع سے ہاتھ کھینچے وہ ہی تیرے ہاتھ سے
پانوں اپنے بستر آرام پر پھیلائے چرخ

چرخ کی پھر کیوں نہ ڈرتے ہے یہ اپنے مہر کو
تو جو آوے میرے گھر ایسا تو پھر جائے چرخ

ہے فرا برسات کا تجھسے وگرنہ ساقیا
تا بارش سے ہو بہتر یہ اگر برسائے چرخ

چرخ ساغر میں بھری کسکی مے گلرنگ عشق
ہوگیا زہراب غم سے سبزہ مینائے چرخ

جب ملک تجکو نہ دیکھیں دیکھیے اب کیا نہیں
آنکھیں دکھلائیں ستارے آئینہ دکھلائے چرخ

آنکھ اوس خورشید وش کی پھر نہ جاوے اے ظفر
اسکی کچھ پروا نہیں پھرتا ہے گر پھر جائے چرخ

جب سے ہے تجھ بن مجھے خواب و خور و آرام تلخ
زندگی کیونکر نہو پھر اے بت خودکام تلخ

اس شکر لب کی زبانی لگتا ہے شیریں مجھے
ورنہ لگتا ہے ہر اک انسان کو دشنام تلخ

خون دل جو تلخکامی سے پیا ہے میں مدام
ساقیا ایسی کہاں ہوگی مے گلفام تلخ

زہر چشم یار کا کشتہ ہوں میں اے ہمدمو
نخل تربت میں لگیں میرے نہ کیوں بادام تلخ

حرف جانیکا زبان پر لانا اے جانان مرے
ہے وہ میرے حق میں جیسے موت کا پیغام تلخ

حرف میری تلخکامی کا جو لیوے ایکبار
صبح سے اوسکی زبان ہووے ظفر تا شام تلخ

ردیف خاء معجمہ جلد دوم

عجب طرح کا ہے دن رات آسمان کو چرخ
ہمیشہ چرخ میں ہے اسکے اک جہان کو چرخ

ردیف خاء معجمہ جلد چہارم

[illegible marginal text]

تسخیر کرنے کشور دل گر ستم خوبی
کچھ لکھنی ظفر تسخیر کی تاریخ

خون دل سے میرے لکھو اوسکو خط میں حرف سرخ — رنگ ہی ای کاتب اوسکا یار شنگرف سرخ
ہو صدا گل کا کہان جو نالۂ بلبل سنے — کرتا ہی عشق سے ہوش بہلی ہی یہ کم ظرف سرخ
مانگ گرمی میں جو پانی مہر رخ تشنگی — اوسکو عکس سے زرد گلگون ہو آب برف سرخ
گر نہیں ہی سر تیغ اون سکو کسی بے جرم کا — پھر کلاہ قاتل سفاک کی کیون طرف سرخ
اشک خون سے پاس نہ ہی زرد سرخ و سپید — گر سفید طرف ہم کرتی ہین ہی صرف سرخ
ٹپکے اشک سرخ کا قطرہ جو میری چشم سی — ای ظفر ہو جائیگا اک دم آب رند سرخ

ردیف دال مہملہ جلد اول

قدر ای عشق رہیگی تیری گیا میرے بعد — کہ نہ تجھے کون نہیں پوچھنے کا میر بعد
زخم پر دل سے گوارا ہی مجھے گو یہ کہ نمک — کون چکھے گا محبت کا مزا میرے بعد
در جانان سے میری خاک ذرا کرنا بر باد — دیکھ جانا نہ ادھر بعد صبا میرے بعد
خار صحرا کے جنون یوں نہیں اگر تیز رہے — کوئی آئیگا نہیں آبلہ پا میرے بعد
میرے دم تک ہی ترا ای دل بیمار علاج — کوئی لینے کا نہیں نام دوا میرے بعد
اوس ستمگر نے مجھے جرم وفا پر مارا — کوئی لینے کا نہیں نام وفا میرے بعد

اے ظفر کیونکہ محبت کو نہو غم تیرا
کوئی غمخوار محبت نہوا میرے بعد

[illegible marginal text]

وہ مری گردش طالع ہے کہ جیسے آگے
ہو گیا کاسۂ گردش وہ بھی چاک پہ گرد

دل پہ آبلہ سے گر ہو مقابل تو صبا
جھاڑ دے ہی خوشۂ انگور سے بن تاک پہ گرد

صرصر حرص و ہوا سے ہے مکدر عالم
اے ظفر سب کے پڑی ہے رخ ادراک پہ گرد

ردیف دال مہملہ جلد دوم

کیا دہن میں ہیں دندان ترے ای لعل لب سفید
در رخ یاقوت میں موتی ہیں یکساں سب سفید

دیکھو دو ہو نہیں پسینے کی تری ہو رخسار پر
جیسے دیکھو ہوں ہے گل پر قطرۂ باران سفید

تیرہ بختوں کے لیے ہے صاف تیغ آبدار
سر کے بالوں میں تری ہو مانگ تو جاناں سفید

جوش گریہ سے یہ عالم ہے کہ ہیں آنسو کی بوند
ہے کبھی منہ احمر کبھی ہیں سبز مژگاں سفید

دوست جیسا دشمن ہے ہوا اور آشنا نا آشنا
ہو گیا ہو جہان کا جیسے جاناں ہاں سفید

اک غضب بجلی سی چمکی شب ہے ہنس کر
دیکھتی ہی ہو گیا ہو وہی مہ تاباں سفید

چاہیے دل ہو فقیری اسپہ کیا موقوف ہے
اے ظفر رنگین ہو یا ہو جامۂ انسان سفید

ردیف دال مہملہ جلد چہارم

یار سی عیار کی ہو گر جہ یاری سی بعید
یہ نہیں ہے مہربان عادت تمہاری سے بعید

کیا کرے گر شمع سے جان تن پروانہ قدر ہے
اس جگہ سے ہے تامل جان نثاری سے بعید

کشتی نہ چرخ گر ہو غرق طوفان بلا
کیا ہے میری چشم تر کی اشکباری سے بعید

تیر نگاہ سے مجھ زخمی تو کر چلے
پھر کھینچتے ہو تیغ میان یک نشد دو شد

جل ہی رہا تھا آتش اندوہ غم مین دل
اور شعلہ لگا جگر سے دھوان یک نشد دو شد

بیٹھے تھے خانقاہ مین ہم سب کے پارسا
پھر یاد آیا دیر مغان یک نشد دو شد

کی دوستی جو اوس بت کافر سے اے ظفر
دشمن ہوا ہے اپنا جہان یک نشد دو شد

ردیف ذال معجمہ جلد اول

کیونکہ خسرو کو لگین اوسکی نہ دشنام لذیذ
جسکا شیرین ہو دلا نام خدا نام لذیذ

تشنہ لب جو کہ شہادت کے ہین اونکی قاتل
کیون نہ شربت سے ہو وے ہم صمصام لذیذ

یہ مزا قند و شکر مین بھی نہین ہے ہرگز
لب شیرین سے ترے جیسے ہین دلارام لذیذ

یاد چشم بت بدمست مین ہمکو ساقی
وقت مے نوشی کے کیا لگتے ہین یہ جام لذیذ

لگ سکے تو نخل محبت مین دلا ہو پختہ
پختہ ہوتا نہین ہرگز ثمر خام لذیذ

ہے کہان سیب نے بھی مین بھی حلاوت ایسی
بوسہ سیب زنخ جو ترے گل اندام لذیذ

جو مزہ بادۂ الفت مین ظفر ہم نے دیکھا
ایسی ہوتی نہین ہرگز مے گلفام لذیذ

چھپایا تو نے ہے کسکا کو اڑمین کاغذ
دھرا ہوا ہے جو بیٹ کی دراز مین کاغذ

لکھو جو محضر خون کو کو کہن سے عشق کا
تو برگ لالہ ہے جیسے پہاڑ مین کاغذ

کسیکو لکھتے تھے خط وہ پلنگ پر بیٹھے
مجھے جو دیکھا چھپایا تو آڑ مین کاغذ

ردیف ذال معجمہ جلد سوم

ردیف ذال معجمہ جلد چہارم

خط نہیں روئے سرخ پہ تری ہے نکلا
سیکڑوں نسخے کیے جمع صوفی نے مگر
وہی جب جرم و خطا پر وہ لگے تقریر
مدلا قرآن کی ہو تفسیر کا پہلا کاغذ
نہ ملا نسخہ اکسیر کا پہلا کاغذ
دیکھتا ہو مری تقریر کا پہلا کاغذ

سر نوشت سے ظفر اپنی نہیں ٹل جاتی
ہے وہی اک خط تقدیر کا پہلا کاغذ

ردیف را مہملہ جلد اول

خدنگ عشق ہوا کیا جگر کو توڑ کے پار
ہزار ہا ترے روزن وہ نہ دیکھیگا آب
ابرو نہ آنکھوں میں تل سمجھو تم نہ رو زرد
اتر سکا نہیں دریائے عشق کو کوئی
فلک سے آہ ہماری گذر گئی اسطرح
کمان ہے ابرو لیلیٰ زلف کی گنگوتی ہو
یہ تیر وہ ہو کہ جا وے جگر کو توڑ کے پار
نگاہ جاوے کی دیوار قند کو توڑ کے پار
نظر کا تیر گیا ہے نظر کو توڑ کے پار
چلا ہے کس لیے فرہاد سر کو توڑ کے پار
کہ جیسے تیر کوئی ہو سپر کو توڑ کے پار
ہوئے ہیں جا رہے کلیجے تر کو توڑ کے پار

فلک سے تھا شب مہتاب میں یہ حال اوس بن
ظفر ہوا ہی تھا نالہ قمر کو توڑ کے پار

وقت غفلت و ہی ہنگام ہوشیاری ہی اور
ای تجلائے صنم میں ہم تیری شان کے
درد مندان محبت کا طبیبوں کے علاج
خواب کی سیر اور ہو اور سیر بیداری ہی اور
تیری شان حسن میں طرز ادا داری ہی اور
اسطرح سے ہو سکے یار رویہ بیماری ہی اور

پیدا نگاہ کر کہ تجلی حسن یار سب جا ہے آشکار
شعلے سے طور کے نہین کم روشنی مین ہر سنگ کا شرر

کیون کعبہ و کنشت مین پھرتا ہے تو سر گرم جستجو
تو جسکو ڈھونڈھتا ہے چھپا وہ تجھی مین ہے پر تو ہے بیخبر

جوش بہار حسن کسی گل سے ای صبا ہے یہ جنون کا جوش
مصروف اسقدر جو گریبان دری مین ہے ہر غنچہ سر بسر

ہے دور جام و صحبت یاران زندہ دل کیفیت حباب
کچھ ہے اگر مزہ تو یہی زندگی مین ہے باقی ہے درد سر

ای خود پرست پوچھتا کیا ہے خدا کی راہ ہے وہ بہت قریب
گم کردہ راہ آپ تو اپنی خودی مین ہے ای سوختہ جگر

صد داغ سوز عشق سے کھا بلکہ صد ہزار ہر داغ دل پہ لو
لذت تجھے نصیب اگر عاشقی مین ہے ای سوختہ جگر

افشای راز عشق ذکر کیجیے جیب کی بات پردہ ہی خوب ہے
جی ہی مین اپنے دیجیے جو کچھ کہ جی مین ہے خاموش اے ظفر

یا کہو وہ رکھتے تھے سرگوشی ہمین اسقدر ہمکو یا بن آشنا ہو ہر بات پر پہلو تہی ہوش مین آ کے ہمین کہتے ہو تم بیہوش ہو	یا لگی ہے سخن پوشی ہمین اسقدر اور تجھ مین تنگ ہم آغوشی ہمین ہے اسقدر کیون بیان دل ہوش بیہوشی ہمین ہے اسقدر

[illegible]

ہمارے سرہ جبین سینے کے دیکھو آبلے تو نے
کہاں اس طرح کے ہیں اختر تابندہ گردوں پر

سویدا جو داغ ہے دل کے ہو تیری جا نثاری کے
بھلے ہیں یہ مورچھل طاؤس اونکی وزن فوں پر

ظفر آگے مرے سرسبز ہووے کس طرح کوئی
کہ رہے ہی ظفر مرمصرع مراب سرو موزوں پر

گردوں میں گریہ اگر اپنی ناتوانی پر
فلک نے میں یہ ہوں جوں حباب پانی پر

وفا کے بدلے جفا ہم کو ستم ہے یہ
صد آفرین ہے تمہاری بھی قدر دانی پر

غنیمت آہ سمجھ لے تو وصل گل بلبل
تمیوں باغ میں دو دن کی زندگانی پر

ہمارے رونے پر کیا جو ہوئی نوا سنجی
لگے ہیں کھکو بھی اسی طرح بوستانی پر

نصیب خفتہ مرے جاگے سے آج
یہ چشم یار ہے کچھ مہربانی پر

بہار حیف کہ بلبل کا صحن گلشن میں
نہ چھوڑا ایک بھی صیاد نے نشانی پر

ہنسی کی بات نہیں ہے کہ ہر سحر خورشید
نثار ہوے تری دستار زعفرانی پر

کھلی ہے چشم حقیقت جو کھل جائے
رہا نہ تکیہ جہان فانی پر

ظفر ہم اپنی ہی قسمت میں ہیں لکھے آلوؤ
خیال کس سے تمہارا [illegible] کہانی پر

بلا سے گر کوئی دنیا میں ہے خفا و گلگیر
یہ آشنا سے ہو یار آشنا و گلگیر

چمن میں صحبت بلبل سے گل ہو خنداں
الٰہی مجھ سے مرا کیوں ہے دلربا گلگیر

ہمیں ہو گلشن عالم شگفتگی کی جا
ہر رنگ غنچہ تصویر ہیں سدا گلگیر

[illegible]

وفور رانکھون کا ہی ہمار نکلتے پالون مین ہین شرارے
نہ کیونکہ ہون عشق ہر نچھاور زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

پھپھولے پانون مین ہین نمایان تو سر پہ داغ جنون فروزان
نہ دیکھین دیوانے تیرے کیونکر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

ذرا جبین عرق فشان پر تو اپنی افشان دکھا دے چمکر
کہ تا نظر آئین ماہ پیکر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

نہ سبزہ و گل پہ جوش شبنم نہ چمکے جگنون ہوا پہ ہر دم
نظر سب آتے تھے مجکو یکسر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

ادہر تو فوارہ چھٹتے ہین اودہر ہین اشجار پر چراغان
نئی ہے سیر اک چمن کے اندر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

زمین نہایت ہی تھی یہ مشکل ظفر کے اوستاد دیدہ کا ل
غرض دکھاؤ دی ٹہھاکر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

بجز انکو کب راضی ہون ہم خست کے جانے	رکھی ہے مرغ روح کی کشان تک بیتابی
ناسنت کو یہین خم کے یار گوہ غم اوٹھا نے	ٹپکتا تھا یہ سر شیرین کہ سنگ آستان پر
تمہ اگر مسیر انکا نشانہ تھا اب ہے غیر کا مسکن	تسلط زلف نے پایا ہما سے آشیان پر
وہ دیکھا تیرا ہی گریہ وہ بیدرد کہتا ہے	کہ مجکو آگ لگا دی تری آنسو بہانے پر
ہمارے دل کا عقدہ غنچہ لب بن کچھ نہی کھلتا ہے	گرہ واشد اسکی ہے موقوف تیرے کھلکھلانے پر

کب تلک تیری جدائی میں رکھوں	ابر کے مانند آنکھیں اشکبار

اے ظفر اوس سے کوئی کہتا نہیں
جا کے اتنا بھی کہ سن او گلعذار

وفور گریہ نے چشم پرآب کے اندر	دکھایا ہمکو سمندر حباب کے اندر
نگاہ مست میں ساقی کی ہے جو کیفیت	بھلا کہاں ہے وہ مستی شراب کے اندر
برنگ شعلہ فانوس ہو نہ پوشیدہ	تمہارا عارض روشن نقاب کے اندر
اور اہل چشم حقیقت ہو گرم نظارہ	وہی ہے ذرے میں جو آفتاب کے اندر
اگرچہ صاف ہے دل سادہ لوح ہیں تیرا	جو دیکھا ہمنے نہ دیکھا کتاب کے اندر
کہاں ہے سینے میں پیکان کہ تو وہ بٹھائی	چھپا ہوا دل پر اضطراب کے اندر

ہمارے آنسوؤں میں یوں ہے راز عشق ظفر
کہ جس طرح سے ہو خوشبو گلاب کے اندر

دکھاؤں گا لکھ وہ شاہ و وزیر کا محضر	سند نہ رکھے گا کوئی فقیر کا محضر
بروز حشر دکھا دیگا یہ دل پرداغ	خدا کے آگے تمہارے اسیر کا محضر
فلک کے صفحہ پہ جو مہر و مہ کی مہریں ہیں	نگر یہ ہے کسی روشن ضمیر کا محضر
جگر پہ اوسکے نہ تو داغ یہ سمجھ گلگیر	ہوا ہے تجھ پہ یہ شمع منیر کا محضر

ظفر نہیں ہے کسی وجہ مورد تقصیر
یہ چاک ہوگا تمہارے مشیر کا محضر

[illegible]

رخصت پرواز گر صیاد تو دیتا ہمین	ہم چمن مین پہونچتے باد سحر سے پیشتر
رکھتے ہستی مین قدم سے کیون قدم اپنا جو ہم	ہوتے واقف اس مقام پر خطر سے پیشتر
تھے جو خوبان زمانہ اور بھی ہان فتنہ ساز	پر یہ فتنے تھے کہان ان فتنہ گر سے پیشتر
سے صعوبت اوس در پہ اب ہم نقش بر دیوار ہین	سر بہت ٹکرا چکے دیوار در سے پیشتر
عرصۂ ہستی ہے تنگ اتنا کہ جیسے آن گرم رو	اک نفس مین ہم گذر جائین سفر سے پیشتر
مارا سر کیون کوہکن نے پتھرون سے عشق مین	تیشہ اوسکو مارتا تھا اپنے سر سے پیشتر
نور تھا خیر البشر کا گو تھا ظاہر مین بشر	حق اگر پوچھو بشر ہی تھا بشر سے پیشتر
جاؤ ہین پیش نگاہ یار رہونے کو نثار	پیشتر دل سے جگر اور دل جگر سے پیشتر
دیدۂ مشتاق کا شوق نظارہ دیکھنا	چاہتا ہے مین نکل جاؤن نظر سے پیشتر

پیش آیا آہ جو جو کچھ کہ راہ عشق مین
کہدیا تھا ہمدمو ہمنے ظفر سے پیشتر

ردیف رای مہملہ جلد سوم

تمھاری گالیان کھاتا ہون مین بیٹھے لا ہیچ پر	انھون کا سچ یقین ہویا نہو تمکو مری سچ پر
مری اک بات سی بھی تم تو برکتے ہو خدا جانے	لگے ہو آپکا دل کسطرح اورونکی پیچ پیچ پر
کھایا کیجے بھرتو ہین عشق ز دل مین غم وحسرت	نہین ہوتی ہے نیت سیر ولکی اس کھچا کھیچ پر
سفارش لاکھ پر سچ گر کرے کوئی نہین سنتا	وہ ظالم جبکہ آجاتا ہے اپنی بات کی پیچ پر
کہا سب نے مرو ولیکن پیچ پیچ مار گیسو سے	بچا ہرگز نہ یہ شامت کا مارا اپنی پیچ پیچ پر

[illegible]

ردیف راء مہملہ

تیغ ہمسر تیرے ابرو کی نہ کوئی بن سکے / میں گر رہیجا تیں تو ہا ہے قرینہ کوٹ کر
ہاتھ لو میں محتسب نے کر لیے پتھر سنگ لیا / ریزہ ریزہ کر دیا پتھر سے مینہ کوٹ کر
گر کبھی ہو وصل کا مکتب تو ہم اوسکی عوض / دن گذارین چھاتی اپنی اک مہینہ کوٹ کر
پارہ پارہ کر دیا سنگ ستم سے ہم ستم / اے پری رو تو نے دل کا آبگینہ کوٹ کر

ظلم سے جوہر گیا نقصان سے شریفوں کو بلا
کب گھٹائے زر ظفر لو ہا کمینہ کوٹ کر

دن اور ہے رات اور زمین اور ہے زمان اور / رہتے ہیں زخود رفتہ جہاں سے وہ جہاں اور
اک بار کہے منہ دل وجان تیرے دو نوں / اب کیا تجھے دین ہم کہ نہ دل ہے نہ جان اور
دیو جام ہے گر جام پیا ہے مجھے ساقی / مین بس نہ کہوں منہ سے کہیں جا دون کہاں اور
جل جائیگی ہو برق نہ دیکھ مقابل / ہے سوختہ جانوں کا دم شعلہ فشان اور
کچھ چشم تر و سوز جگر نہیں موقوف / افسانے محبت کی بہت سے ہیں نشان اور
کس طرح غم یار کو میں دل سے نکالوں / جائے یہ کہاں اوسکا ٹھکانا ہے کہاں اور
کیا ہو وے گا اک چاک کو سینے سے گئے / دل میں تو ہزاروں ہیں ابھی زخم نہان اور
یہ شوق شہادت کی ہے تا تیر کہ قاتل / ہوتی ہے مری خون سے تری تیغ رواں اور
دونوں دلمیں جگہ کیونکہ نہ اوس پردہ نشین کی / اس سے نہیں بہتر کوئی پردہ کا مکان اور
محفل سے اوٹھا غیر کو او اوسکی عوض / رکھدے مری چھاتی پہ کوئی سنگ گراں اور
لو گھر کو سدھارا نیے خدا کیلیے ناصح / ہوتا ترے باتوں سے ہے مجھکو خفقان اور

ورباں کی عالم میں ہر دم بات کھانا آتا ہی مجھے
آیا زباں پہ میری جب نام ہی تمہارا

پھر صدا نکالوں جس سے مجھے غم اگر
اک جوش عشق میرا و جستا ہی گویا اندر

پہونچا ہو کو میری کہتا ظفر ہو دستی
یا بو علی قلندر یا بو علی قلندر

[illegible]
[illegible]
جدا جا یہ کس ز رشک قمر کی ہدر خاطر
چمن میں کھلی ہی خوشی کو آیا ہی جو اسانی
کہتا ہر طفل ہو ہنگام بازی جل کے سر پر
[illegible]

[illegible]
پہونچا پہر ہا ہی ہر تا آنچ لبریز ہتھیلی پر
نکلتا ہر سحر ہی مہر رکھ کر زر ہتھیلی پر
سبو بردوش غنچہ گل سکھا عرق ہتھیلی پر
[illegible]
[illegible]

قدم وہ عشق کے کوچے میں کا رکھ ای ظفر اپنا
کہ جو سر بازاں اپنا رکھلے پہلے سر ہتھیلی پر

ردیف تای ہندی جلد اول

دیکھ دلکو مرا دکا فرنی میرے نہ توڑ
عل سدا وادی وحشت میں گھر نگا
دیکھ ایک ٹھیس آئینہ دلکو میرے
تاج ور رنگ کیوں شیشہ کا سر [illegible]

گھر ہے اللہ کا یہ اسکی تو تعمیر نہ توڑ
ای جنوں دیکھ مر پانو کی زنجیر نہ توڑ
اسمیں آتا ہے نظر عالم تصویر نہ توڑ
رشتۂ الفت پروانہ کو گلگیر نہ توڑ

ہستی میں یہ عطر کی شراب ناب کی تو | تو رکھتے میں ہستی کی ولی حباب کی تو
[illegible] اے ابر جو ساقی ہو تمہیں کیفیت | تو ڈر [illegible] کہیں تو یہ نہ ہم شراب کی تو
سوال بوسہ پہ دیکر جواب تو نے تو | نہ خاطر اہو صنم اس خانہ خراب کی تو
چمن میں واہ رے تری نازکی ہے گر مقابل ہو | تو شیاں ابھی [illegible] گل گلاب کی تو
غمون کی اتنی گرانبار یون اٹھی تو | مگر نہ میرے دل گرم اضطراب کی تو
[illegible] کیجیو [illegible] تجھے [illegible] | ذرا خدا سے تو ڈر [illegible] نہ آفتاب کی تو

[illegible] مری وہ بلند پروازی
[illegible]

ردیف رائے مہملہ جلد اول

بشر کو کیون ہو نہ پیش یان نشیب و فراز | کہ ہم سے ساتھ ہیں ہر دم یہان نشیب و فراز
فلک عروج و تنزل ہے اک زمانے کو | دکھائی ہے روش ہر زبان نشیب و فراز
کبھی ہی جا ہے رہ فنا کو ملے ہر دم | مجھے [illegible] نہیں عمر روان نشیب و فراز
حضیض و اوج میں سیارہ رہی بھی | دکھانا کسکو نہیں آسمان نشیب و فراز
کیون بگولے کو کیا خاک میں ملایا گردون | کہ میری طرح ہے دیکھے کہاں نشیب و فراز
دکھائے [illegible] عاشق کو قاتل [illegible] | [illegible] نشیب و فراز
[illegible] | [illegible] نشیب و فراز

[illegible]

ننگ ہان نہ دو لق د ندان سی نہیں جو ہر ا
ہجر لب سے یہ سرخی ہی سیاہی کی نیر

تیری فرگان کی بلیش ہین آلی چیکیدا
توم کا اور نہ نے سمین سیاہی آ ہنیر

کسکا پھرتا ہی مری آنکھون دہانی جو ہرا
ہو گیا ننگ ہواب اشک کا کاہی آ ہنیر

کبھی انکار لنشق سے کبھی ہے اصرار
اے ظفر کرتا ہی یا قوت دل دوا کی آ ہنیر

سنگ مرہم کے کیا یون نگہ یار کو تیر
جسطرح سنگ فسان کرتا ہی تلوار کو تیز

تن برہنہ ترا وحشی جو سر دشت آیا
تو کری باد صبا خار سے سر خار کو تیز

گل او سی دیکھ کے دیوانہ ہوا ہی تصدا
بلبلین کیون نہ کرین نشتر منقار کو تیز

نوک خنجر کی نہین کچھ سر مہمیز سے کم
پھر کیا تو سن وحشت کی جو رفتار کو تیز

نگہ یا غصہ کا کدو دن کی نہ ہو
گرد و داد تجھے نہ اس طرح کی بیمار کو تیز

ہمت نیم نگہ دی ہین عاشق دو جہان
کر دیا عشق نے یہ حسن کے بازار کو تیز

اے ظفر دیکھیے کیا ہو کہ وہ سفاک جہان
آج پھر دیکھتا ہے اپنے گرفتار کو تیز

اگرچہ منزل رشک قمر ہو دور دراز
پہونچتا اپنا بھی ہیک نظر ہی دور دراز

قد ننگ ناز ہی کمد دکر وہ کوتاہی
کہ عرصۂ دل ہی نہین تا جگر ہو دور دراز

پہونچتی ہین کہین مر کے تا سر منزل
عزیز و راہ عدم اسقدر ہی دور دراز

نہ روک مجھے ہین جلاؤ دو نکو کیا ناصح
بلا سے راہ محبت اگر ہو دور دراز

[illegible]

تا حشر زبان شمع نہ گلگیر کا شاتا — گرتی نہ وہ زبان جو سر انجمن دراز
چارہ ہو گیا وہ تیشۂ آخر نے مختصر — تھا جو کہ قصۂ عشق کا ہر کوہکن دراز
[illegible] زبان [illegible] لاف عشق — یہ تو زبان دراز نہیں ہے دہن دراز
تشبیہ اوسکو دوں قد موزوں کسی کیا — ہر رشک گل ہے قامت سرو چمن دراز

جانے دے ہے تو نہ چھیڑ ظفر ذکر زلف یار
ہو جائیگا زیادہ و گرنہ سخن دراز

ردیف زای معجمہ جلد چہارم

جس طرح کھینچے ہوے [illegible] دلگیر — اسطرح نکلے کمان سخت سے کب تیر تیز
[illegible] دل [illegible] جلا کو [illegible] کیا — کر دیا اس آگ کو [illegible]
[illegible] کرے [illegible] اپنے تیغ — گر [illegible] تو اپنی چھری ظالم دم تکبیر تیز
پھر لگے کا [illegible] — [illegible] تحریر [illegible]
رو برو اوسکے [illegible] کیا — کر رہے ہیں بیٹھے بیٹھے ہم [illegible] تقریر تیز
قتل کرنا کسکا [illegible] — اوس نگہ نے سنگ سرمہ سے جو کی شمشیر تیز

جتنی تصویریں مرقع میں ہیں عالم سے ظفر
[illegible]

[illegible]

پھسلا گل پہ جو بھنورا ہے تو شبہ دو ہے نہین
منکشف کیون ہون آثار محبت تجھ پہ
حلقۂ زلف نا دیں برد نہو کیونکہ قریب

دیکھو ہے داغ جگر میرے دل زار کے پاس
قبر عاشق کی ہے ظالم تیری تلوار کے پاس
رکھتی قاتل کو سپر تھا تلوار کے پاس

سوزش عشق مین دل کیون نہو بیتاب ظفر
جانے دیتا نہین کوئی مجھے اوس یار کے پاس

آبلہ پیدا ہوا داغ دل مضطر کے پاس
زلف آشفتہ نہین تھا لب رخ دلبر کے پاس
جب سے دل کو شمس رکھتا ہون تصویر یار
دل عبث ہمنے دیا ہے اس بت کافر کے
مین تو سایہ سے بھی اوسکے بھاگتا ہون الحذر
ابر کی خفقین خالی ہمین جاتی نہین
زلف کر گشتہ کا تیرے ہے جہان مرقد وہان

چاہیے تھا واقعی شیشہ بھی ان ساغر کے پاس
شاخ سنبل باغ مین طرفہ ہے نیلوفر کے پاس
اور ہی صورت کا جلوہ ہے خدا کے گھر کے پاس
لعل کی کیا قدر ہو جب تجھسے ہے تیہر کے پاس
ہو جو دیوانہ سو جاوے اوس ہی پیکر کے پاس
بادۂ گلگون سے ساقی رکھدے شیشہ تر کے پاس
جا نہین سکتا کبھی کالا بھی تار درگ کے پاس

آفرین تجکو ظفر ہے کیون نہ شاگرد نصیر
اس غزل کو جاکے پڑھ ہر ایک دانشور کے پاس

خوش کیون نہو مرغ فلک عہ باغ قفس
قفس کے چاک مین گل رکھکے بست اوٹھا دیا
قفس سے چھوٹکے پہونچون اگر چمن کیطرف

ہزار حیف کہ ہو ہمصفیر داغ قفس
کہ ہر بلبل شیدا ہے یہ چراغ قفس
برنگ لالہ رہے دلپہ وان بھی داغ قفس

[illegible]

ردیف سین مہملہ جلد چہارم

[illegible]

یہ نہیں لگتا کہ گلشن میں بھی جاؤں اگر — بسکہ مجھکو ہو گیا ہی کلبۂ احزان سے انس
طرز گریہ ہی ہمیشہ دیدۂ تر کو مرے — آستین سے ربط ہی یا گوشۂ دامان سے انس
ساتھ ہی تیرے رہیگا دیکھنا بعد وصال — ہے نہایت ہی مجھے تیرے غم ہجران سے انس
تم نہ ہو بیمار رقیب تنگ خصلت سے ایسا — چاہیے ہرگز نہیں انسان کو شیطان سے انس

ہو نہ گر رسم و خط و پیغام اوس سے اے ظفر
اونکو پھر معلوم ہووے اپنا کس عنوان سے انس

لب شیرین کو تری چاٹ کے رہی چشم نرگس — میٹھی نظروں میں تری جا ہی بس چشم نرگس
میں وہ لاغر ہوں کہ بن جائے مرا خشخاش — اپنی مژگان سے اگر دے مجھے خس چشم نرگس
لب کا تل نقطۂ مقابل ہے و لی چاہے قفس — ہے حریفانہ نظر سے ہی نرگس چشم نرگس
تنگ چشمی تجھے ہے کیونکہ نہ اے اہل ہوس — تو نرگس اور تری چشم ہوس چشم نرگس

ہے نشان خال لب شیرین سے ظفر اوسکے ہنوز
نگران سوے شکر لاکھ برس چشم نرگس

ردیف سین مہملہ جلد دوم

چاہیے درویش کو کیا بادشاہانہ لباس — چھوڑ کر دلق اپنا کیوں پہنے وہ بیگانہ لباس
رکھے ناقص عقل کو جو مرد فرزانہ لباس — پہنے نہ عورت کو بناوے مرد مردانہ لباس
خاک کو کوچے کی تیرے ہی تن اپنے پر ملی — جانتا ہی فاخرہ یہ تیرا دیوانہ لباس
بادہ کش اٹھتی ہیں سر کرکے پیر میکدہ — پہنیں سارا وہ دے گر نیم پیمانہ لباس

[illegible]

خاک سے بادہ کشون کے جو بنے جام و سبو	کیا عدم مین بھی ہے میخانہ مستی کی

ہم وہ آوارۂ وحشت کدہ غربت ہین کہ ہمین
نہ تو ویرانے کی پروا ہے نہ بستی کی ہوس

ردیف شین معجمہ جلد اول

بھولا نہ تجھے یہ کبھی اس یاد کو شاباش	شاباش ہمارے دل ناشاد کو شاباش
ہر روز ستم تازہ ہے ہر روز نیا ظلم	اے شوخ ستمگر تری ایجاد کو شاباش
گویائی اگر ہو کبھی لب زخم جگر کو	اتنا کہے او ہین خنجر بیداد کو شاباش
نازک ہے تو کس کام کا ناصاف ہے گر دل	فولاد بنا آئینہ فولاد کو شاباش
المنۃ للہ کہ ہوئی اتنی تو تاثیر	کہتے ہین وہ سنکر مری فریاد کو شاباش
یہ قتل کا ہے شوق کہ اُڑ جائے اگر سر	پیدا ہو صدا حلق سے جلاد کو شاباش
مرغ چمن قدس کو اس دام سے کیا کام	پر کھینچ ہی لایا مجھے صیاد کو شاباش
کیا طرز وفا عشق سے سیکھا ہے دلا واہ	شاباش تجھے اور ترے استاد کو شاباش
مر مر کے ہوے داخل جنت بنی آدم	پر چھوڑ نہ جائی پدر اولاد کو شاباش
آسان نہین سنگ سے سر مار کے مرنا	کیا کام کیا عشق مین فرہاد کو شاباش

ہین لاکھون خیالات مین فکر سخن اپنا
تیری ظفر اس طبع خداداد کو شاباش

ہمیشہ باندھتے ہین شاعر شراب کو آتش	بری ہی جھوٹی ہین کہتی ہین سب کو آتش

ردیف شین معجمہ جلد دوم

ردیف غین معجمہ جلد دوم

ردیف صاد مہملہ جلد دوم

بہبہیر کی تھی کثرت آفات میں تشویش
تو بھاگ دلا دیکھ محبت سے کہ اسکی
گذری ہے کوئی لحظہ جو بیفکر تو بر ستان
یا تو نہیں ہمتو کبھی نہ ہو نکو مشوش
جی کیون نہ ڈرے گر دیے ہو دل جو شکستہ
دل نذر کرون اپنا کہ جان پیشکش اپنی

سب مٹ گئی جو ایکبارگی آفات میں تشویش
ہر گام میں اندیشہ دہر بات میں تشویش
دنیا ہے فلک اوسکے مکافات میں تشویش
آتی ہی نہیں بزم خرابات میں تشویش
ٹوٹو ہو گھر سے تو ہر سات میں تشویش
ہے مجکو ترے غم کے سبب رات میں تشویش

عقبی کی ظفر چاہیے کچھ فکر بشر ہو
بیہودہ ہے دنیا کی مہمات میں تشویش

ردیف صاد مہملہ جلد اول

بھری تھی ساغر میں رات ساقی نے ایسی خوشبو شراب خالص
شاد سکو پہونچے ہے مشک خالص اوسکو پہونچے گلاب خالص
اس آرزو میں کہ اوسکے پانؤن کے چھلنے کو تی مجھے بنا دی
ادھر تو ہے سیم ماہ خالص اودھر زر آفتاب خالص
حلاوت اوس شیرین لعل لب کی نہ پوچھو بوسے کی ہے شیرین
کہ جو کوئی انگبین خالص کو کھو دے لیکے آپ خالص
دل شکستہ دست میرا نہو دے کیونکر کہ ہاتھ آئے
تمھارے بوسے سے خال مشکین کی سو سیاہی شتاب خالص

ردیف صاد مہملہ جلد

[illegible]

ظالم تری نگہ میں ہی گر تیر کا خواص / رکھتا ہی دل ہمارا بھی نخچیر کا خواص
حق میں ترے شہید کے آب حیات ہے / کیا کم ہوا ہے خنجر و شمشیر کا خواص
نسخے میں تیرے گر تپ غم کے لکھے طبیب / کافور بھی ہو قرص طباشیر کا خواص
سودائی اوسکا پانو بہ زنجیر کیا رہی / رکھتا ہو وہ تو نالۂ زنجیر کا خواص
مجھے نہ لینے لائق خدمت نہ شاہ حسن / شاہ جہان کا ہو کہ جہانگیر کا خواص
ہو کیون نہ خاکسار محبت کا دل غنی / ہو خاک کوچۂ یار میں اکسیر کا خواص
رہتی ہی اوس جبین پہ گرہ کیا سبب ظفر / کیا اوس میں بھی ہے زلف گرہگیر کا خواص

ردیف ضاد معجمہ جلد اول

لب کا لینگے ترے لعل یمن پر اعتراض / زلف ہی کرتی ہے کیا مشک ختن پر اعتراض
ہمنے کی ہی جان کنی اوروں نے کی خاکنی / واجبی ہو گر نہ ہم کو کوہکن پر اعتراض
لاکھ پیچ و تاب کھائی موج دریا پر کہاں / کر سکے اوس آستین پر کی شکن پر اعتراض
ہو سکے پھر صبح قیامت پر قیامت اوسکا / گر لگائے کچھ تو چاک کفن پر اعتراض
شاخ سنبل سی لگا دو شانہ زلف گر / قد ترا کرنے لگی سرو چمن پر اعتراض
تا ہے گنبد اگر اک اپنی دو دو آپ ہے / لاکھ نکلیں غنچۂ چرخ کہن پر اعتراض
آج کس اہل سخن کو اسقدر مقدور ہی / کر سکے جو اے ظفر تیرے سخن پر اعتراض

ردیف ضاد معجمہ جلد دوم

[illegible]

ردیف ضاد معجمہ جلد سوم

[illegible]

[illegible]

ساقیا ہیوے کچھ ترے جام سے عالم کو فیض	مستو نہیں پہنچیگا تا ابد نہیں ہے ہم کو فیض
ہو دل نہ صاحب لکبھی محتاج فیض جام جم	بلکہ اونکو ساغر دل سے ہو جام جم کو فیض
ہکتی ہے جاری ہمیشہ آنسوؤں سے فیض نہر	دیکھنا منظور ہے کیا میری چشم نم کو فیض
عشق میں ہے بس غنیمت ہمکو غم اور غم کو ہم	پہونچتا ہے غم سے ہمکو فیض ہمسے غم کو فیض
ہو تو شاید کچھ تمہارے ہی لب جانبخش سے	ورنہ ہو عیسی سے کیا اس عاشق بیدم کو فیض
عمر بھر رکھا یا کیے تم حضرت دل پیچ و تاب	کیا اوٹھایا [illegible] اوس کاکل پرخم کو فیض

ہے لفظ فیض رو حی سے ظاہر اے ظفر
جو [illegible] ماں کو نہیں ہے آدم کو فیض

ردیف ضاد معجمہ [illegible]

زلف سے اوسکو [illegible] کیا اوس [illegible] کو ہے غرض	[illegible] ناحق بلا [illegible] کو غرض
[illegible]	سے شفا [illegible] اوسی شفا کو ہے غرض
[illegible] مقصود [illegible]	ورنہ اوسکو [illegible] کیا ضا کو ہے غرض
[illegible]	اب رہی کیا ہمسے اوس کا [illegible] کو ہے غرض
[illegible]	[illegible] کیا غرض ہے یا وفا کو ہے غرض

[illegible]
[illegible] آشنا کو ہے غرض

[illegible]

زلف کی تار سی ہے رخ پہ کمان یار کے خط
صحن گلزار مین جلوہ ہین لب یار کے خط

پہنکر ہار گلے مین جو وہ سویا شب کو
پڑ گئے گردن نازک پہ کئی ہار کے خط

خط تو پکڑا ہی گیا تھا مرا لیکن نکلے
پاس قاصد کے مرے اور بھی دو چار کے خط

خط بھار حق ترا دیکھ کر منہ وہ مہر بستہ
روبرو کیونکر نہ ہو اس خط گلزار کے خط

نامہ بر دیکھیو تقدیر مین لکھا کیا ہے
یار پڑھتا ہے مرا سامنے اغیار کے خط

یاد آئی دم تحریر جو وہ زلف دراز
ہو گیا ایک سیاہی کی طومار کے خط

کھینچے ہین تار شعاعی سے ہمیشہ نظر کے
مہر بھی روبرو اوس کے لیتی ہے حساب کے

مہر نامہ اگر ہو مین نہ آنکھین قاصد
کیونکر معلوم ہون حسرت کش دیدار کے خط

تیغ ابرو سے ہین جانباز ظفر سینہ سپر
بے اجل پڑتا نہین وہ تیرے تلوار کے خط

ردیف طای مہملہ جلد دوم

اب بھی بھیجے نہ بار بارا خط
دیکھیو تو بھیجے ہیں سارا خط

لایا قاصد جواب خط ایسا
ہم کو لکھنا پڑا دوبارا خط

تجھکو لکھتے قلم ہی نرگس سے
تیرا حسرت کش نظارا خط

دل کے مضمون بیقراری سے
اوڑ گیا ایسا جیسے پارا خط

کیا تعویذ ہول دل سے ہمنے
لیکے اے دلربا تمہارا خط

لانگ ہی یا اندھیری رات مین
کہکشان کا ہے آشکارا خط

[illegible]

تیرے ہر اک شکوہ سے کاغذ ہے سر بسر
آج تک تو ہی نے تری ... نہیں
تو نے کیا لکھا تھا جو ... لگا

لکھنے دو خوں ہو دیدۂ نمناک خط
سب ہے قضا ہے قاتل سفاک خط
پڑھ کے تیرا عاشق غمناک خط

حاسد وہ ناک میں دم ہو ...
دے دو جا قوسے یار کے ناک خط

عہد ہو عشق کی نہ پوچھو شرط
ہو تمہاری نہ جیا تنگی بدلی
[illegible]
[illegible]
دل تیرا ... نہیں
یوں کسی کو ... دلبا

جان دیجے تو کچھ ادا ہو شرط
اسمیں جو چاہو سو ہے ... شرط
[illegible] جیتو شرط
وصل دلدار سے طلب ہو شرط
اسکے ... ہو شرط
دلبری بھی ہے دلربا کو شرط

اسکا ... ہے عجب لانا
ہے محبت کی ... شرط

یوں ہلے جنبش ... دل مضبوط
پائداری نہیں ہستی کو کہ ہے سست بنا
دل کے ... ہیں
... آسان

... مکان ... مضبوط
[illegible]
اگر ... مضبوط
لیکن اک بات ہو جاتی ہے مشکل مضبوط

[illegible]

[illegible]

اس دل بیمار کو لیجاؤں یار مسیحا کے پاس — ہو گیا عالم میں جو بیمار مسیحا دم کا قحط
کونسا غنچہ شگفتہ اس گلستاں میں نہیں — ہو گیا از بسکہ دل کا خوش و خرم کا قحط
دیکھ ہو دیں اپنے دل ریش کی قسمت کی بات — ہے سامان مرہم و نمک کا اور ہے مرہم کا قحط
کیسے ہیں خوش ہیں کہ انکو نہیں ہے درد و غم — قحط و رمان کی بلا پر نہیں ہے غم کا قحط

یوں تو ہیں آدم ہی آدم سب جہاں میں اے ظفر
پر جو دیکھا غور سے ہے کام کے آدم کا قحط

شمع ہی گل گر گیا ہو تاج زر کی احتیاط — عشق میں جب ہو نہ اوس سے اپنے سر کی احتیاط
نکلے جو آنسو تصور میں کسی مہ پارہ کے — چاہیے آنکھوں سے اوس روشن گہر کی احتیاط
خط بچایا آپ خط کی طرح سے ٹکڑے ہوا — اللہ اللہ رے ہمارے نامہ بر کی احتیاط
سیکڑوں محتاط ہو کر دختر رز سے — ہو گئی آپس کی گھڑی میں عمر بھر کی احتیاط
ہم پہ کر الزام صبا دیر سے آئی — پر ذرا ہمکو ہے اپنے بال و پر کی احتیاط
مرگ عاشق کی خبر جب تک مگر دشمن نہ سے — وہ نہ آئے دیکھنا اوس نیمجر کی احتیاط

اے ظفر سینے میں بھڑکا اپنے شعلہ عشق کا
ہو چکی دل کی حفاظت اور جگر کی احتیاط

ردیف ظاء معجمہ جلد اول

رہیو ہے دل تو اب اوس لطف رسا کے محفوظ — حق سدا تجھکو رکھے ایسی بلا سے محفوظ
ہیں صدا عشق ستم سے سر عشاق قلم — کوئی دیکھا نہ تری تیغ جفا سے محفوظ

ردیف ظاء معجمہ جلد دوم

[illegible]

دل اوسکی جنبش مژگاں سے کیوں حذر کرے	کیا اس مریض کو ہاں جنبش ہوا کا لحاظ
اوٹھا کے آنکھ نہ دیکھا چمن میں نرگس نے	رہا جو اوسکو تری چشم پر حیا کا لحاظ
ملوں میں اپنے کف پا ہوا نے دیدۂ تر	اگرچہ ہے مجکو ذرا سرخی حنا کا لحاظ
رکھیں ہم اوس سے دلا چشم آشنائی کیا	نہ پاس یار کا جسکو نہ آشنا کا لحاظ
نہ توڑو دلکو مرے ای بتان سنگین دل	ڈرو خدا سے اگر ہو تمہا نہ خدا کا لحاظ

ظفر پلا دی اوسے بھر کے ساغر مے ناب
اگر اوٹھانا ہے منظور دلربا کا لحاظ

ردیف ظای معجمہ جلد چہارم

گلی میں یار کی جسنے رکھا قدم تو لحاظ	[illegible] تو با ادب آ تو بھی تو ہم یہ لحاظ
ہماری شکل نے سب حال کہدیا اونسے	زباں سے گو نہ کہا ہمنے دل کا غم یہ لحاظ
ظلم وہ کرتے ہیں اسپر بھی ہاتھ اوٹھا [illegible]	اگرچہ کر گئے ہیں خطا اونکو ہم [illegible] لحاظ
عجب وہ حسن میں یوسف نہیں سکا [illegible]	گو جا چھپا وہ پس پردۂ عدم یہ لحاظ
سیاہ داغ تک اوٹھی خواب ناز سے دیکھا	چمن میں جا کے ہوا باد صبح دم یہ لحاظ
ابھی وہ تو میں جنوں [illegible] گھر لیکن	ہم ان کے آگے نہیں ہوئی چشم نم یہ لحاظ

[illegible]

[illegible]

وصل کی تا چند تمنا کھینچیے سب ہیں واسطے گو
کیوں نہ ظفر [illegible] ہوس [illegible]

کم ہیں نہ ہی سوز تن داغ دل دلگیر و شمع
لب تصور اوسکا [illegible] اثر آہ [illegible]
موج اشک چشم ہی پروانہ کب ہی زیر پا
اوس رخ پرنور سے روشن [illegible] رہتا ہے

بلکہ ہمسر ہی ہمارا نالہ شبگیر و شمع
ہین یہ فانوس خیالی مین ہم تصویر شمع
موج سودا ہی ہماہم پیچ زنجیر و شمع
ایک ہو کیونکر چراغ مہر تنویر و شمع

ہے اجل سر پر کھڑی یہ کھل گئی شب کو ظفر
ایک جا جو ہین ہمین آسکے نظر گلگیر و شمع

کس لیے ڈھونڈھیں ہم غنچہ و گل چراغ و شمع
یہ دل تنگ زخم تن داغ جگر آہ گرم
جام و گلابی شراب ساغر چشم مست یار
خاطر تنگ و چاک جیب نقش سینہ و جگر

تیری نظر میں ہی صنم غنچہ و گل چراغ و شمع
پاس ہین [illegible] غنچہ و گل چراغ و شمع
بزم میں اپنی ہیں ہم غنچہ و گل چراغ و شمع
ہین یہ بہار بزم غم غنچہ و گل چراغ و شمع

قطرۂ خون و لخت دل مردمک و قطرہ ہائے اشک
[illegible] غنچہ و گل چراغ و شمع

[illegible]
بچھ کے ہو پروانہ جدائی کی [illegible] یار
[illegible] جسکو جلاتا اپنی سوز عشق سے

[illegible]
یون جلی پروانہ کی سوز غم فرقت میں شمع
لیک جلتا ہی لکھا تھا یہ ہی قسمت میں شمع

[illegible]

[illegible]

تا رکھو دیکھ کے اپنا دہ محبت مین قدم
چارہ گر جای تعجب نہین گر بن جاے

جانیے وارثیے راہ مین منہ موڑ کیا شمع
سوزش عشق سے تھی مرنا سو کی شمع

آگے خورشید رخ یار کے کیا کام اسکا
اے ظفر خوب کیا زم سے گرد و کی شمع

دل مرا لینے کو اسطرح سے دلدار ہون جمع
جیسے کہ جنس کے کتنے ہی خریدار ہون جمع

ہون نہ وہ اک گرہ زلف ہی اوسکی تسم
ای صبا سیکڑون ناقہ تاتار ہون جمع

کشتہ نرگس مخمور ہون تیرا ای گل
تیرے پہلو مین عجب کیا ہی جو بیمار ہون جمع

دل عشاق جہان [illegible] زلف مین تیری
جسطرح خانہ زندان مین گرفتار ہون جمع

کیا تماشا ہی ہوا منہ سے اوٹھا دی جو
اوسکے [illegible] طالب دیدار ہون جمع

جوش گریہ مجھے دیتا نہین اتنی فرصت
گر مری چشم مین آنسو کبھی دو چار ہون جمع

ناز و انداز و ادا ای تری کیا جانے
ایک کی قتل کو جب اتنے ستمگار ہون جمع

شہرت ای یار جو ہو تیری مسیحائی کی
تیری کوچے مین نہ کیونکر ترے بیمار ہون جمع

ای ظفر کیونکہ ہو جمعیت خاطر اپنی
جب تلک اوس زلف پریشان کے یہ ستمگار ہون جمع

ردیف عین مہملہ چہارم

[illegible]

روشن دلوں کے قرب میں ہیں لاکھ فائدے
آتا نہیں ہے کام ظفر دور کا چراغ

ہے پاس تیرا اور بن رخ پر نور سے چراغ
ہو ماہ نو دکھائیں تو دکھلائیے چراغ

روشن ہو چشم شمع سے کشتے کی گور پر
روغن کی جا بادۂ انگور سے چراغ

شعلے کو میرے سوزش دل پر جو رشک ہو
جلتا ہے بزم میں مری انگور سے چراغ

رونق دل فسردہ جانوں کو بخت سیاہ سے
پاتا فروغ ہے شب دیجور سے چراغ

کچھ ہو دیوں کے گھر میں نہیں روشنی کا کام
تا دیر کب ہو خانۂ زنبور سے چراغ

اللہ ری تجلی انوار حسن یار
ہے میرے گھر میں روشنی طور سے چراغ

روشن ہو آفتاب قیامت کا اے ظفر
ہم دل جلوں کی شمع سے گور سے چراغ

کچھ بات کس میں مصلحتاً تجھ سے ہو دروغ
اے بت قسم کھائیں صلاح کی قسم دروغ

قاصد خط اوسکی لکھ کے جو بھیجا کبھی تو کیا
تحریر جو ہوا وہ ہی ہے یک قلم دروغ

ابرو کو اوسکی کہتے ہیں سب تیغ اصفہان
ہے اصفہانیوں میں کہاں ایسا خم دروغ

غم کھا کے کھا گئی جان مری لب پہ آ گئی
وہ اب بھی جانتے ہیں مرا حال غم دروغ

میں نے تو کچھ کہا نہیں تم سچ کہتے ہو کہا
کیا پیشوں اوس فروغ کو ہے ستم دروغ

سچا ہے اس زمانے میں وہ بھی کہ جس کے ہو
کچھ راستی سخن میں سیاہ اور کم دروغ

حق ہے دروغ گو کو نہیں حافظہ ظفر
جاتا ہے بھول کرکے جو وعدہ صنم دروغ

کہ رہا دو وطن ادھر ہی جسم تا   کہ رہی دو وطن ادھر ہی واد ریغا وا دریغ

ای ظفر مین کیا کہون کتنا غم تپ سیر مین
دل مرا آٹھون پہر ہی وا دریغا وا دریغ

چاہیے ہے تو شمع مجھکو نہ سر مدفن چراغ   داغ دل روشن ہی زیر خاک بن دفن چراغ
جنبش دامن سے تیری ای نسیم صبحدم   گل نہین ہوتا چمن مین گل کا یہ روشن چراغ
یون پس مژگان ہی سرخی چشم پر خمار   رکھدیا جیسے جلا کر ہو پس چلمن چراغ
شب دکھا کر تو رخ روشن گر غارتگری   ساتھ اپنے رات کو رکھتی ہین کب رہزن چراغ
[illegible]   روشنی دیتی ہی دوست کا اور دشمن چراغ
[illegible]   [illegible] کیا دلدار کا روزن چراغ

شمع سان جلتی ہین سب سوز الم سے ہم ظفر
ہے جلاتا گھر مین کوئی کو وقت پر فن چراغ

ردیف غین معجمہ جلد چہارم

[illegible] گلبدن پہ داغ   دیتا ہی آہ کو بھی وہ چرخ کہن پہ داغ
[illegible]   انجم سے لاکھون ہین دل چرخ کہن پہ داغ
[illegible]   گر جاتا ہو [illegible] کفن پہ داغ
[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible] پہ داغ

کہتا ہے کوئی جیم کوئی لام زلف کو
کہتا ہوں میں ظفر کہ مسطح ہے کاف زلف

وصل کی ہونے نہیں دیتے جو تدبیر حریف
اوس کی تقصیر نہیں ہے مری تقدیر حریف

دل بیدل یوں فدا کر گیا تیغ نگہ کا اوس نے
جسطرح کھینچکے بار کوئی شمشیر حریف

بسمل ابرو و مژگان ہوں کسی قاتل کا
نہ مری تیغ ہے دشمن نہ مرا تیر حریف

دشت وحشت کو ارادہ ہے کہ آباد کرون
کھود ڈالی کا اثر ہے اونکی تعمیر حریف

نامہ یار کو قاصد سے اوڑا لینگے غیر
دیکھیے ڈھونڈھ کے ہین کیا نسخہ اکسیر حریف

دوستی ہین تری دشمن ہوئی یہ خلق کی
ہرن تیر بنا ہمین مری تصویر حریف

ہین زنار محبت نہ پھرے زلف سے ہم
ہمکو پروا نہیں گر کرتے ہین تکفیر حریف

شمع سان رکھتے ہین ہرچند زبان اپنی دراز
اے ظفر دیکھین تو کیا کرتے ہین تقریر حریف

ردیف فا جلد دوم

گر ہمی دل دنیا خطا کرتے بی ہیر معاف
پھر نہیں ہونی کی ہے تو بہ تو یہ تقصیر معاف

گر قتل سے خوش ہے تو خوشی سے اپنی
خون کر کے اپنا تجھے عاشق دلگیر معاف

دل سودا زدہ کو مارے ہے کوڑے ہی زلف
دینے دیکھیے کو تو ہووے یہ تعزیر معاف

دم بسمل نہ سنی ہے تری بسم اللہ
ذبح کرنے میں ہے شاید تری تکبیر معاف

گر حساب ستم و جور سے ہوں حاصل داغ
کیا عجب ہے جو محاسب کو ہے تحریر معاف

[illegible]

جو مجھ کو تھی ہوس دل اوسکو دیا کیوں تو نے	نہیں تھا اوس شوخ کی ہم ناز و ادا سے واقف
کر دیا زلف نے کافر تری ہمکو آگاہ	ورنہ ہم آگے نہ تھے دام بلا سے واقف
میں ہوں بیمار محبت نہ کرو میرا علاج	اے طبیبو نہیں تم میری دوا سے واقف
ہوا کس شوخ ستمگر سے لگا دل اپنا	کہ نہ تھے ہم جو کہ مہر و وفا سے واقف

ہنستے کیوں گل کی روش باغ جہاں میں غافل
اے ظفر ہوتے اگر یاں کی ہوا سے واقف

دیکھ کر اوس قاتل سفاک کو خنجر بکف	عاشق سر باز پھرتے ہیں ہمیشہ سر بکف
[illegible] آیا باغ میں اے عندلیب	جو صراحی در بغل غنچہ دہن گل ساغر بکف
ہم ہر دو آنسو کے دیکھتے ہیں عشق میں	[illegible] گوہر بکف
خون کیونکر تو نیزا [illegible]	ہے ترے دست ستم سے اک جہاں خنجر بکف
[illegible]	ہوں حبابوں کی جگہ گرداب اخگر بکف
آنکھ اوٹھا کر بھی نہیں [illegible]	جو کہ نرگس کیطرح رکھتے ہیں سیم و زر بکف

دیکھئے قسمت کا لکھا ہوگا اوس دن کیا ظفر
ہوویگا اعمال نامہ اپنے جب محشر بکف

پھر رقم میرا وسکا انداز رقم مختلف	جو قسم ہے اوسکو نکلا [illegible] قلم سے مختلف
وہ جو پابند [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] قدم ہے مختلف

[illegible]

ابلا کھینچے ہم تکلف سے اور کچھ تا قاصد
کریں نہ خط میں رقم اپنی یکقلم تکلیف

مریض عشق کو آرام ایک دم میں ہے
کرے نہ دے جو مسیحا دم تکلیف

یہ جان کنی ہے بڑا کام مشکل ای فرہاد
کر اس سے کوہکنی میں کہیں ہے کم تکلیف

مسافران عدم کی خبر خدا جانے
کہ ان کو چین ہے یا جانب عدم تکلیف

ترا ہی کچھ تو مصیبت میں عشق کی ناصح
اٹھائی جان پہ جو اسقدر ہیں ہم تکلیف

قدم سمجھ کے رکھا ای دل رہ محبت میں
یہ راہ وہ ہے کہ جو چین ہر قدم تکلیف

بود کھیں بتکدہ دل میں رہتا ہے وہ صنم بت کی
کریں نہ شیخ جی صاحب سو حرم تکلیف

دیا ہے ایسے ستمگر کو دل ظفر تم نے
کہ جس سے جان کو پہونچے ہے دمبدم تکلیف

ردیف فا حصہ چہارم

لکھیں ترا سیاہ بخش کے منہ پہ چار حرف
اور اس طرح سے کے ہر جینو پہ چار حرف

لا ایک حرف شکوہ زبان پہ چرخ کا
کھینچ ای ستم شعار کھینچنے پہ چار حرف

چاہو جو آب مار قلم پھر کے خون سے تو
دو کھینچ اپنے کشتے کے سینے پہ چار حرف

[illegible] کی طرح ہیں سیاہ صفین جہت سیاہ
بیٹھے ہیں جو ہزار سفینے پہ چار حرف

جاؤ تو جو رقیب سے کہو [illegible] ہم مگر
[illegible] چار حرف

عاشق جو کینہ رکھتا ہے تو مجھ سے اے حسد
لعنت کچھ اور اس کے کینے پہ چار حرف

[illegible] نام محمد کے ای ظفر
کندہ ہیں اپنے دل کے نگینے پہ چار حرف

[illegible]

کرتی جا کر آئینہ رو یون سے کہہ دی صاف صاف
منہ پہ تو کچھ اور ہے ہم پیٹھ پیچھے ہو کچھ اور

ہی بجا دلمین کدورت ہے اگر دونون طرف
ہو صفائی کیا آئینہ دگر دونون طرف

عاشق و معشوق سے کیونکر نہ دلمین آئے فرق
نفرتی دلمین جو عمار ناری ظفر دونون طرف

ردیف قاف جلد اول

ہر نفس حسرت و ہر دم قلق
دیتے ہے یہ اوستاد محبت مجھے

ہر گھڑی اوڑتے ہین دل کی ورق
رنج والم غم سے سبق پہ سبق

[illegible]
جلد [illegible]

لگے [illegible] ارض وسما کے طبق
[illegible]

آج اوس مست پہ ہے طرفہ بہار
لب پہ رنگ مسی و سرخی پان

[illegible]
ہے یہم جلوہ شام و شفق

ردعا سد ہے جو منظور ظفر
پڑھو قل اعوذ برب الفلق

بیک پڑا نہین اوس لعل کی تنگی ہو
پیام کس کا یہ لایا کہ اتنا گرم آیا

نکلتا زہر ہے یہ سانپ کو دہن سے عرق
روان ہے جو مرے قاصد کے بدن سے عرق

چمن پہ اوس [illegible] جھپ کے [illegible]
[illegible]

تمہارے رخ [illegible]
[illegible] سے عرق

[illegible]

ردیف قاف جلد دوم

[illegible]

نہیں ہے درد مجھے اور کچھ سوائے فراق
طبیب مجھ کو اگر ہو تو کر دوا فراق

بہائے چشم سے دریا بھی تو بجھ نہ سکے
جگر میں آگ کیسی اگر لگاتی ہے فراق

ترے فراق زدوں کے مزار سے تا حشر
عجب نہیں کہ یہ نکلے صدا کہ ہائے فراق

فراق مجکو ستاتا ہے ہات فراق کو میں
یہ نہیں ستاؤں اگر میرے ہاتھ آئے فراق

وصال بھی جو میسر ہوا تو خوش نہ ہوا
غم فراق کے ڈر سے یہ تمہارا ہے فراق

کیا خدا نے جہان آفرین نے یہ پیدا
فراق میرے لیے اور مجھے برائے فراق

ڈرا نہ روز قیامت سے تو مجھے واعظ
کہ میں نے دیکھے ہیں کتنے ہی روز ہائے فراق

مزہ ہی کیا کوئی آگاہ ہو محبت سے
کہ جب تلک ہو نہ دل لذت آشنائے فراق

فراق و فرق میں اک حرف کا ہے فرق ظفر
جہاں ہے فرق دلوں میں [illegible] فراق

ہو گا یہ خاک بھی ساتھ جو دل کا قلق
جائے ہاں حشر تک بھی ہم تو ہوں میں قلق

لعل سی زیب بر اوسکے جو ہے رنگ پان
ہوتے ہیں کیا کیا خجل دیکھ کے شام شفق

حال شب غم مرا سب نہیں جاتا لکھا
گرچہ سیہ کیے ہیں روز ہزاروں ورق

دل کو ہیں فکروں میں مشق انسے ہی ہیں مشغلے
جیسے گلستان کا لیں طفل دبستان سبق

اسکو خط کہکشان تو نہ سمجھ بات کو
نالے نے میرے کیا سینۂ گردوں کو شق

گو نہ زبان سے کہا راز محبت تو کیا
خشک ہے لب چشم تر زرد ہے چہرہ رنگ فق

لاؤ وہ گل نہ ظفر اوس سے یہ جائیگی
دیکھ کے رخسار پر اوسکے بہار عرق

[illegible]

اے ظفر عشق کی دولت سے ہے دل جسکا غنی
وہ نہ سمجھے نہیں کچھ خاک اور اکسیر مین فرق

ہو عاشق پرسوز میرا یا شجر عشق — پھیل جاتا پھولون سے ہو اسکا ثمر عشق
ہو آہ نہ اگر قاصد اشک اپنے روانہ — یارون کو نہ پہونچی ہماری خبر عشق
نکلے ہے جو یون داغ بدل خاک سے لالہ — ہے زیر زمین کیا کوئی تفتہ جگر عشق
تھرانے لگے آتش دوزخ تو عجب کیا — دکھلائے شرارت اگر اپنی شرر عشق
کیا فائدہ اشکو نکو اگر چشم مین روکا — ہے زردی رخسار سے ظاہر اثر عشق
[illegible] اگر او سے بلا سے — لیکن نہ پڑے دل پہ کسو کی نظر عشق

ہو گرچہ دماغ اوسکا فلک پر تو بجا ہے
جو آپ کو سمجھے ہے ظفر خاک در عشق

ردیف قاف جلد چہارم

کھاتا نگاہ سے ہے سیمبر کا فرق — کرتا ہے وہ ان کے تو ق کو ظاہر نظر کا فرق
سوتے نہ میری پاس وہ بستر پہ رات کو — جبتک کہ درمیان نہو بالشت بھر کا فرق
کوچے مین اونکے جلوہ مکان بھی بنا تو کیا — میرے اور اونکے گھر مین ہے دو من بیس گھر کا فرق
جاتا گذر ہے دوردور سے اوسکی نگاہ کا — مطلق نہین سمجھتا وہ دل اور جگر کا فرق
بلبل [illegible] میری طرح سے [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] کا فرق

[illegible]

خاک کو مسند کمخواب سمجھتے ہیں فقیر
اور وہ جانتے ہیں مسند کمخواب کو بھی خاک

صاف دنیا سے ہیں دنیا سے کوئی روشن دل
خاک ہی لگتی نہیں چادر مہتاب کو خاک

خاک ہوتا ہوں میں سیر چمن سے دو دن
گر لگے جا کے مری دامن احباب کو خاک

تاب دندان سے ظفر او سکے گر بجلی
کرے اک دم میں جلا کر در خوش آب کو خاک

لگی ہے اس ترے وحشی کے پیرہن سے خاک
لگا تو دے اگر جھاڑ پیرہن سے خاک

گمان رہا ہے زر گل خبر تو لے بلبل
اڑا کے لے گئی باد خزاں چمن سے خاک

ہوے نہ ہم ہیں فقط راہ عشق میں برباد
ہزاروں ہو گئے یاں پیش کوہکن سے خاک

ڈرے جو سوز محبت سے دل میں پروانہ
تو کیا لگا دے وہ لے شمع انجمن سے خاک

ہر ایک شخص جو زیر فلک مکدر ہے
بھرا ہے کیا کہیں اس جیب کہن سے خاک

بچا نہ خاک سے دامن کہاں کریگا کیا
لگے گی زیر زمیں جیب کے کفن سے خاک

ظفر ہے تو بھی وہ آتش زبان کہ ہو جلکر
دل حسود تری گرمی سخن سے خاک

ردیف کاف جلد دوم

حال اپنا کریں کیا تھا بیچارہ رہا ہاں خاک
دم لینے کی بھی نہیں تاب و توان خاک

نالوں سے مری آپ ہوئے سنگ و لیکن
اوس کو ہوا کچھ اثر آہ و فغان خاک

جوں نقش قدم مل گئے پا خاک میں لاکھوں
رکھتا نہ فلک تو کسی کا بھی نشان خاک

ردیف کاف جلد سوم

خطا وار وفا کا خط کیا لگی جاتی ہے سر اپنا — کہ نہ رستے میں لا کر خوف خطر دامن تک
[illegible] — جانا تاب پہنچ سکتی ہی پہنچی نظر دامن تک
[illegible] — [illegible] دل کی خبر دامن تک
زبان پر نہیں لاتے ہرگز حرف شکوہ کا — ستم کرنا جہاں تک ہے تجھے منظور کر دامن تک
رہیگا رونا ایسا [illegible] — پہنچ جائیگا گر [illegible] دامن تک
قفس سے چھٹکے مرغ ناتوان کیا جا لگا ہین — [illegible] دامن تک
[illegible] — [illegible] اگر دامن تک
بھلا اتنا [illegible] — [illegible] تر دامن تک

ہمیشہ حضرت ناصح ہیں باتیں
کبھی تشریف لیجاتی نہیں [illegible] دامن تک

ہیری در مجنوں کی کیا تصویر ہے دونو نکی ایک — وہی طوق اور وہی زنجیر ہے دونو نکی ایک
برق [illegible] کی [illegible] حرارت کم نہیں — آتش افسردہ ہیں گو تاثیر ہے دونو نکی ایک
مسجد و بتخانہ سنگ و خشت سے دونوں بنے — فرق انمیں کچھ نہیں تعمیر ہے دونو نکی ایک
قیس سے [illegible] کسانی [illegible] قیس کی — داستان ہے ایک اور تقریر ہے دونو نکی ایک
جو لکھا دشمن نے تجکو وہی لکھا دوست نے — قاصد کیا ایک قلم تحریر ہے دونو نکی ایک
دونوں وہ ناز و ادا دشمن [illegible] مر جاتے — قتل کرتے ہیں مرے تدبیر ہے دونو نکی ایک

[illegible]

پہونچی گو موت کو بیمار محبت تڑپ کے
پہر نہ نکلے وہ کبھی بہر عیادت تڑپ کے

صحبت غیر مین کچھ ایسے ہی کھل کھیلے تھا
گر نہ ہو اونکے حیا پاس غیرت تڑپ کے

روز محشر سے بھی یہ رات دیا ہی دراز
سمجھے دل نہ تو صبح شب فرقت تڑپ کے

دور الفت سے نہین قاتل گر جا کے تھمے
کشتہ نازکی ہے آپکے تربت تڑپ کے

بھاگتے دور ہین وحشت شب تنہائی مین
کوئی آتا نہین غیر از غم فرقت تڑپ کے

ایسے بیمہر سے کیا حشر تڑپ ہونگے
جسکے بیٹھے نہ کبھی بہر مروت تڑپ کے

اے ظفر کفر و نفاق و ستم و فسق و فجور
کیون نہ بڑھ جائین کہ آئی ہے قیامت تڑپ کے

کیا تجھ سے حسن مین ہو کوئی اے صنم شریک
پیدا ہوا نہ تیرا خدا کی قسم شریک

اتنا ہوا نہ عشق مین کوئی شریک حال
صد آفرین کہ ہین رنج و غم شریک

انداز ناز و غمزہ آن و ادا ترے
کرتے ہین قتل مجکو یہ ہو کر بہم شریک

کرتا ستم جو وہ تو فلک ہے نئے نئے
کیا جانے کون اسکا ہوا ہے ستم شریک

عاشق ہو کے حضرت دل سر کو سوختم
اس بات مین نہ آپکے ہونگے ہم شریک

اوس ذات لاشریک کے قربان اے ظفر
جسکا کہ نے عدم ہے اوسی کی قسم شریک

غزل

کہو نہین داستان غم اگر دو گھڑی وو دن
سنو اک بات بھی ظفر تو دو گھڑی وو دن

[illegible]

[illegible]

غصہ بھی کھاتے ہیں خون دل پیتے ہیں بہت
کچھ تو ... [illegible]

ساتھ کھانا اوس کے جب ... کھاتے ہیں لوگ
گالیاں ... تلخ تیری ... کھاتے ہیں لوگ

کیوں شراب ... پیو وہ مجھ سے ہے یقین وہ بدگمان
پھبتیاں جا جا کے میری اے ظفر کھاتے ہیں لوگ

ردیف کاف جلد دوم

سوزش عشق کی ہے یوں دل بیتاب سے لاگ
جس طرح آتش سوزاں کی ہو سیماب سے لاگ

آنکھ کس طرح لگی میری کہ تجھے ہیں شب ہجر
خواب کو چشم سے ہے چشم کو ہے خواب سے لاگ

آبرو کتنی ہے دریا کو گر اپنی منظور
کبھو باندھے نہ مرے دیدۂ پرآب سے لاگ

کام مسجد سے مجھے کیا مگر اوس ابرو نے
شوق میں اپنے لگا دی مری محراب سے لاگ

آپکی زلف کے حلقے سے دل اپنا ہے جدا
... اوس حلقۂ گرداب سے لاگ

دل لگاؤ نہ حسینوں سے مرا ... سے
لگے ... شمع سے پروانے کی مہتاب سے لاگ

جام کو ... لگا دی ساقی
جب کے ... لگی جام مئے ناب سے لاگ

آنکھ ... [illegible]
اگر خورشید کی خورشید جہانتاب سے لاگ

کی ہے جس روز سے ... لگا دوست آ کر
اے ظفر باندھی ہے اوس شوخ نے احباب سے لاگ

ردیف کاف جلد سوم

آ گئے ... [illegible]
... کیا خطا ... آ لاگ

[illegible]

[illegible]

رہتا ہی جب سے دلربا ہای ستم الگ الگ
رکھتی ہیں غمزہ و تیر و ابرو بقدر حوصلہ [illegible]
شرح فراق کا اثر دیکھیے سب خط میں ہے [illegible]
جیسے لگا دو آپ نے رکھا جو خط [illegible] الگ کیا
[illegible] کہ جتنا میں اوس نے [illegible]
جو کہ حرم میں ہو [illegible]

جیسے ہی دل الگ الگ ویسی ہی [illegible] الگ الگ
رنج و تعب جدا جدا درد و الم الگ الگ
کرتا قلم [illegible] حرف رقم الگ الگ
کرتے ہو [illegible] قول و قسم الگ الگ
اتنا ہی مجھسے [illegible] صنم الگ الگ
کیا ہو گر میں [illegible] حرم الگ الگ

یوں تو ستم شعار ہیں جتنے ہیں جہاں میں خوبرو
پر ہے ظفر ہر ایک کے طرز و ستم الگ الگ

کیونکہ رہے نہ ہمیشہ ماہ جبیں الگ تھلگ
یوں ہیں جہاں میں مرد جو گوشہ نشیں الگ تھلگ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رہتا ہی اک زمانے سے [illegible] ہمیں الگ تھلگ
جیسے صدف میں سب [illegible] الگ تھلگ
[illegible] الگ تھلگ
[illegible] الگ تھلگ
[illegible] الگ تھلگ
[illegible] الگ تھلگ
[illegible] الگ تھلگ
[illegible] الگ تھلگ
[illegible]

[illegible]

[illegible]

چمن میں گل نمط چہرہ ترا دیکھ جو ہو دے اشک خوں سے بھیگ کر ہم	تصدق ہو چکے ہیں ہر ہر قدم گل ہوا یکدست یہ فرش گلم گل

ظفر گلزار کیا لکھی غزل ہے
عجب گلشن ہی کو سب میں ہستی گل

مانگ اوسکی جبکہ تھی متصل کا کل سے گل سرپہ اس نخم سے رکھی گیسو ہ وہ رہ فی کھلا اشک کے قطرے نہیں ہیں دامن تر میں بکہ ساتھ ڈ ہی قرص ماہ تاباں نکے ہے قرص آفتابا	نیلو فر کا کب کھلے پھر پاس سنبل کے گل حبیب نمایاں نظر سے باغ میں بلبل کے گل بکتے ہیں سیر چمن کے موتیا کو ٹل سے گل چرخ مینا فام پر ہیں عکس جام مل کے گل

اے ظفر باغ معانی ہو ترا ہر اک سخن
جھڑتے ہیں تحسین کے منہ سے طالب آمل کے گل

ردیف لام جلد دوم

واہ کیا زلف سیہ پر کے حلقے ہیں گول [illegible] خورشید کے واسطے عاشق کے ہیں گرداب دریا کے [illegible] گھٹتے ہیں چشم و دہن [illegible] ہم ہجوم زخم ہی کو [illegible] میں [illegible]	دیکھ کر خنجر نے زنجیر کے حلقے ہیں گول دو نوں اس [illegible] کے حلقے ہیں گول [illegible] شمشیر کے حلقے ہیں گول دام حسن عالم [illegible] کے حلقے ہیں گول گول [illegible] کے حلقے ہیں گول [illegible]

[illegible]

پائی کیا مشابہت نہ لعل خط و خال کا سو ل
کیا عجب ہے شوق اسیری میں جو مرغان اسیر
دل کو بھگو آئی ہی یا چشم تر اس یار کے
قدر یون الفت دیرینہ کی دی اُس نے گنوا
لایا دامن میں گہر بھر کے مگر دے نہ سکا
ہو کے دنیا سے سبکدوش نہ منعم نہ فقیر
دل بلاؤں میں نہ زلف کا ہو گر پھنسا

چمن میں تاب نہ جب تو فرقت لب کی [illegible] کا ل
بچکر آپ کو جیسا [illegible] جلال کا سو ل
پھر سکا پھر نہ گیا یا ہو [illegible] لال کا سو ل
جیسے ہو جائے کم جنس کہین [illegible] کا ل
ابر نیسان دم گریہ مرے [illegible] کا ل
کہین کہیں [illegible] گران [illegible] شال کا ل
لیتا سودا گر [illegible] ایسا بھی [illegible] کا ل

ماہ سے جمع کیا سیم ظفر میں نے زر
پھر جو دیکھا تو نہیں پاس کہیں [illegible] کا ل

سوز غم میں یہ ملا وقت [illegible] پیری کے پھل
باغ عالم میں ہیں جو مرد کہ خوار [illegible]
کھاتی ہیں شاخ کمان سی تری [illegible] کے
باغ دل میں شجر آہ لگا ئے سے مجھے
ہے [illegible] سیب کا پھل [illegible] پیری
[illegible] باغ میں [illegible] کیا [illegible] ثمر

دل جگر دو نون ہے عاشق [illegible] کے پھل
پھول [illegible] ہیں [illegible] نہیں شمشیر کے پھل
دل مرا جائے [illegible] ہر تیر کے پھل
[illegible] افسوس [illegible] نہیں [illegible] کے پھل
[illegible] مشکین [illegible] ہیں [illegible] زنجیر کے پھل
[illegible] نہیں کھاتا کوئی نخل [illegible] تعویذ کے پھل

پھل ستارہ کا ملتجی ہے ظفر کیا ہو [illegible]
سب وہ کرتے ہیں موافق مری تقدیر کے پھل

[illegible]

ردیف میم جلد اول

[illegible]

برنگ گل نہیں ہوتی شگفتگی دل کو
اگہ کس طرح کا اب آیا ہی ای صبا موسم

شگفتہ دل کو مری جام مے پلا ساقی
ہوا ہی اور یہ برسات کا ہی کیا موسم

ہو فزوں گریہ ہی اور آہ سرد سوزش دل
ہر ایک چیز کا ہی یاں جدا جدا موسم

ہوا نہ سرخ یہ چہرہ کا رنگ زرد کبھی
تمھارے عشق میں اپنا ہی ایک سا موسم

چمن میں کیونکہ نہ پھیرا ہو صبح نسیم
بہار کا بھی یارو نہیں گیا موسم

بدل کے قافیہ لکھ دوسری غزل بھی ظفر
بہار باغ سخن کا تو ہے سدا موسم

ہر گھڑی ای دوست اداؤں کی ناز برداری میں ہم
دل کو ہاتھوں سے پڑے کیسی گرفتاری میں ہم

سب یہ روشن ہو ہماری گرمئ دل کی بھی
شمع ساں جلتے ہیں اپنی گرم بازاری میں ہم

یاد میں تیرے صنم کی آمد شب پر خیال
سجھتے ہیں اس صنم کی غمخواری میں ہم

کب ہنسا یا گردش گردوں نے ہم کو مثل گل
مثل شبنم ہیں ہمیشہ گریہ و زاری میں ہم

چشم و دل غفلت میں اپنے رہ گئے ای نوجوان
گرچہ سوتے ہیں بظاہر ہیں بیداری میں ہم

دوش پر رخت سفر باندھو کیا ہی صبا
دیکھتے ہیں سب کو یاں جیسے کہ تیاری میں ہم

کب تلک دیکھے یارب کہیں چشم تر
لگ رہے ہیں اپنے دل کی غمخواری میں ہم

دیکھ کر آئینہ کیا کہتا ہی یارو اب وہ شوخ
ماہ سے صد چند بہتر ہیں ادا داری میں ہم

ای ظفر لکھ تو غزل بحر و قوافی پھیر کر
قافیہ در دہر ہیں اب گہر باری میں ہم

[illegible]

[illegible]

پھرتے ہیں مہر و مہ جو گرداں
ہے تری جستجو خدا کی قسم

کھولتے ہیں سپہر نالہ و آہ
راز پوشیدہ کو خدا کی قسم

پہونچے منزل پہ ہمسفر اور ہم
رہ گئے غفلت میں خدا کی قسم

سمجھا تو غافل نکی باتون پر
ہے وہ بیہودہ گو خدا کی قسم

دیکھتے ہم دیکھتے ہو غفلت میں
خواب ہو غافلو خدا کی قسم

مہر کیا ذرہ کیا کہ ہو سب میں
جلوہ یار ہو خدا کی قسم

شمع میں ہو ہو تجلی تو
گل میں ہو بو ہی خدا کی قسم

ظفر اوس سے نہ کر زیادہ کلام
کہ وہ ہے تندخو خدا کی قسم

گلیں ہیں یہ سو اگر تیری خزینوں کے کام
کریں اک روز میں یہ بارہ مہینوں کے کام

کام کرتا شرفا کا جو فلک ہوتا شریف
یہ کمینہ ہے جو کرتا ہے کمینوں کے کام

طمع و حرص ہوا نے کیا انسان کو خراب
کہ ہے یہ ساری خرابی انہیں تینوں کے کام

دولت عشق سے ہے سینہ جواہر خانہ
دل کے ٹکڑے مرے کرتے ہیں نگینوں کے کام

کرتا ہے حسن کی بیداد سے اب تو جو ستم
کیا یہی ہوتے ہیں اے شوخ حسینوں کے کام

دو شش نقش قدم خاک میں ملتے ہیں سدا
تیری کوچے میں ہیں یہ خاک نشینوں کے کام

اے ظفر ایک بھی کام اوس کا قرینے سے نہو
بے قرینہ کرے گر لاکھ قرینوں کے کام

[illegible]

[illegible]

یا تجھ سے قاتل کے کچھ شکوہ نہیں ہے کبھی | رکھ کے آپ اپنا گلا شمشیر پر نثار کرتے ہین ہم
تو برا کہہ یا بھلا ہم سے نہ ہو تیرا گلہ | اے ستمگر تیری ہر تقریر پر نثار کرتے ہین ہم
کرتے کیا کیا شکر گر ہوتا جو نالوں میں اثر | جبکہ اپنی آہ کی تاثیر پر نثار کرتے ہین ہم
لکھا پیشانی کا پیش آتا ہے ہم شاکی نہیں | کاتب تقدیر کی تحریر پر نثار کرتے ہین ہم
ہمتو ہین صید محبت تیر سے [illegible] | [illegible] شکوہ کا کیا ہر تیر پر نثار کرتے ہین ہم

ہے ظفر ہم سا جفاکش کون زیر آسمان
ہر جفای آسمان پر بھی نثار کرتے ہین ہم

[illegible] تو دینگے ہم | دل کو فراق کا [illegible] ہی تو دینگے ہم
دل کیا [illegible] | [illegible] تو دینگے ہم
بتیاب دل [illegible] اگر [illegible] | [illegible] تو دینگے ہم
قصوں میں [illegible] | احوال اپنا اونکو سنا ہی تو دینگے ہم
مژگان اشکبار سے [illegible] | [illegible] ہی تو دینگے ہم
[illegible] | [illegible] ہی تو دینگے ہم

کچھ ہو گا عشق کی بازی پہ اسے ظفر
اک روز اپنی جان لگا ہی تو دینگے ہم

جوں بوی گل رفیق نسیم چمن ہیں ہم | اے ہمدمو وطن میں غریب الوطن [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

پروانہ لوٹنگا اوجلا ہی جو اپنی جان
لے اوسکی کیون نہ شمع شبستان کی تو قدم

کھٹکا ہی ہر قدم پہ ظفر راہ عشق مین
رکھہ اپنا دیکھہ بھال کے اسے راہبر قدم

دوستی جو تجہہ سی جاہل سے دلی رکہتے ہین ہم
ملح بایہ نسیم نبات گر نہین ہانتے تو کیا
شمع کے خاطہ سے کیا گذرے دل پروانہ پر
زیر شمشیر ستم بہی دل سے دیتے ہین دعا
زلف بل کہا ہی بلا سے جو ترے رخسار پر
صحبت پیر مغان ہمکو خوش آئی ہی دل

دشمنی اپنے مگر دل سے دلی رکہتے ہین ہم
الفت اوس شیرین شمائل سے دلی رکہتے ہین ہم
پیار جو اوس بے محفل سے دلی رکہتے ہین ہم
کیا محبت اپنے قاتل سے دلی رکہتے ہین ہم
آرزو بوسہ کی ہر تل سے دلی رکہتے ہین ہم
ہم ہین عاقل پہ عاقل سے دلی رکہتے ہین ہم

دل فدا کرتے ہین نام محمد دین پر اپنے ظفر
عشق اپنے پیر کامل سے دلی رکہتے ہین ہم

ردیف میم جلد چہارم

اب کہان وہ دن کہ تہی دن رات میرے پاس تم
کیا ستم ہے بیٹھتے ہین جو کہ دشمن تجھ سے ہین
جیتا ہون اجرت مین ملی انعام مین جان قاصد
بھیجتے ہو تمکو ہی نوشتی کی کیفیت اگر
قائل ہو پاس محبت کا ہون کیا ای مہربان

سنتے بہی اگر نہین اک بات میرے پاس تم
بہیجدیتے ہو وہی غمات میرے پاس تم
لاتے ہو خط اوسکا کیا خیرات میرے پاس تم
لوگ اردا کے ہین ساتہ میرے پاس تم
ڈالکو پاس اور نکے ہو آوقات میرے پاس تم

ردیف نون جلد اول

[illegible]

[illegible]

غزل اک اور یہ مضمون پڑھین کیونکر نہ محفل مین
لطف کیسے ہم بھی وضع اوستادانہ رکھتے ہین

کہا اونکو کبھی [illegible] ہم یکجان دو قالب ہین
نہی وہ مرگئی یار وہ ہم یک جان دو قالب ہین

[illegible] عشق مین پیدا ہوا وہ ہم یک جان دو قالب ہین
دو دو بھی ہین پیدا [illegible] ہم یکجان دو قالب ہین

بتا ہر گز یہ دو دو بھی عزیزو ہم عیان [illegible]
ولی [illegible] وہ اپنا صنم یکجان دو قالب ہین

[illegible] ساتھ سایہ اور رہتا ہون ہمدم سدا
جدائی کس طرح ہو اگر ہم یکجان دو قالب ہین

لطف [illegible] حقیقت مین [illegible]
کرکس صورت حباب [illegible] ہم یکجان دو قالب ہین

لطف ایک ان آنکھون مین وہی [illegible]
[illegible] یکجان دو قالب ہین

او دیکھین [illegible] ہم [illegible]
کہا [illegible] ہیں

[illegible] رکھتی مین جو آئینہ دلکو [illegible]
وہ آئینہ [illegible] حسن کی [illegible] بیٹھے ہین

[illegible] ایک بوسہ [illegible]
تماشا ہے کہ وہ [illegible] دل [illegible]

شراب عشق کی [illegible] کیفیت
عجب [illegible] عالم مستی [illegible] ہین

دلا ور ہین مہا ور ہین لطف [illegible] میدان
وہ اعدا کی سدا شمشیر و دو دستی پہ بیٹھے ہین

یا آئو اپنے پاس [illegible]
جو نصیب [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

دی ہی تصدیع سوا آنکھوں ہنر مندوں کے ... تجکو جز سب بے ہنری آتا ہنر خاک نہین

خاک مین آنسوؤن کی میری ملا تا کیا ہی ... تجکو اب دیدۂ تر قدر گہر خاک نہین

گر چہ ہوئی تجھ ہو درِ ہستی ہم ہو ہم ہی ... اور فرصت ہمین مانند شرر خاک نہین

اپنی نظرون سی رکھا مین ذرا شیشہ اب ... لیکن اس سی محل محبت مین ثمر خاک نہین

آئینہ کیونکہ ترے حسن کا ہو جیب نگاہ ... فریاد ہائی رہا در یار ہوا شکستہ خاک نہین

مجھے ظاہر ہو وہ وصاف تو کیا ہوتا ہی
دل تو صاف اونکا ہوا مجھسے ظفر خاک نہین

کیونکہ ہم دنیا مین کے سب کھلتا نہین ... اک کیا سبب دیوان کا سب کا کھلتا نہین

پوچھتا ہی حال بھی گردہ تو مارے شرم کے ... غنچۂ تصویر کی مانند لب کھلتا نہین

شاہ مقصود تک پہنچینگے کیونکر دیکھو ... نیند ہی باب تمنا ہی غضب کھلتا نہین

نیند ہی حبس خانۂ زندان مین دیوانہ ترا ... اوسکا دروازہ پہ پیرو روز و شب کھلتا نہین

دل ہی یہ غنچہ نہین ہی اسکا عقدہ ای صبا ... کھولنی کا جب تلک آوے نہ ڈھب کھلتا نہین

عشق نے ظفر کو کیا خاطر گرفتہ اونکا دل ... لاکھ ہو ساماں طرب کا گو عید کھلتا نہین

کس طرح معلوم ہووے اوسکے دل کا مدعا
مجھسے باتون مین ظفر وہ غنچہ لب کھلتا نہین

جھلا ہی تیرہ کوئی آنکھین ہم چورا سکے ... یہ آئی ہین کہ دل اوتہ ہووی یکدم چورا سکے

لگا ہی تیرہ خواہش ہی نظر کرتا ہی کشتون کو ... کہ جو دیکھی ہین ہم تیرہ وہ کوئی دم چورا سکے

ردیف الف نون جلد دوم

جسکو ایمان ہم اپنا سمجھا کئے ہیں | پوچھو وہ کافر کہ دو ساتھ ہیں کیا لگتے ہیں
تری فرقت میں جو دو پہر ہم پر ہر شب | تارے ہم صبح تلک ہو رہا دو گنتے ہیں
تو جو ہو قبلۂ جان ہم پا تصور ہو ادا | اپنی تصویر کی کو ہم قبلہ نما کہتے ہیں
ہم بتا کہتے ہیں انکو تو خدا ہی جانے | وہ [illegible] کہ کہاں کہتے ہیں
درد و غم یاس و الم رنج و تعب و ہجراں | ہم تو ساتھ اپنا نہیں کون رفقا کہتے ہیں
ظلم سہتے ہیں نہ بجز شکر نہیں کچھ کہتے | ہم جفا انکو تری مہر و وفا کہتے ہیں
آج جو وعدہ وفا کیا ہے کہتے | بیٹھے گھڑیاں شب مشتاق کے گنتے ہیں
ملتے خاک میں ہم جسکے [illegible] | [illegible] خاک کف پا کہتے ہیں

اے ظفر میری ان اشکوں کی [illegible]
مثل خورشید و ذرہ [illegible] گنتے ہیں

لگے ہیں دل پہ سنان الف یار کے تئیں | کیا ہے [illegible] ہوا یار کے تئیں
شکار شہ میں تیر و سوار توسن ناز | کمان نصیب ہوں [illegible] کے تئیں
خدا بچاوے [illegible] جسکے قتل پہ ہوں | [illegible] کے تئیں
فلک نے رعد کے [illegible] ساقی | چڑھا دی رگ ابر بہار کے تئیں
ابھی [illegible] | [illegible] کے تئیں
[illegible] | [illegible]
[illegible] ظفر [illegible] | [illegible] کے تئیں

[illegible]

ستانی مری ہو کہ ٹھہر نیکے نہیں پانون
ہر وقت مر زخمی بکو نہیں آب بقا کی
پھیلنا کہ دل سو جہان اپنا مری دار
لو ٹھہو دے ہیم لوہی لیے کتنے فریب سے
پھنسنا ہر ذرا عشق کا ہی کسی کو نا صح

گر چھو متا ہی کا سحاب ایسے فریب مین
رکھتی ہی تری تیغ کی آب ایسے فریب مین
رہتا ہی کمان چلکی کباب ایسے فریب مین
رہتا ہی کسی یا حساب ایسے فریب مین
آئی نہیں ہم خانہ خراب ایسے فریب مین

ہی کوئی نفس کہ دم نکل جاتا وہ سے
رہتا ہے ظفر کوئی حباب ایسے فریب مین

دھڑکے ہین نبکے دنیا مین مکان بیتو نکی ایر
حال دیوانونکا ہی پوچھ خار دشت سے
ہر قدم ہی تیرے انداز خرام ناز سے
تشنگی کا بھروسا کیا تمھاری ہونٹ سے
اس چمن مین میری برق نالہ جانسوز سے
محفل عشرت مین ہی اوس کا تل سفاک کی

ای فلک تو نے مسافر یا ان بیتو نکی ہین
یعنی افسا نہ ہو لوگ زبان بیتو نکی ہین
دل کو پامال ای سرو روان بیتو نکی ہین
ہم سے چھپکے آپ تماشا ای مہربان بیتو نکی ہین
جلگئے ای ہمصفیر و آشیان بیتو نکی ہین
کٹ گئے سر ہنستے ہنستے شمع سان بیتو نکی ہین

عشق مین پاؤن ہی بہکے مین ہی نہین اک دل فگار
جاک سینے ای ظفر مثل کتان بیتو نکی ہین

کفر ہو ایمان بلا اس ملک ہستی مین آ گیا
کر دیا ہی تھا ہمکو ستم نے ہمکو خراب

حق پرستی الحمد آئی بت پرستی مین
ہوش ہستی آ گیا جلد ہم کو مستی مین

[illegible]

[illegible]

ہم سے گو خم خالی کیو ساقی ہو لیکن اب
ہم کو ہے طلب جام بجز ساغر اور نہیں

پھر وہ عشق جنوں کیا غرض ہے خضر کی
راہ اور کچھ اور ہے اور کوئی رہبر اور نہیں

اہل بخشش ہو بیدار ہوا ان سے سمجھیں
سر سوز دل ہے تو کیا نخل ثمر اور نہیں

جو ہے دل میں وہی منہ سے کہا ہے پیدا
ہم نشیں ہے یہ ... دل میں ... اور نہیں

خوبی جوہر سے باقی ہے ہر اک سے امتیاز
لعل بھی پتھر ہیں لیکن وہ پتھر اور نہیں

سوز غم سے جلے خاکستر تو ہو ہمیں ہو چکا
ہے جو گرمی سی ابھی شاید کچھ اخگر اور نہیں

شعلہ آہ و فغاں ہے ہمیں سے چرخ کہن
دیکھتے ہو ہر شب عیاں تابندہ اختر اور نہیں

ہم قناعت کو تری دولت سمجھتے ہیں ظفر
ڈھونڈتے جو زر کو ہیں وہ طالب زر اور نہیں

ابھی تو ہے نہیں آیا ہے بیمار وہ کسی کے قابو میں
یہ چھاتے ہیں کہ مرا گر آ گیا یار وہ کسی کے قابو میں

متاع کو ہے مجبور عشق کی ...
پھنسے ہیں جس کے دل جا کر خریدار وہ کسی کے قابو میں

ابھی مر جائیں یا ان زندگی تک ہیں لیکن
نہیں موت اپنی بیمار وہ کسی کے قابو میں

وہ چشم مست ہے آہو کہ تیری سا عالم
نہیں رہتے ہیں بالکل ہوش ہشیار وہ کسی کے قابو میں

نگاہ ناز و انداز و ادا دل کو ہے کیونکر
کہ یہ تو آ گیا بیچارہ ان چاروں کے قابو میں

کہیں ہیں گردش ... اشکوں ...
اگر آئے تو ہو ہم ... کے قابو میں

ظفر ہی رہ دیکھ اہل ...
خدا کے واسطے آتا نہ مکاروں کے قابو میں

[illegible]

دو گھڑی کیلیئے کسو سطے یاں آتے ہو	دو ہی ہم جاؤ کہ رستے ہو کئی دن دو

ایک دن بھی جو ذرا اونکو خفا دیکھتے ہیں
اسے ظفر رہتے ہیں مکھ خفقان ہی دو دو دن

لاغری سے یوں ترے اندر چھپیں کی ہڈیاں	ہیں عیاں جیسے کہ مجنون حزین کی ہڈیاں
گو ترا دلسوز ہے گرم فغان ہیں جل [illegible]	شمع ساں گرمی سے آہ آتشیں کی ہڈیاں
یہ عداوت ہے محبت کی [illegible]	[illegible] ہیں کھا گئیں کی ہڈیاں
خاک میں بھی جسم سے غافل نہیں [illegible]	یہ زمین کی ہیں گئیں [illegible] کی ہڈیاں
جی میں ہے جو تیر لکھوں قاتل تری [illegible]	ہوں قلم بر تن سے گر شمشیر کین کی ہڈیاں
قابل نفرت ہے وہ یاں تک صورت [illegible]	کھا گئی [illegible] نہیں [illegible] یقین کی ہڈیاں

آگئے اوس [illegible] ظفر
توڑ ڈالوں مار کر [illegible] کی ہڈیاں

جو سر تا قدم اوس [illegible] جبین کو تمکین	کبھی فلک کو تمکین اور کبھی زمین کو تمکین
غرور حسن ہے پاس [illegible] کیا [illegible]	اوٹھا کو آنکھ کبھی وہ [illegible] تمکین
ترے ہیں ناز و ادا بھی عجب طرح سے [illegible]	تمکین مال نہ دولت دل [illegible] تمکین
جو تیر تو ناکسے والے ہیں تجھکو [illegible]	نہ وہ پری کو تمکین اور نہ حور عین کو تمکین
نصیب ہو [illegible] آنکھوں کو نور بینائی	تری سوا جو کسی اور حسین کو تمکین
تمکین [illegible] راہ اجل کی وہ خون گرفتہ کبھی	جو تیری نازک [illegible] تیغ کین کو تمکین

[illegible]

مجکو یقین ہے بات مری بھول جائینگے | دینگے گرہ اگرچہ وہ سو بار جیب مین

بس شیخ عشق سے سیکڑون دفتر سیاہ ہون
کیونکر ظفر سیاہ ہے وہ دو چار جیب مین

نہ پوچھو اوس سے ہرنا مہربان کی باتین | زمین کی ہون کو کسے آسمان کی باتین
وہ بیٹھتے ہین گو اینڑ باعث تمکین | بیاد ناتوانی ہین سارے جہان کی باتین
[illegible] تو صبح سے تا شام | ہزار دن سنتا ہون اوس بدگمان کی باتین
[illegible] آجا نجا کہ بہتر ہین | اوسی مکان پہ ہون جس مکان کی باتین
تری قرہ تری ابرو مجھے ہین یاد آگئی | جو کوئی کرتا ہے تیر و کمان کی باتین
کیا ہو جیسے کہ بازار عشق مین سودا | اوسی سے پوچھیے سود و زیان کی باتین
کہے ہو [illegible] باتین | سمجھ مین آئی تری ناتوان کی باتین
سہین ہو قتل ہی [illegible] | گر اور بھی ہین بہت امتحان کی باتین

وہ گالیان ہی [illegible] ظفر لیکن
مجھے خوش آئی [illegible] کی باتین

اگر کام تیرا دہم کے ٹھکانے پر نہین | [illegible]
چھلکے ہے جب وہ [illegible] تو کیا کیا ہمارا | چھلکے [illegible] ٹھکانے پر نہین
چوری سے دل کی باندھو الجھائے زلفین | [illegible] بلا کھینچے [illegible] ٹھکانے پر نہین
دل سے بلائین کیون تری [illegible] | بکھرے بال [illegible] ٹھکانے پر نہین

[illegible]

[illegible]

کناری ہمکنار اونکو ستا تو مدعا اپنا
مخمس لطف کستا ہی کیا غماز سنتے ہین

گاہ بیگاہ ادہر جو گذر کرتے ہین
پھرتے ہین خاک اوڑاتی ہوئی مانند صبا
کیون نہ قربان ہون کیا ناز تری تیر نگہ
دیکھ کر تجھکو [illegible]
دل پہ جو گذری ہی ہو جاتی ہی مجھکو معلوم
دیکھ تو تجھکو سب ہنستے ہین کس نشتہ جان

تو سب تجھکو ادہر سے ادہر کرتے ہین
عمر ہم خاک بسر خاک بسر کرتے ہین
واہ کیا [illegible] کرتے ہین
[illegible] کی گلشن جنتی ہی سفر کرتے ہین
قاصد اشناب مرا آکے خبر کرتے ہین
شمع کیطرح سے روز و شب سحر کرتے ہین

اسے لطف ہمسکو ادہر وہی نظر آتا ہی
ہم نظر اوسکے تصور مین جدہر کرتے ہین

نا صافیون سے دل کے یا صاف نیتون مین
کوچہ مین زلف کے تو رہتی ہی میرے دل کو
آتا ہی پیش دیکھین کسطرح وہ ستمگر
وہ خوش علامت تیغہ ہی قتل کو ہمارے
مژگان کے تیر و خنجر آتے ہین کام اسکے
وعدہ خلاف اب تو وعدہ کہین وفا کر
کیا کیا سخنوروں کے ہیں تنگ قافیے ہوں

چھنتی ہی جیسے اوسکی کیا بر خلافیون مین
اوس نشانہ مژگان کیا بر خلافیون مین
ظلم و ستم کی سے کیا بر خلافیون مین
جوبان رہی تمہاری آنکھین علافیون مین
یا سینہ چاکیون مین یا دل شگافیون مین
اک عمر یونہین گذری عذر خلافیون مین
لکھین لطف غزل ہم گر ایسی قافیون مین

[illegible]

[illegible]

ہو برا اوسکا کہ جو ڈالیں برائی آن کر
ہے یہ سب بے وجہ تیری او ظفر کی بیچ میں

اوس جگہ تو ملک الموت کی پر جلتی ہیں
دیکھو اس شمع شبستان میں کہ جلتی ہیں
دیکھکر اوس گل عارض کو مگر سب جلتے ہیں
دیدہ ہم روش ہیں ہیں تر جلتے ہیں
کہ دہان ... نظر جلتے ہیں
[illegible] جلتی ہیں

[illegible] جلتی ہیں
ہیں زرد ہیں ... دل ہیں
پھول لائے کے جو ہیں داغ بدل گلشن میں
خاک کردی کہیں آتش عشق جلا کر جلدی
[illegible]
[illegible]

داغ پر داغ جو وہ دل ... ہیں
گھر میں کیا کچھ ہے کہ چراغ او ظفر جلتے ہیں

کہ جان پر کھیلتے ای حضرت دل ... ہیں
تمہیں ہے روشنی ہی زیب محفل میں آئی ہیں
... دامن ہیں آئی ... میں آئی ہیں
مگر اک ... بسمل میں آئی ہیں
... [illegible] ... آئی ہیں
نہیں ... حاصل ... آئی
ظفر لکھتے غزل ... مشکل میں آئی ہیں

کمال عشق میں دیکھا کہ کامل ہی تو آئی ہیں
برنگ شمع ... محفل افروزی
کسی کی عقل ... تمہیں ...
کرو میں ... صید کیا ...
یہ رستہ عشق کا ای حضرت دل ...
حجاب جلوہ دیدار جانان ہے خودی اپنی
زمین سہل میں ... کچھ شعر کہہ ...

[illegible]

[illegible]

چرھا کر ہم کہین کسواسطے باتین شکایت کی	خلاصہ مدعا جو کچھ کہ اپنا تھا سو کہتی ہین
خبر کچھ لوگ تیرے قتل کی بھی سی نہین کہتی	جو کچھ جی مین فر قاتل کی جو چاہا تھا سو کہتی ہین

لطف سیر اور تقدیرا بھی ایک ہین دونون
او نظین جو کچھ کہ تیرے خط مین لکھا تھا سو کہتی ہین

بلا سے گرچہ ہوتا راز دل افشا ہو رونے مین	نہ روکو مجکو رونے سے مزا آتا ہی رونے مین
ہنستا تا ہی ذرا تو عالم رو یا مین جوا کر	بسر کر دیتا ساری شب [illegible] رونے مین
[illegible]	مری آنکھون سے وہ طوفان گیا ہے [illegible] رونے مین
مری دیوانگی کا [illegible] عجب عالم	کبھی رونے مین ہنستا ہی کبھی ہنستا ہی رونے مین
[illegible] دل لگی کو شغل [illegible] دل نہین لگتا	جو تجھ بن اپنا جی لگتا ہے تو لگتا ہی رونے مین
غبار وصل رکر دل سے ذرا دھویا نہین جاتا	اگرچہ میری چشم سے نہر روان رہتا ہی رونے مین
بنا ہی نوح کی طوفان گویا رونے کا [illegible]	مگر آنکھون سے اپنی [illegible] رونے مین
لگا کی [illegible] گرکش شمع گھل گھل کر	بہا جاتا ہی [illegible] سوز میرا پایا ہی رونے مین

لطف اسیر اپنا رونا رونے مین جاکر سامنے کس کے
دہا کون اپنے آنسو پونچھنے والا ہی رونے مین

یون شعلہ سوز غم سے اٹھا دل کے داغ مین	جیسے بھڑک گیا ہو فتیلہ چراغ مین
رخ پر ترے پسینے کے قطرون ہی ہین بہا	کیا پھول چاندنی کے ہین پھیلا باغ مین
ناصح نصیحتین تری ہم سن چکے بہت	خاموش ہو کہ اب نہین طاقت دماغ مین

ردیف نون جلد چہارم

[illegible]

[illegible]

فلک پر جب کبھی ہم نے ہلال عید کو دیکھا
یہی پھر گئی صورت تیرے ابرو کی آنکھوں میں

تصور میں لب لعلین کے تیرے رو رہے ہیں ہم
نہ کیونکر ہو قطرے ہیں پلکوں کے آنسو کی آنکھوں میں

تماشا ہو کر جام مردمک تھا مے سے عدو تک
کھنچے تصویر ہیر حلقہ گیسو کی آنکھوں میں

گریگی ایک پل میں دیکھنا تو خون کے آنسو نکلے
نشے کی ہے جو سرخی اوس شاہ خیرہ خو کی آنکھوں میں

صدف میں ہیں گہر ہم رنگ مرجان عشق کی دولت
تری غمدیدہ کی بو نہیں نہیں ہو گی آنکھوں میں

ظفر اوس دلبر پردہ نشین کو میں کہاں رکھوں
نہ دل میں ہے نہ ہے کوئی جگہ قابو کی آنکھوں میں

آپ کیا اوس نے لئے اور کیا دکھلا دینگے تمہیں
ہم تو دل کیا جان بھی اے دلربا دینگے تمہیں

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

سونے ہو چین کیونکر شنا کر ہم تجھے
[illegible]

تم ہمیں کو سو گے لیکن ہم نہ کو سینگے کبھی
بلکہ جب کو سوگے تم ہم دعا دینگے تمہیں

تم دکھاتے ہو ہمیں اے نو خط کیا باغ سبز
گل کھلا کر کچھ تماشا ہم دکھا دینگے تمہیں

کھو دی ہوا اے آنسو و تمنے ہماری آبرو
دیکھ لینا خاک میں ہم بھی ملا دینگے تمہیں

لے گئے ملکر حضرت دل اونکا نام باز دیکھیں گیا
یہ وہ ہیں عیار جب شیطے دغا دینگے تمہیں

تم کرو اے عندلیبو باغ میں نالہ ہزار
نشلے تیری ہچکیوں میں یہ اڑا دینگے تمہیں

اے ظفر زخم جگر جب ہم چھڑ کینگے نمک
اہل محبت کا مزا اپنی چکھا دینگے تمہیں

[illegible]

[illegible]

کہاں ہیں اونہیں وہ جو پہلے تھیں باتیں محبت کی
ظفر سیر یا نے نہایت زرق ہیں ہم جب ہیں اب اور ہیں

ہین اب کہاں بہار وہ سیر چمن کے دن — کرتے بسر ہیں ہجر میں اوس سیمتن کے دن
تشبیہ دون اگر رخ روشن سے تیرے مین — پھر جائیں آفتاب سپہر کہن کے دن
کہتی ہے دل سے اوس گل رخسار کی بہار — کیا دیکھتا ہے ہین ابھی دیوانہ پن کے دن
خورشید رو کا یار سے کرتا ہے سرکشی — کیا لگ گئے ہین شعلہ کو شمع لگن کے دن
کٹ جائیں رشک سے ... — ... اوس ... کے دن
جب عیش و عشرت و نشاط کا موسم گذر گیا — تو کیا گذر نہ جائینگے رنج و محن کے دن

آرہی جو ہوکے تم سے کہیں کچھ وہ اے ظفر
بولو نہ تم کہ اوسکے ہین یا کہیں کے دن

غزل دیگر

ہمدم جانی بجز غم دوسرا کوئی نہیں — اور دلسوز آہ سوزان کے سوا کوئی نہیں
نالہ و آہ رسا اسپے ہیں ہم کس کام کے — جب پہونچا تا بگوش دلربا کوئی نہیں
اور بھی یون تو حسین ہین یا لکھوں ہی زیر فلک — پر مری نظروں میں تجھسا مہ لقا کوئی نہیں
ای نگاہ یار تو وہ آفت جان غضب — پھیر سکتا تجکو ای تیر قضا کوئی نہیں
رہنے والونکا عدم کے حال کس سے پوچھیے — اسطرف کو آجتک انسے پھرا کوئی نہیں
آشنا ہیں جتنے ہیں اپنی غرض کے آشنا — خوب دیکھا ہمنے اپنا آشنا کوئی نہیں

[illegible]

[illegible]

گردش نے دنکو تیرے نہیں ایک جا قیام
کرتے ہیں اوسکے ہاتھ قلم اس خطا پہ دو
آنکھیں چڑھی ہوئی ہیں جو تم مجکو دیکھکر

رہتی فلک کی طرح ہمیشہ سفر میں ہیں
خط او ملکتے جو میر الفت نامہ بر میں ہیں
بہکانے والے آپ کے میری نظر میں ہیں

لکھتے ہیں جو وہ گھر ہی میں بیٹھ قاصدا ظفر
[illegible] سے جا جا نامہ بر او وہ بیر میں ہیں

ردیف واو جلد اول

ہماری دیکھ کے دریا دلی کا یار چڑھاو
ہمیں تو ایک ہی کافی ہو ہوش ابرو
خیال زلف بتان آ [illegible]
گلی میں ہو وہ اپنی اوڑہا کے تم ریک
جلن ہو آتش الفت کی دیکھو تم دم
بجھا کو مطربوا سوقت تار باز [illegible]

گھٹا ہی کیا ہی سمندر کا ایکبار چڑھاو
تم اپنی تیغ کو اب چرخ پر ہزار چڑھاو
[illegible] نیار چڑھاو
فلک فلک نہ مری خاک کا غبار چڑھاو
بہانہ کرکے نہ تم [illegible] بخار چڑھاو
[illegible] آتا رعدو مردنگ [illegible]

پتنگ وار ظفر روز شمع الفت پر
وہ ادا سے آوے جو تم خنگ یکبار چڑھاو

ہمیں شرماؤ نہ تم چشم حیا کو کھولو
پانوں مہندی لگا بیٹھے ہو تم آن وہ ہات
مار رکھی گی سراسر ہی یہ کافر دل کو

شل گل شوق ہوا بند قبا کو کھولو
خوش دل ہو تماشی جلد حنا کو کھولو
جان من رحم پہ نہ تم زلف دوتا کو کھولو

[illegible]

[illegible]

کیا خدا سے وہ ملاوےگا بت خانہ خراب	سر کو ٹکراتے جو اوسکے در دیوار سے ہو

اے ظفر اوس سے بھلا کیا ہے لگانا دلکا
جو کہ واقف نہ کبھی عشق کے آثار سے ہو

گر قتل کا ہے عزم تو شمشیر دکھا دو
یا آکے تم اپنی مجھے تصویر دکھا دو

یا شیشہ جو اوس میں نظارہ سے ملیں
تم ہمکو اگر زلف گرہ گیر دکھا دو

پتھر کی آنکھیں انہیں حسرت سے
تا مجھکو دو دریا کی زنجیر دکھا دو

یاں تک کشش دل انہیں کی ہے پیچ
ہے مجھ سا کوئی صاحب تاثیر دکھا دو

آئی ہی ہے یہ آہ کہ پہونچی ہے فلک تک
ورنہ کوئی ایسا تو ہمیں تیر دکھا دو

تم تیغ بکف پھرتے ہو کیوں کس لیے کیا ہے
ہے آج قضا کسکی گلوگیر دکھا دو

تبدیل قوافی سے ظفر دیکھیں تو اسدم
اک اور غزل کر ہمیں تحریر دکھا دو

شعلہ جو سوز دل سے گلوگیر آہ ہو
پیکاں نمط عیاں وہ سر تیر آہ ہو

سیل سرشک چشم وہ ہمراہ ہو اگر
جوں سرو آب جو بیاں تو قیر آہ ہو

دکھلاؤں میں جو سوزش دل کو بھی
حیران دیکھ عالم تنویر آہ ہو

کلک جلی تو شمع جگر سوز سے بنا
مانی جو کھینچی مری تصویر آہ ہو

نالاں ہیں ایک عمر سے ہم اسلیے ظفر
کب اوسکے دل میں دیکھیے تاثیر آہ ہو

[illegible]

ردیف واو جلد دوم

چمن میں باغ میں کس نے شکن کی بو
کہ خوش نہ آئی ہمیں نافہ ختن کی بو

لگایا ہے جو اوس عنبر شکن کو گل
بدن میں بس گئی نسرین و نسترن کی بو

چمن سے [illegible] استقدر قفس میرا
کہ [illegible] تجھی [illegible] گل چمن کی بو

عرق فشان کہیں گلشن میں تو شنا ہوا
ہر ایک گل سے جو آئی ترے بدن کی بو

[illegible] گل [illegible]
چمن میں لائی صبا کے پیرہن کی بو

[illegible] عشق کے دامان [illegible] گل
[illegible] کی بو

چمن میں غنچہ جو اوس گل کے سامنے [illegible]
بہار [illegible] طرف [illegible] وہ دہن کی بو

جو دل میں ہو [illegible] گلگشت [illegible]
[illegible] کے [illegible]

میں آپ پھرتا ہوں [illegible] حلق [illegible]
پھری اٹھاؤ تم اپنی مری گلو سے ہو

وہ شل کوہ گرانبار ہو تم حضرت عشق
کہ نہ کسی کو ملو اور نہ کسی سے ہو

شمشیر ناز کے ہر زخم سے ہی خون جاری
تمہارا [illegible] کہیں [illegible] سے ہو

مراد عشق میں عاشق کی نامرادی ہی
اٹھاؤ حضرت دل ہاتھ آرزو سے ہو

جو پیش آئے وہ منظور کرم ہو ساقی کا
نہ پھر و جام سے [illegible] تم سبو سے ہو

ہو گئی جس وقت اے سفاک ہم سینہ سپر
وہ ترش ابرو ہوا ہو تلخ گو ہمکو آج
ناصحا یکبیک گر تو کیوں مر پھرا آ کے عبث
گر صدِ دنیا کی ہوا میں سو طرح کا ہو ضرر

متہم تو ہو نہ کیجے تری جفا سے کچھ ہی ہو
بوسہ اک لینا لب شیریں ادا سے کچھ ہی ہو
دل نہیں پھرنے کا اس دلربا سے کچھ ہی ہو
لیک بچ سکتے نہیں ہم حق کی رضا سے کچھ ہی ہو

گو کہ دلبر سے ہم بولیں [illegible]
[illegible] ادا سے کچھ ہی ہو

وہاں کی مجلس [illegible] ادا [illegible] تو کیونکر ہو
[illegible] کی حشمت عنایت ہو تو کیونکر ہو
جہاں ہو نفس سا رہزن جہاں شیطان سا ہو دشمن
[illegible]
بہ رنگ طائر تصویر ہوں میں دام حسرت میں

گر ہیں آلودہ عصیاں شفاعت ہو تو کیونکر ہو
کہ بے اشک ندامت جوش رحمت ہو تو کیونکر ہو
وہاں طاعت کہو کیونکر ہو عبادت ہو تو کیونکر ہو
[illegible] ہو تو کیونکر ہو
رہائی کی ہماری کوئی صورت ہو تو کیونکر ہو

وہ ہمت ہی نہیں ہو سکتا ہے جو ہے کام ہمت کا
ظفر بے ہمتوں سے صرف ہمت ہو تو کیونکر ہو

نہیں کہہ سکتا کہ اللہ صنم تم ہی تو ہو
نہ مرا پاس کسی کو نہ کوئی میرے پاس
کفر و دین کا مجھے تبلا دیا تم نے رستا
خواہ مرواؤ ہمیں خواہ ہنساؤ ہمکو

لیک جو کچھ ہو سوا اللہ کی قسم تم ہی تو ہو
ہاں مگر ایک جو ہو مجھ سے ہم تم ہی تو ہو
میرے تو راہبر دیر و حرم تم ہی تو ہو
کہ ہمارے سبب شادی و غم تم ہی تو ہو

[illegible]

خدا کیواسطے ای ہمدمو نہ بولو تم | پیام لایا ہی کیا نامہ بر وہان سے سنو
تمہارے عشق نے رسوا کیا جہان مین ہمین | ہمارا ذکر نہ تم کیونکر اک جہان سے سنو
سنو تم اپنی جو تیغ نگاہ سے کہ او جان | تو میرے زخم جگر کے لب دہان سے سنو

ظفر وہ بوسہ تو کیا دیگا پر کوئی دشنام
جو تمکو سننا ہو اوس شوخ دلستان سے سنو

کہتا ہے کون تجھ سے کہ خنجر بکف نہ ہو | برحق ہین جان نثار محبت تلف نہ ہو
خاطر نشان نہ دل کی ہو جو نگہ کبھی | جبتلک کہ تیرے تیر نگہ کا ہدف نہ ہو
آتی ہے سینہ کوبی عاشق کی تو صدا | محفل مین اوسکی گر نہین آواز دف نہ ہو
جب تک کہ خوب عشق مین عاشق خراب | بیجا ہے وہ یہ کہ ہو تجھے غرور شرف نہ ہو
بہتر ہین دیکھ اوس سے مری چشم تر مین اشک | نازان دُرِ خوشاب پہ تو اے صدف نہ ہو

اے ظفر [illegible] ہمارا [illegible]
گو وہ اگر نہین [illegible] کی طرف نہ ہو

اگر ہو دل مین محبت کا داغ اچھا ہو | خدا کا گھر جو نہو بے چراغ اچھا ہو
کبھی نہ سیر ہو جی می کشون کا اے ساقی | اگر جب تلک نہ لبالب ایاغ اچھا ہو
ہجوم داغ سے ہے سوز دل کو یہ منظور | کہ ایک سینے مین تیار باغ اچھا ہو
محمد کو جو ہے کسطرح تعلق مین ترجیح | اگرچہ جیب ہو کہ طوطی سے زاغ اچھا ہو
دل اوسکی زلف کی کوچے مین گم ہو میرا | بتا دے شانہ اگر کچھ سراغ اچھا ہو

[illegible]

[illegible]

تیری محراب خم ابرو میں جو سجدہ کرے
تیغ کرنا جسکا اے قاتل تجھے منظور ہو

اسپہ آب دیدہ آ کر اوسکو تشنہ وار ہی
زیر خنجر اوسکو رکھنا تیرا گلو واجب ہی

ہاتھ سے جاکر ظفر پھر ہاتھ آئی یا نہ آئی
پر ہو دل گم جسکا اوسکو جستجو واجب ہی ہو

ردیف واو جلد سوم

گر نہ ہی وہ صحن میں رکھ چمن سے پانو
[illegible]
وہ وحشی کیا عجلت ہو تیری تیار تھے
تھا آہ و نالے سے اپنے ہلا کے
تیر جب کو پھر تو ہوس سرخی کے
[illegible]
[illegible] اگر صورت دیکھو
لیکن گل سکے دل وحشی کر چھین گئے

جو مرے زمین ہو کے گل او گلچین کا پانو
[illegible]
لون شیخ کے قدم کے ٹھیرون یہ میں کے پانو
اے دل نہیں میں کنشت میں حرم کسی کے پانو
رنگین ہی ہو سو اگر کو کھین کر پانو
[illegible]
وضو ہو ہی وہ زاہد پر مکر وہ میں پانو
[illegible]

دشت جنون میں اتنی بھی وسعت نہیں ظفر
پھیلیں جو اک ذرا مرے دیوانہ پن کے پانو

دوست اچھے ہو تو پوری دوستی کی ہو رہو
اس چمن میں کیا کرو گے میکشو میں بولو گر

یا کسی کو گر زخم تم یا کسی کی ہو رہو
غنچہ سان خاموش ہو لب کو سیے ہو رہو

[illegible]

ردیف واو جلد چہارم

[illegible]

ہوتا نگین کی طرح سے ہے نام روشن ہی	کرلیتا دل پہ نقش جو ہی نیک بات کو

دیوان لطف کا دیکھ کے کاتب ہیں کہہ رہے
لکھیں کہاں تلک ترے ہم کلیات کو

ہم معادی گرنہ جوہر غرت تو تیر آہن کی	تو ہمیں تیغ جو میں ہے تیر شمشیر آہن کو
گلے میں بھی جب زنجیر زر کو وہ پری	تو یہ دیوانہ گوا ہے پانون میں زنجیر آہن
پرہمن اوس صنم کی دیکھ کر تصویر عذار	نہ تصویر حجر کو پوجی نہ تصویر آہن کو
دن بہ سوز سینہ میں ہمارے وہ انگارہ	اوٹھا ذکی تہ تا یا اوسکے ہوا تسخیر آہن کو
کیا بیمار و نکو ہی صحت سلسلہ ہون ناز ما	گرہ سینے کی کمان میں کون سے تیر آہن کو
عمل بھی کا ہے انسانکا تو قالب جان	فنا ٹھا لے ملا وے خاک میں تعمیر آہن کو

عجب کیا فیض صاحبدل سے ہو جو ...
بدل دیتا ہو پارس ای لطف تاثیر آہن کو

کیا دیکھ کوئی اوس رخ روشن کی تاب	سکے ہے دیکھنے کو ماہ ہوتا ب آفتاب کو
بوی عرق سے یار کے خوشبو ہے دماغ	ہم سونگھتے نہیں کبھی عطر گلاب کو
سودا مجھے نہیں تری زلفوں نے انہی کیا	دیوانہ کردیا دل خانہ خراب
ہے سوق نصیب میکون ترا جنہیں	تجھ ہی میں لگا دی وہ جام شراب کو
ہم نے دیا وہ معرکہ عشق میں جواب	سب لاجواب ہو گئی سنکر جواب کو
الٹتی ہیں بادہ نوش فلک میں شفق نہیں	شیشہ میں آسمان کے بھرا ہے شہاب کو

[illegible]

مکرّے ہیں غائب میں سب عدو سخن ہم پہ
بول بھی سکتا نہیں کوئی ظفر کے روبرو

نصیب وصل تمہارا کہو تو کیونکر ہو
تو اپنے وعدے کا سچا جو ہو تو کیونکر ہو
نہ جلکے خاک ہو جبتک مثال پروانہ
تری مریض کے سو سو علاج ہوں لیکن
کسی [illegible] کا [illegible] ہو
یہ ہم بھی جانتے ہیں ترک عشق ہے لیکن
ملیں نہ خاک میں جبتک تمہارے کشتۂ ناز
جگر پہ زخم تو کھائے مگر مزا حاصل
کرم کہاں کہ ستم بھی ہو کرتے ناز سے کم
جھکا [illegible] آنا ادا راستی شیوہ

فراق یار میں تسکین ہو تو کیونکر ہو
یہ تجھ سے جھوٹ کی ہو ترک خو تو کیونکر ہو
طپش ہو دل کی ہمارے فرو تو کیونکر ہو
شفا اوسکے نصیبوں میں ہو تو کیونکر ہو
جو تم [illegible] کرو تو کیونکر ہو
جو دل پہ بس ہو اے ناصحو تو کیونکر ہو
دمِ [illegible] خاک سے ہو ناز لو تو کیونکر ہو
نمک فشاں ہو نہ وہ [illegible] تو کیونکر ہو
یہ [illegible] بھی ہو تو غنیمت ہے وہ تو کیونکر ہو
چمن میں سرو جو ہو سرفرو تو کیونکر ہو

ظفر جو ہو نہ محبت میں دل سے دلکو راہ
وہ میرے حال سے آگاہ ہو تو کیونکر ہو

عجب ہے مصحف رخ سے ہو گر اخلاص [illegible]
کہاں اوس چشم و حسن [illegible]
کہ گشتہ گردش چشم سیاہ ہی ترے قاتل

دم [illegible] آتش [illegible]
سیہ ریشم کی [illegible]
سیہ پوش اوسکے ماتم [illegible]

[illegible]

[illegible]

روسیاہی کو جو دھوتے نامۂ اعمال سے
اے ظفر اپنی دو فوارۂ چشم تر سے دھو

میکشو تم نوش کوئی ساغر مل تو کرو — کرتے بدمستی ابھی کیا ہو تامل تو کرو
دل لگایا ہو جو حضرت زلف جاناں میں کبھی — کرتے ہو نالے اگر تم شکل بلبل تو کرو
دیکھو پھر کیا کیا پریشاں ہوتا سنبل کا حال — آنکھ ڈالو گلشن میں بیاد عارض و کاکل تو کرو
کرتے شمشیر نگہ سے گر نہیں کشتہ مجھے — تو بلا کر زخمی تیغ تغافل تو کرو
گل کا سوز دل [illegible] — [illegible] صبا کہ تم بھلا گل تو کرو
کہتا ہے [illegible] کون سی کو دیکے تم — مارتے ہو کیوں نہیں ہو تم اگر غل تو کرو

[illegible]

[illegible] — [illegible] خدا کا نام لو
تم تو کھا جاؤ [illegible] — [illegible] خدا کا [illegible] دوا کا نام لو
یہ خطا [illegible] کرو گر الفت کو — اور بھلا وہ دل میں [illegible] کا نام لو
جو تمہارا دل میں ہے [illegible] نا صحو [illegible] — ورنہ میر [illegible] سے ترک وفا کا نام لو
خون عاشق سے کرو رنگین ہاتھ [illegible] — پھر کبھی ہر گز نہ تم رنگ حنا کا نام لو
حضرت دل آپ کی [illegible] الفت سے — ورنہ جیتے جی تم اس کالی بلا کا نام لو

اے ظفر چشم [illegible] باعمرہ و ناز و ادا
کون دل کو لے گیا اس دلربا کا نام لو

[illegible]

منتخب کلیات ظفر

[illegible]

نہ چھوڑا پر نہ چھوڑا ہمنے ملنا غیر کا پیارے
تمھاری دوستی میں مر گئے لاکھوں نہ جانا ہم

نہیں تو کھا گیا یہ غم بھلا مانو برا مانو
تمھیں ہو دشمن عالم بھلا مانو برا مانو

بڑوں کو منھ لگاتی ہو بھلوں سے تمکو نفرت ہے
ظفر کو دی بس غم بھلا مانو برا مانو

[illegible] دولت شکستن ہے کسیکی [illegible]
[illegible]
[illegible] جاناں
کہوں کیا غیب سے کیا آ لگا اک دل پہ تیر سا
مگر دنا رود دل ڈھیری ہیں کان اپنے تو
محبت کو جو دل کا [illegible] سمجھا ہے

جہاں میں جو نظر آتا ہے اک [illegible] سا مجھکو
[illegible] آرام مجھکو
مجھا کر دوش ہی پر تیرے بال بادِ صبا مجھکو
ترا جو ہرا جو شب یاد آیا [illegible] مجھکو
تری [illegible] چمن خوش آ نہیں کیا مجھکو
الٰہی [illegible] آتا ہے اسکا تماشا مجھکو

ہوا اس عشق کا وہ ہی کہ جس سے سب [illegible] بھولے
نہیں ہے یاد دنیا کا ظفر کوئی ذرا مجھکو

یوں ہی گیا تن [illegible] ہم فدا ہونگے تو ہونگے وہ
بتوں پر نام ہو گر ہم فدا ہونگے تو ہونگے وہ
اگر ہم پائل زلف دوتا ہونگے تو ہونگے وہ
ملینگے ملیں آ ساتھ میدان محبت
[illegible] آئین سہی وہ مقتل عشاق تک آئے

تو پھر [illegible] موجود جفا ہونگے تو ہونگے وہ
تمھیں پھر کیا گنہگار فدا ہونگے تو ہونگے وہ
کسیکو کیا گرفتار بلا ہونگے تو ہونگے وہ
اگر ہم کشتہ تیغ جفا ہونگے تو ہونگے وہ
جو لاکھوں [illegible] محشر بپا ہونگے تو ہونگے وہ

[illegible]

[illegible]

گرنے ہو کیا کیا بیاں تم مکاں آرا
جان لب پہ آگئی بیمار درد ہجر کی

غافلو دل کی بھی کچھ چارہ سازی کرو
اب تو اے رشک مسیحا کچھ مسیحائی کرو

صاف آجاتے نظر ہیں جلوۂ جاناں تمہیں
دیدۂ دل میں ظفر پیدا جو بینائی کرو

دیکھ کر رخ پر کھلی زلف چلیپا رات کو
اور بھی ہم کو ہوا وہ خبط سودا رات کو

یا وہ خال رخ ہے سینہ ... سے ... ہیں
ہم تری گنتے رہے ایک ایک تارا رات کو

[illegible]
یا قفا پر کہکشاں کا خط ہے سیدھا آنکھ کو

چاند ... [illegible]
[illegible] رات کو

آپ یوں چھپ چھپ کے کوئی ... جاتو
[illegible] رات کو

سرمہ سا آنکھوں میں تیری وحشی ... ہو نگاہ
بیٹھتے ہیں آنکھ ... چپکا رات کو

دور ہی چشم ماہ کی ... لگ جائے نظر
دیکھو کہیں ... تماشا رات کو

تم جو کہتے ہو کہ دن ہوتا ہے فشانی آپ
گھر میں ... اے ظفر ... رات کو

اپنے دربانوں سے کہہ دو ہیں تو کیوں نہیں
ورنہ ہو جائیگا دور ہی وقت ڈنگا رات کو

دیکھ لو سینہ ... ہو شمر باسی مانگ
اپنی اے حضرت دل خیر خدا سے مانگو

اندرون گلشن عالم کی مخالف ہی ہوا
الاماں ہمنفسو ایسی ہوا سے مانگو

تشنہ کامان محبت سی یہ کہہ ...
چاہیے آب تو اوس تیغ جفا سے مانگو

[illegible]

جلد اول

[illegible]

[illegible]

دیجو دل و دین کیون نہ مجھے اے بت قمر گات
جلوہ ہی خدائی کا تری گات مین کچھ

زلف اوسکی دکھا دے مجھے اے خضر تصور
کہتے ہین کہ ہی پردۂ ظلمات مین کچھ

حاصل نہین کچھ غیر ز دنیا ہے کسے
ہے کشور دل کے مری دیہات مین کچھ

نقد دل و دین کیون نہ کرون پیشکش آپ
لازم ہے کہ ہو اوسکی مدارات مین کچھ

[illegible] مطلب
[illegible] کچھ

[illegible]
[illegible] ملاقات مین کچھ

سائل ہے کبھی آج ملا تحفہ نہین [illegible]
حاصل ہو ہے اک کوزہ تری خیرات مین کچھ

بیتابی و زاری کی شکایت ہے عبث اب
ہوتا ہے ظفر [illegible] کچھ

[illegible] دیکھا مجھکو [illegible] مین غنچہ
نہین محبوب دہن مین [illegible] مشتاق مین غنچہ

ہنسا جو دیکھکر وہ غنچہ لب مجھکو محبت سے
ہوا گویا شگفتہ گلشن اشتیاق مین غنچہ

ہوا کت سر گران وہ بھی ہے وقت [illegible]
بجا ہے نرگس توا ہی سیمین ساق مین غنچہ

گرفتہ دل مرا ہے چشم و ابرو مین ہمیشہ کیا عشق
کلابی کی جگہ ہے سیکڑون کی طاق مین غنچہ

کیون کیا تیرا رنگ فندقی یا [illegible] گل خوبی
نہین خوشرنگ ایسا گلشن آفاق مین غنچہ

تیرا پیکان تیر ناوک افگن [illegible]
لا یا رنگ کیا باغ دل عشاق مین غنچہ

نہین کھلتا ظفر عقدہ ہین اوسکی خموشی کا
خدا جانے کہ اتنا کیون ہے استغراق مین غنچہ

[illegible]

[illegible]

کیا ہے ہمین یہ وحشت مین ... پامال
کہ خار خار کو ہے اب ہر قدم سے گلہ

ہزار غنچہ کھلائے پہ شگفتہ نہ دل
چمن مین ہمکو ہے یہ باد صبحدم سے گلہ

... شبنم رو رو لیک شکر ...
کیا نہ ہمنے کبھی اسکا اوس صنم سے گلہ

برنگ شمع جلے ہیں تمام رات لیکن
زبان پہ لائے نہ ہم اپنے سوز غم سے گلہ

دل اوسکو ہمنے دیا دل نے دی ہمین تکلیف
جو ہمکو دل سے گلہ ہے تو دل کو ہم سے گلہ

ظفر نوشتہ تقدیر پر جو راضی ہین
تو انکو ہووے ہی شکوہ نہ ہی قلم سے گلہ

ہے حنا کا رنگ بھی ... [illegible]
[illegible] زمین گردون پوچھ

بار دنیا سا ہے منعم کے ... [illegible]
[illegible] پوچھ

وہ گرانبار الم ہون مین کہ میری خاک بھی
گرچہ اوس پر ... معلوم ہوا مین پوچھ

دست وحشت سے رہا باقی جو تار پیرہن
... مجنون کی ہے ... پوچھ

بار کش دنیا کے ہوتے ہین اہل ...
لاد دو ہین جب گدھون کی طرح ...

اوسنے کیا سر پہ رکھا ہے ...
نازکی سے ... عبرت گلشن

لاکھ سرکش ہو دبا ہی وہ رہیگا اے ظفر
بار احسان سے اگر رکھے سر دشمن پوچھ

گمان نگہ یہ ہو ... کا رنگ پیوستہ
یہ تیغ ... ہو رنگ پیوستہ

اگرچہ صورت ... قمری
گلے مین ... طوق تنگ پیوستہ

[illegible]

[illegible]

پی سکے کیونکر کہین اپنا محبت سے تری — اک خدائی ہے کیا دل اے صنم بردا شتہ

جان اپنی وہ اٹھائے یہ ستم کش کیون نہ ہاتھ — اے ستمگر تو جو ہو تیغ ستم بردا شتہ

ہوگیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے — یکقلم کاغذ مرے نامہ کا نم بردا شتہ

کسکو برداشت اتنی کسکا عشق مین یہ حوصلہ

ہو ظفر کیطرح جو رنج و الم بردا شتہ

کیونکر کیا بہانہ نکالا ہے کر دیکا رستہ — تیرے گھر سے تو ہے سیدھا مرے گھر کا رستہ

رکھہ قدم راہ محبت مین سنبھلکر اپنا — دیکھہ اے دل کہ ہے خوف و خطر کا رستہ

وہ نہ آیا جو شب وعدہ تو ہم صبح تلک — بیٹھے دیکھا کیے اوس شوخ قمر کا رستہ

گر ابھی پردہ نشین وہ نہ دیوار کو شہر — دیکھہ یہ بیٹھے وہ کھلا تو نظر کا رستہ

نامۂ شوق کی تاثیر سے قاصد مجھے — لے گھر ہی میں کیا آٹھ پہر کا رستہ

چارۂ زخم کو سینے کے لگا مت ناصحے — بند ہو جائیگا فریاد جگر کا رستہ

پاسبان ہونگے ترے کوچے مین لاکھون لیکن

روک سکنے کا نہین کوئی ظفر کا رستہ

خجل ہے دیکھہ کے ابرو ہلال کیسا کچھ — اسی سے جانو کہ ہو چال کیسا کچھ

فلک سے رہتے ستارے ہو گرنہ معلوم — کھلا نہ یہ کہ ہے اوس رخ کا حال کیسا کچھ

جو دوست تھے وہ ہین دشمن عجب تماشا ہے — ہوا ہے دیکھو زمانے کا حال کیسا کچھ

مری زوال ہے جانو کمال کو میرے — زوال یہ ہے تو ہوگا کمال کیسا کچھ

اب نقاہت کا اور ہے نقشہ
اپنی طاقت کا اور ہے نقشہ

میری صحبت خوش آئی کیونکہ اونہین
اونکی صحبت کا اور ہے نقشہ

[illegible] کیا جان تک بھی دین مجکو
اپنی ہمت کا اور ہے نقشہ

جا ئی تیرے سے تب غم کیسا
اوس حرارت کا اور ہے نقشہ

ہے قیامت سے اوسکو کیا نسبت
تیرے قامت کا اور ہے نقشہ

سیدھے پاؤن پہ ٹیڑھی ہو جاتا
اوسکی خصلت کا اور ہے نقشہ

[illegible] ہرون پر بھی
سوز الفت کا اور ہے نقشہ

جاسے کیا کہ الوہی [illegible]
اس حقیقت کا اور ہے نقشہ

کیونکہ جا [illegible] ہو درد [illegible]
[illegible] نقشہ

تھا تو مجنون کو بھی جنون لیکن
میری وحشت کا اور ہے نقشہ

نقش جب لکھتو ہین عبث احباب
کہ محبت کا اور ہے نقشہ

جب سے دیکھا ہی تجکو آئینہ رو
اپنی حیرت کا اور ہے نقشہ

کیطرح صورت نہ اوسکی [illegible]
اوسکی صورت کا اور ہے نقشہ

گر سے جراح چارہ کس کس کا
ہر جراحت کا اور ہے نقشہ

اے ظفر ہے جہان مین خلق کہان
اب تو خلقت کا اور ہے نقشہ

کھنچا عجب سے زردی جبین کا ہی نقشہ
وہ مہر کا ہی یہ ماہ مبین کا ہی نقشہ

ردیف ہای ہوز

کبھی تو رقعہ طلب مین مرے خدا کیلیے
لکھے ہی کون کہ خط اوسکو تو نہ لکھا ہی دو ورق
طبیب میری پی بھی کتاب مین سو لکھ

کوئی ملاپ کا رستہ صنم نکال کے لکھ
پر اپنا صدری نہ باہر قدم نکال کے لکھ
کوئی تو نسخہ آزار غم نکال کے لکھ

پڑھے وہ دلبر تو خط ظفر خوشی سے خط
کچھ ایسی تو نئی طرز رقم نکال کے لکھ

[illegible] ٹھکانے کی جگہ
[illegible]
نقش بر آب ہی ہستی کی نہین کچھ بنیاد
دل پہ گر زخم نہو کوئی تو کیا ہو معلوم
کیا کرین جائین اگر آپ نہ ہم یار کے پاس
[illegible]
قطرۂ خون جگر یہ ہی مرے آب خورش
ای کماندار تھا تیر نگہ کو دل مین

[illegible] کی جگہ
تو ہوا اوسکو کہین [illegible] دکھلانے کی جگہ
ای حباب اسپہ کہان گھر کے بنانے کی جگہ
کہ یہ ہی ناوک جانان کے نشانے کی جگہ
گھر مین جب [illegible] اوسکے بلانے کی جگہ
جا [illegible] بٹھانے کی جگہ
وہی پانی کی جگہ ہی وہی دانے کی جگہ
کہ نہین اور کوئی اوسکے ٹھکانے کی جگہ

ہے یہ انبوہ غم [illegible] ہجوم غیرت
نہین سینہ مین ظفر دم کے سمانے کی جگہ

سینے پہ دیکھ دیکھ ذرا ایک بار ہاتھ
ہو جائے دسترس جو تری زلف تک مجھے

یہ حال ہی کہ اچھلے ہی دل چار چار ہاتھ
مین جانون آ گیا مرے مار سیاہ ہاتھ

ردیف ہای ہوز

[illegible]

دیکھ کر نقشہ ترا کہتے ہیں نقاش ظفر
یہ کھنچے کس سے بجز خامۂ قدرت نقشہ

نہ کہہ ہر ایک سے تو وہ کلام بیہودہ — کہ جس سے ہو ترا مشہور نام بیہودہ
نصیب ہوگا نہ ہرگز وہ تو [illegible] — یہ ہے خیال ہیں صبح و شام بیہودہ
تری شہید محبت کی نعش پر قاتل — ہوا ہے خلق کا کیوں ازدحام بیہودہ
جو اشک خون ہو بیفائدہ ہے دیدۂ [illegible] — بغیر بادہ ہے مینا و جام بیہودہ
[illegible] آگے [illegible] چشم — ہے ایک لات سے اس خوش خرام بیہودہ
جو دل میں [illegible] — [illegible] غلام بیہودہ
نہیں دہن ہیں مگر [illegible] لب کی [illegible] — [illegible] کلام [illegible]
نہ کچھ ہے گریہ سے حاصل نہ آہ و نالہ سے — ہمارے عشق میں ہیں دونوں کام بیہودہ

جو ذکر کیجیے تو اے ظفر کو ذکر خدا
بغیر اس کے ہیں باتیں تمام بیہودہ

نشے میں کس لیے اتنا اٹھا طاق سے شیشہ — کہ گر کے ہاتھ سے ٹوٹا تمہارا [illegible] شیشہ
ہیں تو جام ہی ہر شام لٹا رہا ساقی — ہوا نصیب کبھی اتفاق سے شیشہ
بہت دنوں میں ہوتی ہے بزم وصل نصیب — لیے ہے جام ہے کیا اشتیاق سے شیشہ
نہ کر فلک سے طلب شربت محبت کی — بھرا ہوا ہے زہر نفاق سے شیشہ
اگر اشارہ ہو کچھ چشم مست ساقی کا — تو آئے بزم میں ناگہ طراق سے شیشہ

[illegible]

ہو تو اس شربت دیدار سے سیر جسکو — درد میں ہو نہ وہ محتاج دوا کا بندہ
سرخرو حشر کو ہوگا وہی سب بندوں میں — جو شہید اوسکی ہوا تیغ جفا کا بندہ
تیرے ہر جور پہ صابر ہے جفا پر راضی — دیکھ تو میں بھی ہوں کیا صبر رضا کا بندہ
تو جو ہی بندۂ حق بیٹھ خدا کے در پر — در بدر بھٹکے نہ پھر حرص و ہوا کا بندہ
خواہ ہو گبر کوئی خواہ مسلمان لیکن — ہاں نہیں کون تری ناز و ادا کا بندہ

ای ظفر جب سے میں اوس کا بنا ہوں بندہ
دیکھتا ہے مجھے ہر ایک خدا کا بندہ

نہیں کہیں ہے تری چشم فتنہ زا کی پناہ — یہ وہ بلا ہے کہ لیں ہے صنم خدا کی پناہ
سوا رنج و غم و یاس چاہ میں اوسکی — دلا نہ ڈھونڈھ کسی یار آشنا کی پناہ
پناہ مانگتا ہے جسکو دیکھکر ہر شخص — غضب ہے تیغ ادا شوخ کج ادا کی پناہ
جفا سے تیرے نہیں ڈر ذرا وفا لازم — کہ اونکے واسطے ہے عشق میں وفا کی پناہ
پھری ہے موج ہوا ساقیا لیے شمشیر — نہیں بجز سر جام مے کی پناہ
نہ بچے نگاہ سے دل تیر کس طرح ظالم — کہ ہے جہان میں کمان ناوک قضا کی پناہ

اگر قبول ہو درگاہ ایزدی میں ظفر
تو دو جہان میں کافی ہے اک دعا کی پناہ

ردیف یای تحتانی جلد اول

پر اشک تر دیاں ہے آہ دل سوزاں ہے — یہ سرو چراغاں ہے وہ شمع شبستاں ہے

[illegible]

وانصت نہیں تم میری تمنا اقشانی ہے
اور جسم عشق کی کس سے صفت کیجیے
کوشب جو محفل میں ہونا انجمن آرا ہے
چاہ وہ ہے جبین یوسف سی کبھی دیکھیے

کھینچون کو ابھی رابطہ جرخ کہن جاوے
کرنے کو نہ ہمیشہ آہوئی ختن جاوے
کیونکر نہ تری بلبل تہ شمع لگن جاوے
دل کیونکہ بھلا اپنا پھر گرد وطن جاوے

میدان سخن میں وہ گر مجھ سے ظفر کھینچے
بھول اپنا فصیحی بھی یان طرز سخن جاوے

[illegible]
ہر رات سپہر [illegible]
یہ تن گل [illegible] الم
جنے دیکھی ساقیا وہ گردش چشم بتان
کہہ گئے تھے تم جو ہمکو آ دکھائیں رات شب
وعدہ کرکے رات کا آ دو سحر آ نہ کر

[illegible] زمین پر ہیں قدم
[illegible]
[illegible] جام [illegible]
آ کی اپنا جا کہان [illegible]
ایسی ہی شخص [illegible]

جس سے اپنا تھا خط و پیغام جاری اے ظفر
اس قدر رہیں وہ تو ہمکو [illegible]

اے غنچہ دہن سیر تو ہر گلستان ہے
دلسوز ہے اک عالم روشن ہے تجھی سے
ٹھہرے ہیں مژگان میں [illegible] جگر آ کے

دل کیون نہ شگفتہ ہو تو بھی گل خندان
پروانہ میں تیرا ہون تو شمع شبستان ہے
[illegible] میں اے قدم کیا سیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

یک سخت یاد تیری ان کھولتی نہیں ہے / جلد آ کہ مجھکو تجھ بن ہے پیچ و تاب ساقی
لے لیکے ہچکیاں دل رہتا ہے شکل مینا / ہے جام مجھ کو انکو جام شراب ساقی
جسکی نظر میں گردش جام شراب کی ہے / دوران سے کہ سہل جانے انقلاب ساقی
مست جھیڑ کر سنا تو تانون میں مجھکو / لگتا ہے تار بارش تار رباب ساقی

مے کے نشہ میں لکھوا دی اک غزل ظفر نے / [illegible] آب و تاب ساقی

کیوں ہو نہ کشتی سے ہر دم مجھے حجاب ساقی / ہے اپنا اندلون میں عہد شباب ساقی
ہم گل میں بھر کے صہبائے ناب ساقی / آنکھوں میں محو کر دیں ہم آفتاب ساقی
اس ابر میں خوش آوے کیونکر نہ سیر دریا / کیفیتوں سے پر ہے جام حباب ساقی
دل [illegible] مژگان پہ ہے نہیں ہے / لایا ہوں تیری خاطر جام شراب ساقی
ابرو کا تیرے جلوہ دیکھا ہے شاید او / جو ماہ نو ہے شب کو با ورکاب ساقی
سنبل ہے گیا پریشان ہے دیکھ زلف ہی / صبح نسیم کو بھی ہے پیچ و تاب ساقی
ساغر کشی ہماری ہے مست بوجھ کر تجھ بن یا / پیتے ہیں خون دل ہم جا شراب ساقی
جو زلف رخ کو تیرے دیکھی ہے یہ کبھی کی / کیا جلوہ گر ہیں باہم برق و سحاب ساقی
اس ہراس [illegible] ایمن دل کو کھاتا میرے / ہیکہ صبا نہ کہتا اب آفتاب ساقی
تجھ بن شکست ہوا ہے پتھر سے میر کو شیشہ / ساغر ہی ہے تنہا چشم پر آب ساقی
ساغر کشی ظفر میں [illegible] کیا / شیشے پڑے ہیں خالی ہے مست خواب ساقی

[illegible]

[illegible]

تو وہ اب شیرین زبان بحر سخن میں ہے ظفر
جز ترے کیوں چڑھے منھ پہ کرشمہ پانی کے

یاس داغ دل کو سوز غم سے ہیں پھلکے پڑے
متصل ساغر کو یا شیشے ہیں یہ ڈھلکے پڑے

دیکھ گر اے مردمان اس چشم گریان کو مر
پیٹ میں پانی ابھی کیونکر نہ بادل کو پڑے

اپنا ہے وہ سینہ سوزان جیسے رشک کے
داغ انگار ابھی ہیں سینے میں شعل کے پڑے

[illegible] آغوش میں کھینچوں اسی جسکی کمر
بوجھ سے جھکے میان ہر لحظہ ہیکل کے پڑے

[illegible]
تشنہ لب اک دریان میں ہیں ہم چھاگل کے پڑے

یوں ہی کہنا ایک سے نہ تم آرام [illegible]
[illegible]

مت حباب نقش سمجھو ہیں میرا [illegible]
[illegible]

فیض سے تیرے کٹ گیا ہمارا ہی خون
پارہ یاقوت ہیں اس میں خنجل کے پڑے

جیب میں چھپا ہے خط مجھے معلوم ہو
اب تلک سوجھے پیارے تم جہاں کل کے پڑے

بوسے ماتھا کو ٹکرا آخر کیا یہی پر کیا
نوح تیری کان بات اے پیٹ کی ہلکی پڑے

سبحہ گوہر کی کب خواہش ہے مجکو اے ظفر
ہیں گلے میں ہار اپنے یان مسلسل کے پڑے

جوش گریہ سے یہ کچھ دیدۂ تر بیٹھ گئے
ہے یہ طوفان کشتی ہمسایہ کے گھر بیٹھ گئے

دیکھنا ہم نہیں اٹھنے کے میان حشر تلک
جس گھڑی در پہ ترے کھول کمر بیٹھ گئے

کیا ہوا ہے جو خفا ہے دل پہ داغ جو ہم
تیرے پہلو میں دوزانو [illegible] ہم بیٹھ گئے

[illegible]

[illegible]

روز وفات کا تو خطر کچھ نہیں مجھے
دریا کا پاٹ تختۂ دامن تو بنگیا
چاک قفس سے دیکھ رہا ہون رخ چمن

ای ہمنشین ہی پر شب ہجران کا ڈر مجھی
اور اس سے کیا دکھائیگی ای چشم تر مجھے
صیاد ہی نہیں ہوس بال و پر مجھے

جلوہ اوسی کا دیر و حرم مین ہی ای ظفر
آتا نہین ہے اوسکے سوا کچھ نظر مجھے

[illegible] ہمارا
بالین پہ دم نزع بھی آیا نہ ستمگر
ہم مبتلا ہین کشتۂ تیر اس تیر نگہ کے
کہتے ہین کہ تیغ کو دھر آسمان پہ اوس نے
لخت جگر و اشک ہین جا سر تر ہو آگے
جمعیت دل تیری سبب سے ہین پریشان

ہے [illegible] وحشت جنون دست و گریبان ہمارے
سب رکھے رہے دل ہی میں ارمان ہمارے
خوبان جہان جاتے ہین قربان ہمارے
یہ سنتے ہی بس اڑ گئی اوسان ہمارے
یہ لعل ہین وہ گوہر غلطان ہمارے
کیون عہد میں تیری زلف پریشان ہمارے

آیا ہے ظفر پہنکے پوشاک وہ گلگون
قاتل نے کیے قتل کے سامان ہمارے

چاندنی کی سیر خوبان تا سحر دیکھا کیے
کیا کہون کیونکر تجھے رشک قمر دیکھا کیے
شب تجھے کیا ہم ہی ای رشک قمر دیکھا کیے
کچھ ہوئی تسکین نہ کچھ بن اس دل حیرت کے

اور ہم اونکا رخ رشک قمر دیکھا کیے
وہ نظر آئے نہ ہمکو ہم نظر دیکھا کیے
یا وہ پردہ مین بھی تیرا رخ تا سحر دیکھا کیے
گو تری تصویر ہم آٹھون پہر دیکھا کیے

[illegible]

جگر اور دل کی کیا پوچھو ہے بس یہ ذکر جانے دے
کہوں کیا خاک اے غافل شکایت اس مین دو کی ہے

الم اور غصہ سے جو گذرے ہے جگر پہ تجھ نہ کھلواؤ
نہ پوچھو وہ کیا حاصل شکایت اس مین دو کی ہے

کہوں کیا شمع اور گلگیر کا مذکور مین تجھ سے
سراپا شاہد محفل شکایت اسمین دو کی ہے

حقیقت ساہر و مژگان کی اسے پوچھ مت ہر دم
نہین لکھنے کے یہ قابل شکایت [illegible] مین دو کی ہے

کیا جو تیغ و خنجر نے ترے سو دل ہی [illegible]
زبان سے کیا کہوں قاتل [illegible] مین دو کی ہے

دکھایا اور ستوایا جو کچھ ہے [illegible]
ظفر کس سے کہوں شاغل شکایت اسمین دو کی ہے

شیشۂ دل ہی بہت نازک ہو کیونکر نہ [illegible]	[illegible] نشۂ جام و گلگون [illegible]
اک دیا تقدیر نے ہی گوشۂ داسوں [illegible]	پوچھتا ہی کون شہر عشق مین مجنون [illegible]
گر دکھاؤ تو ذرا وہ وہ قامت موزون [illegible]	خاک مین ملجائیگا اہو سر گلشن تو ابھی
آئینہ تو کر رکھا ہی اپنا اب مفتون تجھے	ایک عالم تھا ترا مائل تو [illegible] سادہ رو
حق کھانی تو دیا ہی وہ لب میگون تجھے	اشک سی کیونکر نہ اسے [illegible] جائین [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہمکو خطرہ تھا کہ لوگون مین تھا چرچا اور کچھ
بات خطا اے کی تیری پر ہماری رہ گئی

فکر ہی فکر ہی ہوگا [illegible]
دل مین بعد از مرگ کچھ گر بیقراری رہ گئی

آملا ملنے خاک مین جو خاک مین [illegible] کوئی
خاکساری خاک کی گر خاکساری رہ گئی

آؤ گر آنا ہے کیون گن گن کر رکھتے ہو قدم
اور کوئی دم کی ہو یہان مہمان ہی رہ گئی

ہوگیا جسدن سے آئے دل پہ اوسکو اختیار
اختیار اپنا گیا بے اختیاری رہ گئی

جب قدم اوس [illegible]
[illegible] قدم پر [illegible] رہ گئی

کھینچتے ہی تیغ اوسکے دم ہوا اپنا ہوا
آہ دل مین آرزوئی زخم کاری رہ گئی

اور تو جو کچھ تھا سارا کر چلے غمخوار گی
اب فقط یہ ایک غم کی غمگساری رہ گئی

شکوہ عیاری کا یارون سے بجا ہے اے ظفر
اس زمانے مین یہی رسم یاری رہ گئی

شاخ مژگان میری کب اشکون سے پانی مین ہے
یہ عقیق البحر کا دیکھو شجر پانی مین ہے

جوش گریہ [illegible] کھینچا میان تک [illegible]
گنبد نیلی [illegible] نیلوفر پانی مین ہے

بحر و بر خالی نہین گردش زدون سے دیکھ لو
ہے جو خشکی مین بگولا تو بھنور پانی مین ہے

آتش دل سے [illegible]
جا بجا ماہی [illegible] اپنا گھر پانی مین ہے

دیکھکر تیرے لب [illegible] ان کو ماری [illegible]
لعل پتھر مین چھپا جا کر گہر پانی مین ہے

میری آہ و اشک سے [illegible] زمین کا ہے یہ حال
وہ ادھر آتش مین ہے [illegible] پانی مین ہے

عشق مین [illegible]
کوہ بھی اشکون سے میرے [illegible] پانی مین ہے

[illegible]

[illegible]

کرتی ہے تازہ فتنہ بپا گردش فلک — لاتی ہے آسمان زمین پر جگر نے نیچے

اک دل ہے اوسکو دیکھیے کس کس کو دی ہے خبر
آتے نظر ہین سیکڑون دلبر نئے نئے

ہاں سے کب خط رخسارۂ دلبر کے نیچے ہے — لیے بیٹھے کو طوطی ہے بال و پر کے نیچے ہے

تصور اوسکی مژگان کا مجھے سونے نہین دیتا — بچھا دیتا کوئی نشتر مری بستر کے نیچے ہے

طلب کرتا ہے آب خضر بے تیغ قاتل سے — غرض جو سبز بختی اس گنبد اخضر کے نیچے ہے

[illegible] — ہوا پیدا اک اخترا اور اس اختر کے نیچے ہے

[illegible] — [illegible] کے نیچے ہے

مری آواز زیر بام [illegible] — [illegible]

قلق ہے دم بدم گردون [illegible] — [illegible] کے نیچے ہے

خیال بالش پر [illegible] — [illegible] آسمان کا سنگ [illegible] کے نیچے ہے

لطف [illegible] سے کیا چالاک دستی ہے
کہ دست کوہکن تو دب گیا پتھر کے نیچے ہے

کسکے ابرو کی مری تصویر آنکھون مین پھری — بسمل [illegible] کی جگہ شمشیر آنکھون مین پھری

اوس پری رخسار کی [illegible] — وحشیون کی صورت زنجیر آنکھون مین پھری

خواب مین [illegible] — اوسکے گھر کی جو مری تعمیر آنکھون مین پھری

جب آیا وہ [illegible] — تیلی آنکھون کی تری تحریر آنکھون مین پھری

[illegible]

[illegible]

اثر سے ہیں گلے ملتے ہیں خط آیا ہے زندگانی کا | پھری ہے جب طلق ... تکبیر پھری ہے

ظفر منزل مقصود پہ لشکر سے پہونچی
کدھر کو بھٹکی ہوئی سی عقل بے تدبیر پھرتی ہے

جسوقت اوسکی زلف گرہگیر کھل پڑی
... خاک ... کا ... اشکون میں گیا
... [illegible]
پھر موسم بہار میں پیدا ہوا جو گل
کیا ... جبین پہ گرہ ... کی
یہ کہکشان کمان ہے نشہ میں غرور کے
اوس غنچہ دہن کے ہنسنے سے دلمین پڑی گرہ

سودا ہیوے جو پانو کی زنجیر کھل پڑی
گویا گرہ سی چشم کی ... کھل پڑی
... شمشیر کھل پڑی
کیا وحشیون کے پانو سے زنجیر کھل پڑی
تڑاک سے جو گردن نخچیر کھل پڑی
بگڑی مگر تری فلک پیر کھل پڑی
بھی گرچہ مثل غنچہ تصویر کھل پڑی

جانا ظفر ... کر اپنے کھلے نصیب
مین کھولے اوسکے در کی جو زنجیر کھل پڑی

کسی عاشق کا ترے اشکون سے ... دیدہ ہے
بجا یا ... پھر کر خون دل ... آنکھون میں
مرے اشکون کا دریا کر رہا اتنی طغیانی
... آیا ... انتظار اوسکا کیا ...
دل ... میرے ... اڑتا ہے

گل نرگس جو شبنم سے چمن میں آب دیدہ ہے
... دل شیشہ ہوا اور جام ... ہے
نظر آتا ہر اک حلقہ گرداب دیدہ ہے
سفید اپنا ہوا یان صورت ... ہے
ہوائی ہو گیا کیون میرا ... دیدہ ہے

[illegible]

لے گئے وہ اسیر شکن کو اور خون پھونک کے
نہیں کچھ نسبت محبت سے جو حاصل ہے تو بس یہ ہے

ہوا دل کو جگر کا جو مشغلہ سی مژگان
کہ اس فرح صفت آرا سے مقابل ہے تو بس یہ ہے

اگر جو دیکھا اسکو وہ تماشا ہی ہستی کی
اگر تجھ میں وارستگی و حائل ہے تو بس یہ ہے

ہوئی صید محبت سب پکڑ مہر لیکن دل
وہ ہر دم طپش اک نیم بسمل ہے تو بس یہ ہے

کنارہ ہو گور کے جب عشق میں پہنچی تو یہ جانا
کہ اس دریا بے پایان کا ساحل ہے تو بس یہ ہے

دل انسان کیونکر مسند آرائی محبت ہے
کہ یہ منصب ہے اعلیٰ اسکے قابل ہے تو بس یہ ہے

محبت میں کمال ایسا ظفر پہونچا گیا لیکن
[illegible]

[illegible]
[illegible]

حور و ملک و دیو پری انس بھی جان
[illegible]

یوسف ہے وہی ہے وہی زلیخا وہی یعقوب
کنعان ہے وہی مصر وہی چاہ وہی ہے

رہبر وہ وہی راہبر ہے وہی رہزن وہی
گمراہ وہی راہ سے [illegible]

کیا حسن میں کیا عشق میں سب میں ہے وہی
یہ ہر جب عجز و سبب آہ وہی ہے

مجنون و خراباتی و دیوانہ و ہشیار
درویش و گدا شاہ و شہنشاہ وہی ہے

خاک میں شعر میں ہے ظفر جلوہ وہ رنگ
و دیکھو وہی سب میں ہے با اللہ وہی ہے

جلوہ جیسا جسے دکھلایا مرا جانا ہے
کہ خدا ہی نظر آتا مرا جانا ہے

[illegible]

[illegible] میں عرق با نکلتا ہے	گیسوں جو ابو رہا نشین تنا ہے
پھر بھی آشنا نکلتا ہے	سیر کی جا ہے کوچہ ہستی
کچھ وہ سوال تو ملا نکلتا ہے	پھر ہوؤں کی آنچ آ کے گیا
کچھ بڑ تپتا ہوا نکلتا ہے	کیا طپش ہے کہ شعر بھی دل سے
[illegible] نکلتا ہے	لاش پہ میری منہ یہ عالم کو
[illegible] فرا نکلتا ہے	[illegible]

شمشیر یہ چندا نگ غضب بانکوں کی چمک پھر ویسی ہی
جو بے کی گند جادو شہ خدا بانکوں کی چمک پھر ویسی ہی

آنکھوں میں [illegible]
[illegible] سرخی [illegible] رکھتی ہی چھلک پھر ویسی ہی

برسات میں اوسکی گرمی ہے پر [illegible] میں اوسکے سوخ ہے
تھا مشق ہو قیامت چال بری چلنے میں ٹھسک پھر ویسی ہی

گو رنگ بھبھوکا آتش [illegible] شعلہ [illegible] ہے
تو بجلی سی کوند رہی پیاری عارض کی چمک پھر ویسی ہی

[illegible] دو غنچے ہیں ہم [illegible] اک [illegible] گل
یار [illegible] شاخ گل رکھتی ہے لچک پھر ویسی ہی

[illegible]

کسی کو کچھ تو لگایا مری طرف سے ظفر
جو بات بات میں مجھ سے وہ قسم لیتی

صبا اگر مرا غنچہ جبیں وہ گل کرے
تو نظارہ کیا گل کا بلبل کرے

تو وہی یہ تکیہ بالکل کرے
خدا ہی پہ انسان توکل کرے

وہ پھر و بیر و اور دیکھ آوے
یہ دل میرا کیونکر تامل کرے

کہ شام کی یہ سیاہی وہی
نظر جو تری سو ہی کاکل کرے

[illegible]
کوئی کیونکر اوس سے توسل کرے

[illegible]
[illegible] باغ میں شاخ سنبل کرے

غم عشق تو [illegible]
[illegible]

گردن کمر نگاہی کا گر میں ملا
تو پھر [illegible] وہ غافل کرے

کرے تو ظفر یہ جو لاکھوں ستم
کہاں تک وہ صبر و تحمل کرے

ہزار کوس اگر کوئی ایک دم دوڑے
مجال کیا رہ الفت میں جو قدم دوڑے

ہوا وصل میں یا وس گل کے [illegible]
ہمیشہ ہم روش باد صبح دم دوڑے

ارادہ کیا ہے خدا جانے پھر مراک جا
تمہارے گھوڑے [illegible] کا قدر [illegible] دوڑے

گیا نہ خاک پہ بھی جوش وحشت کا
ہمیشہ اوس کے پیچھے بگولے کی طرح ہم دوڑے

مجھے تباہ مرا گیا گناہ کیا تقصیر
جو مجھ پہ کھینچ کر تم خنجر ستم دوڑے

[illegible]

[illegible]

ہمکو کیا کام ہی ہم کون شکایت والے
کچھ کہین یا نہ کہین آپکی صحبت والے

پھرتے کب عہد وفا سے ہین محبت والے
سر پھرایا کرین بلبک کے نصیحت والے

چھوڑتے دختر رز کو ہین کوئی نشو اے
عذر اس فاحشہ سی کرتے ہین حرمت والے

اک نگہ پر دل و جان دونون تجھے دیتے ہین
تیرے عاشق ہین یہ دل والے ہمت والے

ہمت عشق [illegible] کیا ہستی
پوچھو کیا تو ہین پانو محبت والے

[illegible]
[illegible] ندامت والے

شمع [illegible] لو ہم مین
مثل پروانہ جلے جاتے ہین غیرت والے

عاشقو تمکو نہین کچھ کا فرو دیندار سے کام
اوس سے ملتے ہین جو ہین عشق کے ملت والے

[illegible] ستم رکھ ہی دیا سر اپنا
ہم بھی ہین عاشقو نہین کیا تیری جرات والے

[illegible] نہین سکتے
کہیا وہ کہین جن پاین شریعت والے

وحشت ملک سلیمان کو سمجھے کیا ہین
سامنے گنج قناعت کی قناعت والے

اس ستم پر تو ظفر دیتے ہو تم دم اونپر
کیا ستم ہو جو وہ ہون مہر و مروت والے

دیر کیون کر دے ہی تو شتابی والے
آپ تا کب ہین ادہی محفل مین خرابی والے

ہین جو محفل مین تری جام گلابی والے
انکو تو منہ نہ لگائین یہ خرابی والے

ہین [illegible] گیا
میرے دشمن تجھے اور درو کتابی والے

گیسو زروسیم کے رکھتے ہین طبق شمس و قمر
پر ہین یہ دونون ترے صدقی رکابی والے

[illegible]

[illegible]

اڑا دے خاک عاشق کی وہ جس دم
عنانِ توسن چالاک پکڑے

لکھے تھے وہ جو خط غیر دنکو تو نے
گئے آج ای بت بیباک پکڑے

عجب کیا ہجر الفت میں مرا نام
جو سنکر کان ہر بیباک پکڑے

ٹھہرنے دے ہی تو کسکو جو کوئی
زمین سے گوش افلاک پکڑے

ترے درد جدائی سے بھری ہی
کلیجا عاشق غمناک پکڑے

ظفر کے منہ سے کب نکلے ہے وہ یا
[illegible] اک پکڑے

[illegible]
[illegible] کا دن یاد ہے

نہیں بھولتا کوئی سب [illegible]
[illegible] یاد ہے

جو ٹھہرا ہی روز او سکے آنکیاں
دلا روز گن یا نہ گن یاد ہے

نہیں بھولتا وسے عاشق ترا
گھڑی ایک پل ایک ہمیں یاد ہے

ذکر امتحان سمجھے یہ کہدیا
ہمیں تیرو وہ اسے [illegible] یاد ہے

گئے بھول سب عیش دنیا کہ ہم
نہیں کوئی بھی یار بن یاد ہے

ظفر کو ترے زلف و رخ کے سوا
نہیں اور کچھ رات دن یاد ہے

مسلماں جائیں گر ساری کہ چھوڑے
نہ چھوڑوں مت خدا مارے کہ چھوڑے

ترے صید محبت ہو چکے ہم
کرے تو ذبح ای پیارے کہ چھوڑے

[illegible]

جا ہے پرچہ تجر کا دل کی کیا اونکو لیے | پارۂ دل تھا جلد شک وان لیجائینگے
جبکہ چمکینگے کو خورشید درخشان بھی تو | اہ فلک شعلۂ آہ و فغان لیجائینگے
کرتے ہین فکر عمارت مین بسر جوانی عمر | کیا اوٹھا کر اپنے سر پر وہ مکان لیجائینگے

اے ظفر بہتر ہے خاموشی خدا جانے کہ تو
کیا کہیگا اور وہ یقین کیا گمان لیجائینگے

ردیف یا ے تحتانی جلد سوم

لینگا ساقیا کیا جیسے پیوازی کے پیمانے | کر پی جائینگا مستی مین ہمازی کے پیمانے
[illegible] کے ہاتھہ تو مین اسکے ہاتھون | ہزارون ہی گئے ٹوٹ آج ہمجازی کے پیمانے
سمجھو آبلے انکو کہ ہین تقدیر جو اوٹھی | تو ہین یاد دہی مہر دل اسکے کا تھا کے پیمانے
[illegible] ساقی | شراب خون دل بھر بھر پی جائیگا پیمانے
اڑا او مرغ دل کو اور پر مرد ان لیے رکھو | سدا پانی کر تیرا سدا دازی کے پیوفی
تری آنکھون کے جاہ یدون نے غمزے کے عوض ظالم | پیے زہراب ہے بھر کر دو آتھاکے پیمانے
دل تھا جلوہ وہ خورشید انگور ہے میرا | کر بھرتے ہے ہین جیسے ہر دوا کو پیمانے
نہین آتے کی جب تک تھا کیا ہین وہ پیمانے | کبھی ساقی نہین منجار ہے جوانی کے پیمانے

مے عیش طرب کا ایک قطرہ بھی نہین ساقی
ظفر آسمان ہین بوشیں دکھلانے کے پیمانے

آج لو سے پیر دلی ہو گئی ہوئی رہ گئی | پیرے اونکو ہاتھ پانی ہو کے ہوتے رہ گئی

[illegible]

گئے یار یہ لوگ گلے کمان یا نہیں جاتے
علم صنعت کمان [illegible] نقاش [illegible]
[illegible] تو انکو بہی ماتمی ہے سب
کسیکو ہم نہیں اسواسطے دیتے ہیں دل [illegible]
مرو جا سب ہیں جیسے گمان ان کی گمان [illegible]
[illegible]

جو تصور [illegible] کی انکھین نشان یا نہیں جاتے
کر نقشے ایکسے کہ بیان یا نہیں جاتے
دماغ ایسا لگے زیر آسمان یا نہیں جاتے
کر جو آگی تھو ایسے دوستان یا نہیں جاتے
تمہارے دین کہین ایسے گمان یا نہیں جاتے
کر وان تو نقش یا رنگ کان یا نہیں جاتے

[illegible]

نیم میں کر تصیب جنکو نہ رہنا چاہیے
اوس ستمگر کو دل اپنا اب تو ہے دیدیا
[illegible] ساقی کو لینا جام ہے مشکل نہین
اے برہمن یا تو نہین زنجیر ہو گر دشمن [illegible]
جاتے ہین یا بہک [illegible] خلش [illegible]
چاہ کر تم پھر [illegible] یا ہم کہو انصاف کو
حسن اوس مہوش کا جب [illegible]

[illegible] کہ بسا [illegible] وہ ہمکو سہنا چاہیے
اپنی قسمت [illegible] اور اپنا لینا چاہیے
[illegible] دیوانی [illegible] گنا چاہیے
دشت مین مجنون [illegible]
چاہ مین جا جب [illegible] دینا چاہیے
[illegible] غیرت سے [illegible]

اے ظفر دل بیٹھنا اچھا نہین اسوقت مین
کنج غزلت مین الگ ہی سب سے رہنا چاہیے

[illegible]

[illegible]

گل میں جام ہے ساقی یہ کسی میکش کا
غنچہ گلشن کہا اسکو گلابی یہ ہے

رات دن رہتا ہے جو افسوں کے پانی میں
مردم دیدہ ہے یا مردم آبی یہ ہے

[illegible] سامان ضیافت میں ہے گرم [illegible]
[illegible] لایا جو سوزی کی رکابی یہ ہے

کوئی ذکر کیا قرآن پڑھے دیکھو
حال کیا اسکے [illegible] کتابی یہ ہے

[illegible] میں [illegible] جگر و دل [illegible]
[illegible] کا ان کبابی یہ ہے

[illegible] عمل [illegible] ہے ظفر آج اونکا
وہ جو جاتے ہیں شتاب اتنی شتابی یہ ہے

جب [illegible] اگر ہوتے مصیبت کیلئے پڑتی
ہمیں دل کے لگانے کی عادت کیلئے پڑتی

اگر سودا نہ ہوتا اس تری زلف مسلسل کا
گلے عاشق کے زنجیر محبت کیلئے پڑتی

اگر وہ ہو کر ہے اگر یہ تیرا دل صاف دیتا
تو کیوں آئینہ یا [illegible] کدورت کیلئے پڑتی

[illegible] کیطرح ہو جاتا [illegible]
نظر تیری ادھر آ ماہ طلعت کیلئے پڑتی

جو [illegible] دشمنوں سے دوستی انکی ہو جاتی
تو ایسی مجھ میں [illegible] عداوت کیلئے پڑتی

نہ کرتی گر کمی وہ تیغ ابرو قتل میں میرے
تو شمشیر اجل کی پھر ضرورت کیلئے پڑتی

مری قسمت ہوتی گر تیری میری جانب
[illegible] دل میں [illegible] کیلئے پڑتی

[illegible] ہے دم [illegible] مجنوں [illegible]
[illegible] وحشت کیلئے پڑتی

ظفر روتے جو ہم دل کھول کر اک بار جنگل میں
زراعت کے لیے باران کی حاجت کیلئے پڑتی

[illegible]

[illegible]

اے ظفر جس طرح تو سر بازار جاتا ہے نڈر
اس طرح کوچے میں اوس قاتل کے جاتا کون ہے

وہ اور ہیں جو عشق کا دم بھر کے رہ گئے
تھا قصد یہ کہ کیجئے کچھ اون سے ہم اپنا حال
یہ حال ضعف سے ہے کہ مانند نقش پا
دیکھا جو اوسکا جلوہ تو حیرت سے رہ گئے
[illegible]
[illegible]

ہنسنے کو جسدم آہ بھری مر کے رہ گئے
دیکھا جو اونکو چین بجبین ڈر کے رہ گئے
جیسا یہ ہمنے پانوں فرہاد ڈر کے رہ گئے
دیدے کھلے جو مہ و اختر کے رہ گئے
[illegible] عاشق مضطر کے رہ گئے
[illegible]

ایسے ہی طائر دل و جان [illegible] اے ظفر
پھندے میں اوسکی زلف معنبر کے رہ گئے

جو تیری یاد جلوۂ قامت میں سو گئے
اُن نے تماشا دیکھا تماشا جہان کا
جو تیری انتظار میں جاگے تمام عمر
ہمخواب ہو نہ خواب میں بھی دیکھتے نہیں
جس روز دیکھی تیری چشم سیاہ مست
ہم سوئے زیر خاک نہ آرام سے مگر
جلنے جگائے فتنۂ خوابیدہ حرص سے

گویا وہ عرصہ گاہ قیامت میں سو گئے
جو مست ہو کے نشۂ غفلت میں سو گئے
حیران ہوں کسطرح سے وہ تربت میں سو گئے
بخت آپ ایسے تیری محبت میں سو گئے
شب زندہ دار تھے جو عبادت میں سو گئے
جاگے بہت تھے رنج و مصیبت میں سو گئے
سب آکے بستر کنج قناعت میں سو گئے

[illegible]

مری بیمار غم کا حال یہ ہے ناتوانی سے
نہیں کر سکتا بستر پر کہ تجھ سے سر اونچی

اوٹھایا چاہتے ہو تم حیا کا آنکھ سے پردہ
جو بالا ہی ہے چلن بھولکر تجھ سے وہ نیچی

عدو منھ تو چڑھے ہیں لیکن اگر بات آ جا
اودھر اونچی سی بھی ہے ادھر تو اونچی

جھکایا سر نہیں ہے جسنے تیری تیغ ابرو
کب اوسکی گردن اب ہے ادھر نیچی سے اونچی

نہیں ہے اس چمن میں گر بلندی ساتھ پستی کے
کہ ہوتی بڑھکے کیوں شاخ شجر نیچی کی اونچی

ہوا مشہور پردہ ہم سے جو دیوار پردے کی
بنا تی اندنون اوسنے ظفر تجھ سے اونچی ہے

بال زلفوں کے جو وہ منھ پہ بکھیرے آئینگے
روز روشن میں بھی گویا منھ اندھیرے آئینگے

چھوڑ جائینگے نہیں تنہا تجھے سایہ کی طرح
تو جدھر جائیگا ہم بھی ساتھ تیرے آئینگے

گوری قاتل کو جب پہونچا لائینگے [illegible]
ہم ستم [illegible] کے جیدم [illegible] ڈیرے آئینگے

شام بھی ہونے کو آئی کیا سبب تب [illegible]
وہ تو کہتے تھے کہ گھر ہم سویرے آئینگے

شہرۂ آفاق ہونگے لیلی و مجنون ہزار
ذہن میں تیرے جیسے آئینگے نہ میرے آئینگے

لیگئے تاب و توان صبر و خرد سب لوٹ کر
کیا خبر تھی ہکو وہ ایسے لٹیرے آئینگے

اے ظفر جب بیٹھے ہم پھر کے کوے یار سے
رنج و غم چاروں طرف سے ہکو گھیرے آئینگے

وہ تو اے قاصد نہ آئینگے کہیں نہ جائینگے
گھر میں بیٹھے گھوڑی کاغذ کہ نہیں [illegible]

کھینچ لینگے جو کہ دنیا کی طمع سے اپنا ہاتھ
پانوں اپنے یاں وہی آرام سے پھیلائینگے

[illegible]

خدا جانی ظفر ملک عدم کے رہنے والوں کی
فراغت سے گذرتی ہے کہ تنگی سے گذرتی ہے

جمال یار جہاں دیکھو گلستان الٰہی ہے — جدا ہی رنگ ہر گل کا عجب شان الٰہی ہے
کیا شکوہ نہ ہمنے اوس صنم نے جور بیحد سے — کہا الحمد لله شکر و احسان الٰہی ہے
ہم اوس بندے کے ہیں کہ جو فرمان الٰہی — بجا لانا ہمیشہ دل سے احسان الٰہی ہے
[illegible] — کہ نہان ہمیں ورنہ نہان الٰہی ہے
[illegible] — [illegible] جان قربان الٰہی ہے
[illegible] — [illegible]

کہاں الفت [illegible]
ظفر حمد الٰہی وہ جو شایان الٰہی ہے

نہ پوچھو کیا تماشا ہے دنیا کا کارخانہ ہے — محبت ہی اگر [illegible] خدا کا کارخانہ ہے
جلا ہوتی ہے خاکستر سے یاں آئینہ کو دیکھ — تماشا ہے کدورت میں صفا کا کارخانہ ہے
قریبوں میں کمیں نا کی تو اوس کی آنا — ذرا ہشیار زلفیں یاں بلا کا کارخانہ ہے
نہیں رہتی ہمیشہ ایک سی گنت یاں کی — کچھ اسکے رنگ میں رنگ حنا کا کارخانہ ہے
امید لطف کیا رکھتا تو اوس کے دل سے — ستم کا کارخانہ ہے جفا کا کارخانہ ہے
بجا ہی عمر ہو قاتل ہے کوئی کیونکہ جان اپنی — نہیں رکتا کسی سے قضا کا کارخانہ ہے
صفائی دیکھ جوں آئینہ دیدہ وری — جہاں سے اٹھ گیا بالکل حیا کا کارخانہ ہے

[illegible]

گشتہ ہون اوسکی چشم کا مین ہیر گی ر...
کرتی ہی ہمدم اپنا بجز نالہ و فغان
کھینچا ہی مجکو شہر سے آخر کو سود...
ہو عشق جو اونکے سامنے آتا جھک کے تو

ہر جو وہ چراغ جام چشم غزال کے
آیا نہ کام وقت پہ رنج و ملال کے
ہوش جنون نے ہاتھ گریبان مین ڈالکے
کیا ہو گیا پھول ذرا منہ سنبھال کے

جو دل کہ ہو وہ ... سے سوا اسکے اے ظفر
قائل نہ استغنا رہے کہ ہم ہین منفعل کے

جو شمع کی کب ... لو کی ایاغ مین بھی
بنا کی چشم مجنون نے اشک خون شام
اثر ہو گر دل روشن مین صحبت ... کا
... گل رخسار سے عرق کرکے
ہوا ہین جو ہو کر رنگ گل گلستان سے
بنا ہی ... کی شیخ گل ...

ساقی اور بہا پیے دماغ مین بو ہی
صبا لہو کی جو دامان داغ مین بو ہی
تو کر کے وہ تیل کی جا تو چراغ مین بھی
گلاب کی سی جو ساقی ایاغ مین بو ہی
... کے صبا ... ایاغ مین بو ہی
... جو ... داغ مین بو ہی

جو وہ خاکسار ہون مین بھی کہ عطر گل کی طرح
مہک رہی مری کچھ فراغ مین بو سے

محبت منافقانہ ہی بہر جا نفاق کو
دیکھا نہ مجکو ہم یو نہین محو دم ... چلے
چھپا ہی کب سا ہوا اوس ... زلف کا

... اتفاق ہی تو کہین اتفاق سے
آ ... تیری ویکر اشتیاق سے
تریاق بھی اگر کوئی لائے عراق سے

ردیف یای حطی

[illegible]

اے پری زلفوں کی ہیں زنجیر گلے میں سب کے	جو کوئی دیکھے ہے تیرے قد و قامت کو کھڑی
نشانہ نظر نہیں آتا کہیں محبت کا	یہ سمجھے صنم سے کیا قامت کو کھڑی
[illegible] دل ہے کیا [illegible] تیر و کمر	یہ ہوئی ہے کہ آنکھ نا [illegible]
[illegible]	لو وہ [illegible] آنکھ [illegible]

وفا کا [illegible] ہے [illegible]

سب اپنی بات سے [illegible]

[illegible] جلوہ موسیٰ فلک ہے	خورشید نہیں یہ [illegible] فلک ہے
[illegible]	[illegible] وہ کون انجمن آرا فلک ہے
[illegible]	[illegible] فلک ہے
وہ [illegible]	[illegible] فلک ہے

[illegible]

زلفوں میں تیری آئینہ ہیں یہ کمان	وہ [illegible]
تیر جو مرا لعل عشق کا اے شوخ [illegible]	[illegible]
نکلے ہے جب کہ دل [illegible]	نکلی ہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

کچھ نہیں ... کچھ ... ہے	آپ ... ہی ...
... دل ... کچھ ...	...

جو کچھ ... ہیں ... دل ... ہے
بات ... نہیں دل کی ... ہوتی تھی

اس جہاں میں آ کے ہم کیا کر چلے	... سر پہ اپنی دھر چلے
تو نہ آیا اسکے ... ہم یہاں	ہم ... حسرت میں آخر مر چلے
اوس گلی میں ہم تو کیا خود ...	... کا اپنا ... کر چلے
اسقدر بیتاب ... میں ہم کہاں	ساتھ اوس آوارہ کے دمبھر چلے
تنگ ہے چلے کیا اس چمن میں غنچہ سا	ہم تو کیسا اپنا خالی کر چلے
ذکر ابرو کا چلے تیرے جہاں	کیا عجب تلوار ... کر چلے
اور تو چھوڑا نہیں کچھ ...	... ہم ... کر چلے
[illegible]	... کر چلے

دل ہی تھا اب ... نہیں ... سے ظفر
... کیسے ... سے ... چلے

... گلہ ... تھا ... اچھی	... تمہارے ... رہا اچھی
... محبت ... طرح اچھا	... اچھا ... وفا اچھی
... جو ... کھاؤ	... عشق میں ... اچھی

[illegible]

اے ستمگر ہو وہ تیری نگاہ تیز سے — آبرو سے خنجر و شمشیر سب جاتی رہی
کیا شکایت میں کرون کسی ظلم ہی کر گیا — طاقت مری بھی طاقت تحریر سب جاتی رہی
اوس رخ روشن کے آگے رنگ اوڑ گیا خورشید کا — ملک آب ماہ پر تنویر سب جاتی رہی
دیکھتے ہی اوسکی صورت یاد وہ گفتار ناصح کو — وہ نصیحت اور وہ تقریر سب جاتی رہی

خاکساری نے ظفر دل کر دیا ایسا غنی
دل سے اپنے خواہش اکسیر سب جاتی رہی

دنیا ہزار رنج و مصیبت کی جا ہے — یہ غمکدہ نہ عیش و نہ عشرت کی جا ہے
شیدا کی تیرے جور و جفا و ستم سے ہیں — ہر دم زبان پہ شکر نہ شکایت کی جا ہے
[illegible] — بیت کا کام تلخ کو شربت کی جا ہے
کرتی ہے چشم مست [illegible] — [illegible] کی جا ہے
پھیلا ہیں پانوں کنج قناعت میں [illegible] — دل [illegible] خوب فراغت کی جا ہے
خورشید و ماہ تیرے مقابل ہوں کس طرح — اور آئینہ ہو سامنے حیرت کی جا ہے

جو خاکسار عشق میں اوسکے ہیں اے ظفر
خاک اوس گلی کی بستر راحت کی جا ہے

کام جو کوشش سے ہو بہتر اسکا نام ہے — اور بے کوشش جو ہو تقدیر اسکا نام ہے
دیکھکر ابرو کو تیری کہتے ہیں شمشیر کو — واہ کیا شمشیر ہے شمشیر اسکا نام ہے
ہمنشیں ہے نام تیرا ہی نوشتہ کی دستکو — آہ کیوں خط میں کیا تحریر اسکا نام ہے

[illegible]

رہی ہی انتظار آنے کا کس مسکین کے ساقی	ہمیشہ بزم میں چشم جام دل کشادہ ہے
دل سودا زدہ ہو کے نہ پا بند بلا کیوں کر	ابرو نقیض کشادہ ہیں دھر کا کل کشادہ ہے
ہزاروں روز آتی ہیں ہزاروں رنج جاتی	تماشا ہی رہ جہان ذیل کشادہ ہے
غنیمت جان آ جیسا ہی تو بزم عشرت میں	اکوئی دم گردان خندۂ قفل کشادہ ہے

ظفر چشم کشادہ کار رکھ مشکل کشا سے تو
کہ کرتا دم میں وہ مشکل کے عقدے کل کشادہ ہے

نہ ذوا ادا میں کیا بہت مراد ایک ہی	وہ تو ہر ایک بات میں نرالا ایک ہے
[illegible] پیر دونوں میں [illegible]	اگر آفتاب ایک ہے تو ماہ ایک ہے
ہے صاف سینہ آسمان کے پاس	[illegible] عشق مرقع آہ ایک ہے
[illegible]	دونوں کی سطر ہے کیوں جاہ ایک ہے
کیونکر کرے نہ میری دم مرد ہمدمی	مجھ میں وہ یار ہی تو ہو خواہ ایک ہے
کہتے ہیں راہ دل سے ہی دل جیسی	حالت سے ایک کی نہیں آگاہ ایک ہے

فرہاد و قیس سے تو ہو شاگرد ہیں ظفر
اوستاد فن عشق میں تو واہ ایک ہے

مگر خیال کہ آ کی کشا بہت سی ہے	ابھی تو شیشے میں مے ساقیا بہت سی ہے
الٰہی خیر ہو شامت دل کی زیا سے	کہ برہم آج وہ زلف دوتا بہت سی ہے
کیوں میں کیا گذر گئی دل پہ کیا تجھ سے	یہ داستان غم اے دلربا بہت سی ہے

[illegible]

[illegible]

ہر تیا نیر جگر کا ابتک دل اندوہگین ہے
کہ جسکے زخم سے کاہیں ساری ہی یہین ہے

جب اُنکو ٹھکرا جاتا بالین پہ تو مین بھی ساتھ جاتا
ارادہ کر رہی اُنپہ مری جان حزین ہے

ہمیشہ آگ پر لوٹے ہی جیسکو دیکھکر بجلی
چمکتی آسمان پر ہیری آہ آتشین یون ہے

مثال موج دو دریا ہو نہین سکتی جدا دونو
کہ جب یون آدمی مین ہے لبِ زیر و قرین ہے

جلے ہی شمع پہ پروانہ نالان گل پہ ہے بلبل
کہ رنگ راز عشق افشا کہیں ہے اور کہیں ہے

آبی کر کیا مین نے سوال بوسہ ابرو
جو مجھپر کھینچی تلوار وہ چین جبین یون ہے

[illegible]
[illegible] تلوار وہ چین جبین یون ہے

[illegible]
[illegible] عنبرین یون ہے

قدا سے جا کہا [illegible]
ظفر [illegible]

ہو جاتی آہ سے قطرۂ تر بھی خشک ہے
کر دیتی [illegible] بھی خشک ہے

چھوڑی کمان پہ سیکڑوں مین تجھ سے ہو
شیشہ بھی آج خشک [illegible]

خون خشک ہو گیا تن مجنون مین اسقدر
رگ سے نکلتا دود سے نشتر بھی خشک ہے

دنیا کی آشنا کو ہوا تو دکی نہ کیون
دریا مین کوئی رہتا شناور بھی خشک ہے

ہو قہر تشنگان شہادت کی تشنگی
ہو جاتا دیکھکر دم خنجر بھی خشک ہے

ہے نان خشک تر جو ملی آبرو کیساتھ
بے آبرو اگر ہو تو وہ تر بھی خشک ہے

طوفان اشک خون سے سینہ ہی ہے ظفر
آنکھوں نے آستین مری نم پھر بھی خشک ہے

[illegible]

[illegible]

کی تو ہے تدبیر کچھ یاروں نے وصل یار کی
اے ظفر تیسیر اللہ بھی اگر یاری کرے

واہ کیا طرز ستم تجھکو ستمگر یاد ہی
اک جہان تیرے ستم سے کر رہا فریاد ہی

کیسا ستا ہی تو جو اوس مار سیاہ زلف سے
کیا تجھے اے دل کوئی کاٹے کا منتر یاد ہی

جب سنی تجھ سے شکایت بیقراری کی سنی
بات تجھکو ایک بھی اے جان مضطر یاد ہی

مین ہوں اور دن رات ہی اوس چشم میگوں کا خیال
نہ تو مجھکو یاد ہی ساقی نہ ساغر یاد ہے

دیکھکر سنبل کو مین کھاتا ہوں نہ کیونکر پیچ و تاب
مجھکو آجاتی تری زلف معنبر یاد ہے

ذبح کر ڈالیگا مرے دل سب خنجر بیداد سے
اوس بت کافر کو کیا اللہ اکبر یاد ہی

اے ظفر پڑھتا ہی خط میرا وہ اوس عنوان سے
جیسے کوئی پڑھتا ہو با مضمون سنکر یاد ہی

کیا جانے کسکے پاس وہ محفل رات کو گئے
چپکے جو اپنے گھر سے نکل رات کو گئے

پھیرے دو دیکھیاں جو تری گر مجو شیان
ہم شمع وار بزم مین جل رات کو گئے

جاسوس میرے راہ مین تھے جسجگہ وہین
قسمت سے اپنی پاؤں پھسل رات کو گئے

پوچھو نہ حال ہمسے مریضوں کا ضعف سے
دن کو گری اگرچہ سنبھل رات کو گئے

پیش نظر رہی وہ تصور سے صبح تک
کب سامنے سے چشم کے ٹل رات کو گئے

شاید سہاگ اونکا کسی سے بنا ہوا
وہ عطر جو سہاگ کا مل رات کو گئے

اونکو نکل ہی جائینگے یہ گھر سے چشم کے
طفل سرشک گو کہ بہل رات کو گئے

[illegible]

نکلتا کام کیا اور تو کسیکے کام کیا آنے — مگر کچھ کام آ جگر لیتے تو ہم لیتے
کیا غیروں نے کیوں بدنام کرکے بیوفا تجکو — یہ تیرا نام اسے بیداد گر لیتے تو ہم لیتے

کسے دیتا وہ ساقی ساغر ہاتھ سے اپنے
اگر قسمت سے اپنی اسے ظفر لیتے تو ہم لیتے

کیا بولوں آگے اوس صنم نکتہ چین کے — لے جائیگی وہ بات مری منہ سے چھین کے
کاجل کا خال اوس رخ روشن پہ دیکھکر — ہے دلمیں داغ رشک سے ماہ مبین کے
غربت ہے میرے دل کی غم عشق سے تری — ہوتا شرف مکان کو ہے باعث مکین کے
گر دل کا اضطراب یہی ہے تو بعد مرگ — آرام ہوچکا ہمیں نیچے زمین کے
کھینچتا ہے نقش کس سے تری چین زلف کا — چین مانتے ہیں دیکھکے نقاش چین کے
دشمن ہے آبرو کا مری گریہ عشق میں — آنسو ہوں کے تار ہیں تار آستین کے

عاشق ہوکے اوس سے گئے دو جہان سے
دنیا کے اے ظفر رہے وہ نہ دین کے

آج کیا جانے کہ میخانہ میں کیا پھر ہے شیشے — ہیں کہیں کوٹے ہوئے شیشے کہیں ساغر پڑے
کیا غضب جھکے ہیں اوس قاتل کی شمشیر کے — دیکھی [illegible] سے دل مضطرب کے
کرکے ہے سوں کل کا وعدہ آج تک آئے نہ تم — [illegible]
سبزہ خط کی تری جھکو کیا بیہوش وہ — [illegible]
اوسکی چین ابرو پہ خم کو سپہر دیکھکر — کہتے ہیں کیا اس صفا ہائی میں ہیں جو ہر پڑے

دیکھی اوس چشم کو جو ترک فلک
کس و دل اوسی غمزوں سی ہیں شائع
تھی جو خدمت جان کی مجنون کو

لیلی ترکی تمام ہوتی ہے
خبر قتل عام ہوتی ہے
سو وہ اب میر نام ہوتی ہے

بیان یانی ہیون سے وسے قطعہ
کیا سے لالہ قیام ہوتی ہے

نہ سمجھو مہر تو فلک نالہ فغان ہے
ہزار سے چھپانی جسے اوسکی جاہ
ہمارے دل سے گمان جائیگا غم دراہ
ہوا ابرو جسم کو تو ذرا قاتل
الٹی تہ تو او سکے تیر کا روزن
[illegible]
جو چھپو گے تو وہ جگر تیرا آسمان اپنا
کرینا وہ سب جشنام کرین وفا اوسی

بلند نام محبت کا نردبان ہے
جہان میں سنت [illegible]
کہ اسکے واسطے رہنے کا تو مکان ہے
ہمارے قتل کو [illegible] اصفہان ہے
اسیر کے گھر کا مرے دل کو تابران ہے
جہان میں عشق کی بخشش شان ہے
تو سنے بہ سب کو بہودہ ہے کہ آسمان ہے
ہماری اوسکی محبت کا امتحان ہے

عجب نہیں جو کہیں الامان فلک ہے الگ
[illegible] غضب تیری آہ شرر فشان ہے

گریہ نا کصون حال لی ہیں اپنا تھا تم
اوٹھی اوسکے گریہ ابر امرعین آیا

ہو بہ شہر خون ہو وہ ہمارا کہا تم سے
کہ ہو شعار کی سنا آہ وفا تھا

واغ دل [illegible]
[illegible]

فغان جانا کو تو فرمان کی تلاوت
نہ او سکا کسی وہ دو کتابی نہ رہے
جم سے کہ وہ آیا ہی کہ آیا ہون ابھی
اوسکو جانتی [illegible] شانی نہ رہے

[illegible]

ساری کھلی دنیا میں رہونگا میاں تی وہ بحر بیکران دریاے الفت ہے نظر جسکا	کہ فرمان قضا ہے قید خاص و عام کا نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام کا

ہمارا طائر دل زلف کے پھندے میں کیا آوے
ظفر یہ مرغ زیرک کب تہ دام آتا ہے

ہم سنتے ہیں آج اے صیاد کیا پکڑی گئی تیری کوچے میں گئی خط جب شتابا پکڑی گئی نکلے بلبل نالہ زنجیر جب نخچیر سے زلف کو چھیڑا صبا نے جو ہماری کل … تیر سے چھوٹ کے لیکے آخر زلف … جیتے جی چھوڑے نہ زندان محبت سے کبھی کیوں ہنسی تھی اے صبا شکر فغان عندلیب کیوں وفا کی تھی جو ایسی بلا میں پھنسے	یا رہا چھوٹی قفس سے یا رہا پکڑی گئی پھر مری یاروں کے دل ہے دلربا پکڑی گئی پھر تو ہم سودا سے زلف دوتا پکڑی گئی [illegible] خطا پکڑی گئے … یار دل چھوڑا یا وصیا پکڑی گئے ایسی ساعت سے تمہاری مبتلا پکڑی گئی کان گلشن میں گلوں کے جو صدا پکڑی گئی ہم کہو کو اپنے … پکڑی گئے

سب سے چوری کوئی زلف یار میں جاتے تھے یہ
حضرت دل اسے ظفر اچھا ہوا پکڑی گئے

ہم جو ہیں یاد ترا جلوہ قیامت کرتی جو ہیں ہمیں ہم انسے ہیں محبت کرتی تھا کہ ہم یاد انکو ملانا تھا ہمارا منظور	سر یہ ہیں اپنے بجا آپ قیامت کرتی جنکو الفت نہیں ہم انسے ہیں الفت کرتی دور کس طرح سے وہ دل کی کدورت کرتی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ رشکِ گل چمن میں اگر اے صبا ہے — پھر غنچہ ہے کیا جو کوئی کھلا ہے
کرتا ہے چارہ مجھ سے مریضِ فراق کا — کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری قضا ہے
نقصان ہے یوں خراشِ جگر سے خراشِ دل — جس طرح آشنا سے کوئی آشنا ہے
بارش کے وقت چمکی ہے بجلی بھی بیشتر — تیرے پہ میری برق و شور تم بجا ہے
ہو جائیں کیوں نہ انجمِ شب تاب بے فروغ — ملکر مسی جو دانتوں میں وہ دیکھا ہے
نے گل کو ثبات نہ شبنم کو ہے قرار — کیا رنگ اس چمن میں کوئی آ کے کیا ہے

پروانے کو ہے عشق میں جلنے سے اپنے کام
پروا نہیں کہ شمع ظفر روئے یا ہنسے

وحشت الفت میں جلے گر خار و خس کو توڑ کے — آسمان بھلا لے پائے بلبوس کو توڑ کے
اپنے تارِ جیب و دامن سے فقط توڑے ہیں — تو رہیگا اے جنوں تارِ نفس کو توڑ کے
[illegible] — تو نکل جائیگی صبا اک دن قفس کو توڑ کے
وصل کی شب سخت ہے دل میرا بانگِ جرس — تو ہے تو پھینکیدوں ہم جرس کو توڑ کے
دیکھ خالِ روئے ساقی کہتے ہیں آپس میں مست — کیوں چلا ہے یوں نہیں یہ مگس کو توڑ کے
تو نہ اے منعم اگر تعمیر اچھی کی تو کیا — لوگ سب لیجائینگے اک دو برس کو توڑ کے
تیرا ما لا کیا عجب گر گنبدِ افلاک سے — پھینکدے جو خورشید کے زریں کلس کو توڑ کے
اشکِ دل ز شیشۂ جامِ سبو کو رو توڑ ہیں — زہر بھی چھوڑی ہیں دستِ ہوس کو توڑ کے
بات ایسی بر زباں کیا کرے کوئی ظفر — دی جو کہ آسا جواب اگ پارس کو توڑ کے

[illegible]

[illegible]

نہ ہر گز دخت رز کو بزم میں تو نے پیا ہوتا | بھولی یہ نام واں جا کر یہ تیرا اپنے ہا تھوں [illegible]

ظفر اوس نوک مژگاں کا لگا ہو اب کہیں چھوڑو
چبھو سکے اپنی آنکھوں میں دیکھوں جا را سینے یا تھو [illegible]

رکھیے تم زلف میں شانہ بہو [illegible]
سر و شِ عشق میں [illegible] سر گر [illegible]
پھر سینے میں غیر کی گردن میں جو ڈول [illegible]
او [illegible] [illegible] پھر جاتا
بجز [illegible] ہو گیا تو نے کتنا [illegible]
ہے اوجان جاں کہ تیرا دل [illegible]

دل صد چاک یہ ہیں [illegible] آ رہی پھر [illegible]
دل اپنا [illegible] دیکھیں گردش ہماری پھر [illegible]
[illegible] ہیں ہزار دل پھر [illegible]
اسطرح کا [illegible] ہم [illegible] مار [illegible]
[illegible] دریا کی کناری پھر [illegible]
[illegible]

پاس کب کرتے کسی [illegible]
سر [illegible] آ سے اپنے یوں [illegible] پھرتے

نظر پھر آج شکل نامہ بردو دن کی [illegible]
تری [illegible] تمت [illegible] آ [illegible]
کسی کی [illegible] عشق [illegible] بات [illegible]
تری حسرت [illegible] میں کون [illegible]
بیت [illegible] کل [illegible]
[illegible] آئی [illegible] دل [illegible]

صبر [illegible] کہ [illegible] دردوں کی [illegible]
[illegible] آج [illegible] گرد [illegible]
وہی [illegible] دل [illegible]
[illegible] آئی صورت نظر دو دن [illegible]
[illegible] کل آج [illegible] رشک [illegible] دو دن کی [illegible]
وہی آخر [illegible] جان [illegible] دو دن [illegible] آئی

[illegible]

[illegible]

شراب ناب سی گو آنکھ اونکی سرخ رہتی ہی
ہمارا اوس صنم کا عشق بن لشکر چڑھی ہی

دم گریہ ہماری چشم پر آشوب سی کم ہی
گہ اور آگاہ کوئی طالب و مطلوب سی کم ہی

زمین مغلوب ہی اور آسمان ہی گو ظفر غالب
نکلتا کام ہر اوس غالب و مغلوب سی کم ہی

خواب تھا جو زندگی جاہ و حشم مین کٹ گئی
حاصل عمر ابد آخر ہم سمجھی اوسی
وصل ... سجا دین ... ہمدم بھلا
تھی برسون مین لکھی جو گلا ای نو خطا
... الفت سی تو ہی ہو گیا ... حاصل ...

ورنہ ساری عمر اپنی درد و غم مین کٹ گئی
جو گھڑی آرام سی بزم صنم مین کٹ گئی
روشنی ملتی ہو شب ... مین کٹ گئی
وہ عبادت ... یان اک دم مین کٹ گئی
... محبت کی ترے عہد ستم مین کٹ گئی

او ... کہا ... وصل کا وعدہ کیا
... کیا ... امید ... مین کٹ گئی

خدا ہونا بتون پر ... نادانی کا تمنا ہی
محبت اوس صنم کی ... ایمانی کا تمنا ہی
... ہستی کا ... خاک پر مری
محبت مین ... کی ... کچھ نہ ... بکنا
... خورشید تابان ... کرے ...
... دیکھا ... خط ... پر ...

خدا کی نام پر مرنا مسلمانی کا تمنا ہی
نہ سمجھو کفر اسکو یہ مسلمانی کا تمنا ہی
خیال زلف جانان کی پریشانی کا تمنا ہی
مقرر ایک یہ ... عقل و دیوانی کا تمنا ہی
... آتش ... کی شعلہ افشانی کا تمنا ہی
کہا ... یہ اوس تیغ صفاہانی کا تمنا ہی

[illegible]

[illegible]

بل بے تپش عشق کہ اک شب وہ [illegible]
جبتک ہے صفا [illegible] کھلتی تری [illegible]

ہے سیر مسامات میں تن میں سے نکلتی
ہر بات تری [illegible] دہن میں سے نکلتی

[illegible] ظفر لیلی سے بہتر
ہے جو [illegible] سیب [illegible] میں سے نکلتی

کروں کیا یاد زلف دلربا جاتی نہیں [illegible]
سپہر [illegible] کسی سے بھی
[illegible]

نہیں جاتی ہے دل کی پریشانی نہیں جاتی
تباہی تیری شمشیر صفاہانی نہیں جاتی
[illegible] عقل [illegible] نہیں جاتی
[illegible] نہیں جاتی
[illegible]

گذر جاتا ہے [illegible]
یہ نقشہ ہو گیا [illegible] محبت میں
[illegible]

[illegible] نہیں جاتی
مری [illegible] بہاروں سے پہچانی نہیں جاتی
[illegible]

طبیعت [illegible] جوان پیری میں بھی [illegible] ظفر
سخن فہمی سخن سنجی سخندانی نہیں جاتی

نہ تو کی دوستی اغیار سے [illegible]
[illegible]
ہر رنگ نقش پا آخر میں ہم [illegible] لیکن

[illegible] تو اسیر بھی [illegible]
[illegible]
[illegible] ہرگز صنم [illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

کیسے ہمارے پاس سے تم جو صنم چلے گئے
وے بھی بہشت میں ... پھول سے اس ... اب
... آ کے بھی گر تو گیا ہو
آ کے بھی [illegible] ایک لحظہ
گرچہ ... گل ... باغ جہان میں ایک دم
... ساتھ لیکے ... جان سے

ہم بھی تمہارے ساتھ ہی ...
ساتھ ہی لیکے گود میں داغ والم کی
شمع کی طرح چشم نم صبح کو ہم چلے گئے
نکلی نہ دل کی آرزو ہائے ہی ہم چلے گئے
شبنم و گل کی طرح پھر ... ہم چلے گو
چھوڑ کے ... کا سب ... چشم چلے گو

سہتے جو رشک ... میں ... جہان
دے گئے ہمیں ... حسرت و غم چلے گئے

... ہم ... میں جانا نا جانتے
... تو اپنے کام میں تھا خوب ہوشیار
[illegible] خیال ...
... خراب ہیں جو عشق ...
شوق نظارہ ... اے شمع ... ترا
ہم ... کی اسیری کیوں ...
... کس کے ...
واقف نہیں ... محبت ...
... دل میں جگہ ...

ہم ... صرف ہی دیا نا جانتے
دیکھا ہی نہیں جو ہیں ادھر دیا نا جانتے
دل ہی کو اپنے ہم ہیں ... نا جانتے
تو ہم مقام شمع ہیں ... نا جانتے
ہم طائر نظر کو ہیں پروا نا جانتے
خط کو جو دام خال کو ہیں دانا جانتے
وہ ... کو ہیں ... نا جانتے
واعظ کو ہیں کلام کو افسانا جانتے
ہیں اسکو ... رندانا جانتے

[illegible]

ہمارے اندر دل کے [illegible] کتنو ہر کہیں لگتے	تو طفل اشک نظر [illegible] ہیں لگنے
ہماری وصل تیری ہم [illegible] کتنو ہیں [illegible]	زمین ہیر پاؤں ای خورشید وش [illegible]
اثر اور [illegible] تیرا ابھی [illegible] ہیں اگر [illegible]	ہماری صرصر نالے کا ای چرخ بریں لگنے
در [illegible] تیرو سا منہ ای محبوب [illegible]	ہماری [illegible] کب [illegible] لگنے
ہو نقش نعل کے [illegible] ترے ہو نمایاں ہیں	تو [illegible] رہا نہ [illegible] مہ جبین [illegible]
[illegible] سوز دل ہم گریبان [illegible] ہم ہیں	تو جلتی شمع آسا [illegible] سب محفل نشین لگتی

[illegible] نہیں کرتے شکایت ہم
اگر [illegible] ہم [illegible] ہیں

بہشت نقطہ جلوہ نمائی کی سیر کی	[illegible] صنم [illegible] ہماری [illegible] کی سیر کی
گلگشت باغ وصل ہوئی کب [illegible] ہیں	ہر روز خار زار جدائی کی سیر کی
دولت [illegible] تیری [illegible] شان	[illegible] بیابان [illegible] آئی کی سیر کی
کب دیکھتا ہے سلطنت جم کو [illegible]	[illegible] جدائی کی سیر کی
[illegible] اگر [illegible] نگاہ [illegible]	کیا خوب آج [illegible] کی سیر کی
دیکھا نہ ہم کوئی بھی کافر ترے سوا	اس [illegible] کی سیر کی

دیوان [illegible] دیکھا نہ [illegible] کوئی طرف
دیوان انوری و سنائی کی سیر کی

کسی کی شکل تمہارے [illegible] کی	نہ [illegible] مہ زہرہ جبین [illegible] کی

[illegible]

[illegible]

کسی صورت نہین بہتی مجھے کل بے سوے
ایک کچھ اپنا عجب حال ہے کل بے سوے
کیا سبب کہتی ہو تم ہمنے بھی بن سوے
آیا گر بوسے لیا رات مین غل بے سوے
آگئی آپکی خبر سن کے سنبھل بے سوے
کیا مری جان گئی در پے ہے اجل بے سوے

[illegible] ان سے جو کہہ دو بدل بے سوے
[illegible] دیکھی ہین ہم تو جسے
[illegible]
کیا [illegible] نہین مجھکو جو آ ماہ لقا
[illegible] جلنے کی ہین
[illegible] آج وہ عیسیٰ دم

[illegible] ظفر سیکڑون اور یار روان
شعر کہتی آج ملک ایک غزل بے سوے

نہین دست دعا کی کام کچھ آتی ہے سر دستی
نہین عیش اجل جلتی ہے کیا زبردستی
کمان ہے یہ سیہ چوڑی تری ابرو بہ سر دستی
تو ہم معلوم اب ماتی ہین بھی تیری دستی
عنایت کیجیے چھلا ہین اپنا اگر دستی
[illegible] اوسکا ہے دستی

دکھاتی ہے تمشیر قضا بھی زبردستی
[illegible] زیر ہو جانا
[illegible] صانع صندل ہین
[illegible] آلودہ کا تو کھینچ کے نقشہ
[illegible] رنگ گل کھاتا
کیا [illegible]

غلط کہتے ہین جو کہتے ہین خط کہاتا ان اوسکو
صحیح پیر کی ہے خوب یہ تو اے ظفر دستی

الگ نظر آتا ہے ہر چیاداں بلا کا ساجھے

[illegible]

کبھی کچھ آپ کا اقرار ہے کبھی انکار
[illegible]
عجب ہیں حضرت [illegible]

اسی طرح کئی ہیں [illegible]
تو اور [illegible]
کوئی یار میں [illegible]

جو آسکے پہ دل [illegible] طفر [illegible]
شب وصال میں ہم [illegible]

کھانا اگر [illegible] تو پانی ہے آب تیغ
زین العباد [illegible]
جاتا ہے [illegible]
آتے ہیں آب خنجر و شمشیر [illegible]
روح نبی و روح علی روح فاطمہ
[illegible]

مہمان کربلائی [illegible]
کوئی [illegible]
[illegible]
حاضر [illegible]
دنیا میں حیدر [illegible]

اگر حکم ہو تو [illegible] میں آپ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] تمہارے [illegible]	[illegible]
دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو	
[illegible] صداقت اسلام جان لو [illegible] خدا کا اک انعام جان لو	کلمے کو اپنے دین کی [illegible] کلمے کو دل کی [illegible]
دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو	
[illegible] تقویت [illegible] نسبت	[illegible] کلمے سے آئی دل کی نظر نور معرفت
دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو	
[illegible] دل غنی کلمہ سے روشنی	ہو جان گو نہ کلمہ سے تکلیف جان کنی ہے صاف کلمہ اک اثر پاک دامنی
دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو	
[illegible] ہے دافع بلا [illegible] سمجھو گرہ کشا	کلمہ تمہارے حق میں ہر مرض کی دوا کلمہ کرے ہے آئینہ کی طرح دل صفا
دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو	
ہر شام و سحر رہتی ہے اک [illegible]	[illegible] [illegible] کلمہ دل [illegible]
دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو	

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین انتخاب لاجواب کلیات غزلیات شاہ اقلیم و انش و سخن حضرت علیہ المغفرۃ والرحمۃ ابو ظفر محمد سراج الدین بہادر شاہ [illegible] شاہ دہلی عظمت و جبروت اور فقیر دوست بلکہ خود درویش اور تارک دنیا تھے اور جنکا کلام پر تاثیر سرد لعزیز و تمام اکناف عالم مین شہرہ [illegible] آج آ ہی یہ حضرت آخر بادشاہان دہلی کے ہوے انکی تخت نشینی کی [illegible] دہلی [illegible] داغ دہلی) ہی المنتخب انتخاب [illegible] صاحب کا پنور زمین [illegible] بہادر منشی پراگ [illegible] بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کامل [illegible] عارف [illegible]

مئی سنہ ۱۹۱۲ء آٹھوین مرتبہ طبع ہ

تاریخ طبع از سخنور عدیم المثال مورخ کامل منشی بھگوند یال صاحب عارف

ظفر کہ بود شہنشاہ ملک سخن	کہ از نظم فصیح [illegible]
بہای سال [illegible] بدو دل عارف	بگو ز [illegible]

از سخنور جادو بیان مولنا محمد حامد علی صاحب [illegible]

زین دیوان فصاحت آگین	شائع گشت نہایت بہتر	حامد [illegible]

CALL No. ۸۹۱٫۴۳۱
ط ۳۸۵ ع
ACC. No. ۳۷۷۹
AUTHOR طفری محمد سراج الدین
TITLE منتخبات کلیات ظفر

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stam, above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall charged for text-books and 10 Paise per volu per day for general books kept over - due.